عنوان	وہ جو مکتوب تھا
لکھاری	زاروم رومی ملک
پلیٹ فارم	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
پبلیشر	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
ویب سائیٹ	NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com
واٹس ایپ	+923155734959
جی میل	NovelHiNovel@Gmail.Com OnlineWebChannel @Gmail.Com

انتباہ !

یہ ناول "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" کی ویب سائٹ نے لکھاری کی فرمائش پر آپ سب کے لیے پیش کیا ہے۔

اس ناول کا سارا کریڈٹ رائٹر کو جاتا ہے۔ اس ناول میں غلطیاں بھی ممکن ہیں کیونکہ انسان خطا کا پتلا ہے تو اس ناول کی غلطیوں کی زمہ دار ویب نہیں ہو گی صرف اور صرف رائٹر ہی ہو گا ویب نے صرف اسے بہتر انداز سے سنوار کر آپ سب کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس ناول کو پڑھیے اور اس پر تبصرہ کر کے رائٹر کی حوصلہ افزائی کیجیے۔

اپنے ناولوں کا پی ڈی ایف بنوانے کے لیے واٹس ایپ پر رابطہ کریں

+923155734959

اس ناول کے تمام رائٹس "ناول ہی ناول"، "آن لائن ویب چینل" اور لکھاری کے پاس محفوظ ہیں۔ لکھاری یا ادارے کی اجازت کے بغیر ناول کاپی کرنا یا کسی حصہ کو شائع کرنا قانوناً جُرم ہے،

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلامُ علیکم !

"ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

وہ جو مکتوب تھا

زاروم رومی ملک کے قلم سے

این ایچ این اور او ڈبلیو سی پبلیشرز

سردی کی اس ٹھٹھرتی شام میں باہر آندھی طوفان کے ساتھ ہوتی بارش سے بے خبر سکڑھا سہما بیڈ پر پڑا وہ نڈھال وجود کتنی ہی دیر سے بس ایک ہی نکتے کو تکتے آنسو بہائے جا رہا تھا کوئی حس و حرکت نہ تھی محض آنکھوں سے آنسوں رواں تھے جو پل بھر کے لئے رکتے پھر بہنے شروع ہو جاتے،، ہسپتال کی گہما گہمی بھی اس کو متوجہ نہ کر سکی وہ ساکت وجود صرف اپنے پاس آنے والی نرس یہ ڈاکٹر کے آنے پر نظروں کا زاویہ تبدیل کرتا تھا، وارڈ میں موجود اُس کے ساتھ کے مریضوں سے یکسر الگ حالت میں پڑا وجود راؤنڈ پر آئی ڈاکٹرز کی آنکھوں سے مخفی نہیں رہا تھا،،

ایشا تُم فارغ ہو،، ایک جونئیر ڈاکٹر سائڈ پر کھڑی فون پر کسی سے پوچھ رہی تھی اچھا میری وارڈ میں آؤ یہاں ایک پیشنٹ ہے اکیس بائیس سال کی عمر کی مجھے لگتا ہے اُسے تُمھاری ضرورت ہے،، دوسری جانب سے کچھ بولا گیا تھا جس کے جواب میں اس نے اپنا مدعا بتایا تھوڑی ہی دیر میں دو ڈاکٹرز انکے بیڈ کی طرف آتی دکھائی دی آہستہ آواز میں کچھ بول رہی تھیں،،

مجھے اس کے ساتھ اٹینڈنٹ سے اچھی وائبز نہیں آرہی،،ڈاکٹر ایشانے اُن کے بیڈ کے قریب آکر قدرے اونچی آواز میں انگریزی میں کہاوہ خاتون تونہ مڑی مگر بیڈ پر پڑے وجود میں حرکت ہوئی اُنکااندازہ درست تھاوہ انہیں سمجھ سکتی تھی،،

ہمیں آپ سے بات کرنی ہے کیاآپ چلیں گی ہمارے ساتھ ان کے سامنے نہیں کر سکتے ،،اُس کے چہرے کے قریب ہوتی انگریزی میں ہی مخاطب کیا

ہمم،یک لفظی جواب کہیں کھائی سے سنائی دیا گیا

ہمیں انکے کچھ ٹیسٹ کروانے لیبارٹری لے کر جانا ہے،،دوسری ڈاکٹر نے اٹینڈنٹ کو مخاطب کرتے کہا

اسکا شوہر آنے والا ہے تھوڑا رکیں،،لہجہ کھردرا تھاایسے معلوم ہورہا تھاوہ یہاں زبردستی رکی ہوئی ہیں اس بیمار وجود سے کوئی واسطہ نہیں ہے،،

دیکھیں ابھی رش نہیں ہے اسی لیے ہم آئیں ہیں یہ ٹیسٹ اُنکے بہت ضروری ہے انکے پہلے ہی حمل میں جب ایسے مسئلے آگئے ہیں توہمیں تشویش ہے کے آگے کوئی بڑامسئلہ نہ ہو جائے،،وارث کارڈ کھیلا گیا

اچھا ٹھیک ہے،، فوراً مان گئی نرس کی مدد سے اُسے وہیل چیئر پر بٹھایا گیا اور گھسیٹتے باہر لے گئی رخ ڈاکٹرز کے پرائیویٹ آفس کی طرف تھا، ڈاکٹر ایشا سایکلوجی پر یکٹس کر رہی تھی اس مریض کی حالت دیکھ کر واضح تھا کہ وہ کسی شدید دباؤ میں ہے اُسے یہاں سے لے جانا اور پر سکون ماحول میں بات کرنا ضروری تھا،،

کمرے میں داخل ہوتے ہی آس پاس حیرانی سے دیکھا اور سوالیہ نظروں سے ڈاکٹر ایشا کو دیکھا

ریلیکس پیاری لڑکی تمہارے لیے کچھ دیر پر سکون جگہ گزارنا بہت ضروری تھا اس لیے اِدھر لے آئی ہوں،، سہارا دے کر اُسے صوفے پر بٹھایا گیا اور میز پر رکھے جگ سے گلاس میں پانی انڈھیل کے اُسے پلاتی ساتھ ہی بیٹھ گئی جونئیر ڈاکٹر اُنہیں چھوڑتی باہر نکل گئی،،

کیسا محسوس کر رہی ہو ؟؟ بات کا آغاز کیا اُس نے محض سر ہلا کر جواب دیا

کیا نام ہے تمہارا؟؟ نرمی سے بولی

عنایہ،، یک لفظی جواب آیا

جو تمہارے ساتھ آئیں ہوئی ہیں خاتون کون ہیں وہ؟ برے منہ بنا کر پوچھا

نند،، پھر سے ایک لفظی جواب

تُم پڑھتی ہو، دیکھنے میں تو چھوٹی لگتی ہو؟ جواب میں نفی میں سر ہلایا

اچھا تو پڑھائی مکمل ہو گئی؟ پھر سے نفی میں سر ہلا کر جواب دیا گیا

پھر؟؟

میں بیچلر میں تھی جب شادی ہو گئی،، دھیمی آواز میں کہا مگر ایک جملہ بولا گیا

اوہ تُمہاری مما کیوں نہیں آئیں تمھارے ساتھ؟ اگلا سوال آیا مگر انداز کسی قریبی دوست جیسا تھا

اُنکی تو ڈیتھ میرے بچپن میں ہی ہو گئی تھی،، اُنکے ذِکر پر آنکھیں نم ہوئی

کیسے؟؟ ہاتھ تھامتی بولی وہ بھی زندگی میں پہلی بار ایک رحم دل انسان کو ایسے مل کر اپنا دل کھول کر رکھ دینا چاہتی تھی، نہیں معلوم تھا کہ یہ اُسکا لائف چینجنگ مومنٹ ہے اس کمرے میں داخل ہونے والا وجود باہر نکلنے والے شخص جیسا نہ ہو گا ڈرا سہما ہوا،،

میں خاندان کی پہلی بیٹی تھی،، خاندان بھر کی لاڈلی سب کی آنکھوں کا تارا آنکھوں کے سامنے ایک منظر نمودار ہوا،،

اینا آجائیں فرائز تیار ہیں آپکے،، لان میں کھڑی پودوں کو پانی دیتی چودہ پندرہ سالہ لڑکی نے آواز دینی والی خاتون کی طرف دیکھا بالوں کو پونی ٹیل کی صورت میں باندھے ہوئے

ہلکے گلابی رنگ کے پھولوں کا پرنٹ شدہ فروک پہنے چہرے پر معصوم مسکراہٹ لیے وہ لان کے پھولوں کے درمیان کھڑی اُنہی جیسی لگی

ایک منٹ مما آگئی،، پائپ کیاری میں رکھتے بولی

موٹو میرے فرایز نہیں کھانا،، لاؤنج میں داخل ہوتے ہی اُس نے اپنی پلیٹ پر نظر رکھے علی کو تنبیہ کی

آپی چکھ رہا تھا،، بہن کی پلیٹ سے ہمیشہ چگنے کی عادت سے مجبور بولا

نو اپنا کھاؤ،، اُسکے سامنے رکھے سنیکس کی طرف اشارہ کرتی صوفے پر گرتے ہوئے انداز میں بیٹھتے بولی

چڑیل اُسکے بال کھینچتا سامنے سے فرایز ہاتھ میں بھرتا باہر کی طرف بھاگا،،

علی کے بچے،، پیچھے کو لپکی

نہیں آپی ابھی تو میں خود بچہ ہوں میرے بچے نہیں مل سکتے آپ کو، لان کے دوسرے کونے میں کھڑا اُسکی دسترست سے دور مٹھی میں بھرے فرایز منہ میں ڈالتا مزے سے بولا

،، تبھی اینا کی نظر پانی کے پائپ پر پڑی اُسے اٹھاتی علی پر پانی ڈالنا شروع کر دیا،،

آپی نو،،وہ جسے واٹر فوبیا تھا چیختا چلاتا اپنا بچاؤ کے لیے ماں کو آوازیں دیں کچھ ہی دیر میں معافی تلافی کے بعد اُنکی صلح کروائی گئی

مما مجھے پاستا بھی لینا ہے میرا آج ختم ہو گیا ہے،، پچھلی نشست پر بیٹھے اینا اور علی ہر کچھ لمحوں بعد کوئی نئی چیز لسٹ میں شامل کروا رہے تھے، چھٹی کے دن وہ سب گروسری سٹور، پلے لینڈ اور شاپنگ پر مل کر جایا کرتے تھے،اویس صاحب کا تعلق شہر کے جانے مانے لوگوں میں سے تھا والد کے انتقال کے بعد اُنکی چھوڑی سیاست میں جگہ پر اب وہی کام کر رہے تھے،اُنکا بڑا بھائی ہمدان ان سے یکسر مختلف مزاج کا مالک تھا جس سے اُنکی تکرار بچپن سے ابھی تک چل رہی تھی،،اویس اور ہمہ کی دو ہی اولادیں تھیں عنایہ اویس اور علی اویس پیار کرنے والی مکمل فیملی،،

یہ گاڑی ایسے ہمارے آگے کیوں آگئی ہے اویس،، قدرے سنسان سڑک پر گاڑی رواں تھی جب ایک گاڑی دوسری لائن سے آتی انکے سامنے رکتے دیکھ کر ہمہ بولی تبھی دو گاڑیاں ان کے دائیں اور بائیں بھی آکر رکیں درجنوں افراد ہاتھوں میں اسلحہ لئے باہر نکلتے دکھائی دیئے

وی آران ٹریپ،،پریشانی سے موبائل نکالتے کہا دور دور تک کوئی گاڑی آتی دکھائی نہ دی تبھی شیشے پر دستک دی گئی باہر نظر اٹھائی تو ایک شخص کھڑا نہیں بندوق دکھاتا باہر آنے کا اشارہ کر رہا تھا تاثر سٹریٹ کرائم کا دیا جا رہا تھا مگر اُسے اصل معاملے تک پہنچنے میں دیر نہ لگی اُس جیسے لوگوں پر ایسے ہی سٹریٹ کرائم اور ایکسیڈینٹ کی تکنیک سے تو حملے کیے جاتے ہیں موبائل پر ملائے جانے والے نمبر سے کوئی جواب نہ موصول ہو رہا تھا گردن گما کر پیچھے ساکت بیٹھی اپنی اولاد اور ساتھ بیٹھی بیوی کو دیکھا باہر کھڑے افراد کا دروازے کے ساتھ ہاتھ پائی ہنوز جاری تھی،،

ایک لمحے کے لیے رکی اور اگلے ہی لمحے ایک گولی اسکا سینہ چیرتی اُسے بے جان کر چکی تھی بے تحاشا گولیوں کی برسات سے گاڑی چھلنی کا منظر پیش کر رہی تھی اندر موجود افراد کے بے جان جسم اُنکی سانسیں ختم ہونے کی گواہ تھی،،

کچھ ہی دیر میں ایمبولینس کی آوازوں اُس نیم مردہ وجود کو سنائی دی

سوری ہم آپکے بھائی کو نہیں بچا سکے،،ایمرجنسی وارڈ سے نکلتے ڈاکٹر نے ہمدان کا کندھا تھپکتے کہا

اور میری بھتیجی،،افسردہ چہرے کے ساتھ آخری زندہ فرد کے بارے میں پوچھا علی اور ہمہ موقع پر ہی دم توڑ چکے تھے

انکی حالت اب خطرے سے باہر ہے آپ بس دعا کریں،،جواب اُنکی مرضی کا نہ تھا آنکھیں جھکالی خدشہ تھا کہ ڈاکٹر آنکھیں ہی نہ پڑھ لیں موبائل پر ایک نمبر ڈائل کیا

ہاں کیا ہوا چاندیاں بچھوادوں؟؟فون کی دوسری جانب سے زوجہ ہمدان کی آواز سنائی دی

ہاں بچھادو اور ساتھ ایک کمرہ بھی تیار کروالو اینا بچ گئی ہے،،ساری بات زرتاشہ کو بتائی

کیا مطلب ہے وہ کیوں بچ گئی؟تقریباً چلائی تھی

مجھے کیا پتہ اب دماغ نہ کھاؤ مجھے ادھر کے کام نبٹانے ہیں،،کہتے کال کاٹ دی

vo jo maktob tha by zarom

آرام سے بیٹا،،اینا کو سہارا دے کر لاتی زرتاشہ بولی گھر مہمانوں سے بھرا تھا اپنے دل کی بات نہیں مان سکتی تھی جو اس زخمی وجود کو ابدی نیند سلانے کو چاہ رہا تھا،،

مما آپ چھوڑیں میں لے جاتا ہیں اینا کو،،زیاد اُسکا ہاتھ تھامتا بولا

اوکے بیٹا آرام سے،،اپنی اولاد کا ایسے صدقے واری ہونا بلکل پسند نہیں آیا تھا اینا کو صرف بازو پر گولی لگی تھی علی کو گولی لگنے کی وجہ سے وہ اُس پر گرا تھا جس سے مارنے والوں کو اس کے وجود کے لیے بھی مردہ ہی گمان ہوا

تُم کیسا محسوس کررہی ہو اب،،بیڈ پر بیٹھاتے نرمی سے پوچھا

صحیح،،ہلکی آواز آئی

مجھے پتہ ہے تمہارا بہت بڑا نقصان ہوا ہے مگر تُم خود کو اکیلا نہیں سمجھنا میں مما بابا ہم تمھاری ہی فیملی ہیں،،دھیمے لہجے میں کہتا یہ سترہ سالہ نوجوان اُس کا دُکھ بانٹنا چاہ رہا تھا اس نے محض سر ہلایا

اوکے اب تُم آرام کرو میں کچھ دیر میں آؤں گا،،اٹھتے بولا اینا نے آنکھیں موندلی کب سے رکے آنسوں بہنے لگے کیا ہو گیا تھا اُس کے ساتھ بلکل اکیلی رہ گئی تھی وہ اب سوچ سوچ کر سر پھٹے جا رہا تھا۔

اویس اور ہمہ کی وفات کو دو مہینے ہونے والے اس سارے عرصے میں عنایہ اپنے کمرے کی ہی ہو کر رہ گئی تھی سوائے زیاد کے کسی سے زیادہ بات نہیں ہوتی تھی،چچا اور چچی سے اُسکی پہلے سے بھی اتنی دوستی نہیں تھی مگر اُنکا اسے گھر میں رکھی فالتو چیز کی طرح ٹریٹ

کرنے کے بعد تو اس کے دل میں اُن کو لے کر اور زیادہ خوف پیدا ہو گیا تھا، کتنی ہی دیر سے وہ اپنے کمرے میں چکر پر چکر کاٹ رہی تھی، اسکی پڑھائی بہت زیادہ ضائع ہو رہی تھی اس لیے اب وہ اسکول دوبارہ شروع کرنا چاہتی تھی اور یہی بات چچا چاچی سے کرنے سے ڈر رہی تھی وجہ اُنکا اپنے ساتھ برتاؤ تھا، ہمت کر کے باہر نکلی اُن تینوں کو لاؤنج میں بیٹھا پایا زیاد بھی وہاں موجود تھا اس لیے ہمت بندھی اور نیچے چل دی،،

چاچو میں نے آپ سے بات کرنی ہے،، نظریں جُھکا کے ڈرتے ہوئے بولی

وہاں کیوں کھڑی ہو اپنا بیٹھو یہاں آ کر،، اس سے پہلے کے چاچی اُسے جھڑک کر واپس بھیجتی جو اُنکا معمول تھا زیاد بولا وہ بھی چلتی اس کے ساتھ ہی صوفے پر ٹک گئی ہمدان صاحب اس سارے وقت میں خاموشی سے ٹی وی پر لگے ٹاک شو کی طرف متوجہ تھے جس پر اُنہی کی پارٹی کے کسی ممبر کا انٹرویو ریپیٹ پر دکھایا جا رہا تھا،،

ہاں بولو کچھ کہنا تھا ناں تُم نے،، دونوں ماں باپ کو ایسے بیزار بیٹھا دیکھ کر زیاد بولا

مجھے اسکول جانا ہے بہت وقت ضائع ہو گیا ہے پہلے ہی،، ایک ہی سانس میں جلدی جلدی بات پوری کی

کیا ضرورت ہے حالات اتنے خراب ہیں بیگانی اولاد ہے میں تو اُسکی چاکری نہیں کر سکتی،،

چاچی فوراً بولی

کیا مطلب مما، میں جاتا ہوں ناں روز میرے ساتھ چلی جائے گی ہم ایک ہی اسکول میں

پڑھتے تھے پہلے بھی اس میں آپکو چاکری نہیں کرنی پڑے گا،، زیاد بولا

پہلے کی بات اور تھی اس کے ماں باپ زندہ تھے تب یہ اُنکی زمہ داری تھی اب میری ہے

میں ایسے نہیں بھیج سکتی اِسے،، اپنی بات پر ڈٹی تھیں

مگر مما،، کچھ بولنا چاہا

بس زیاد اپنا تمہارے ساتھ نہیں جائے گی قریب کے کسی لڑکیوں کے اسکول میں اسکا

داخلہ کروادو اسکا،، کو ایجوکیشن میں بھیجنے کا میں بھی حامی نہیں ھوں،، ہمدان اُسکی بات

ٹوکتے بولے باپ کی بات پر بحث کر کے زیاد ماحول خراب نہیں کرنا چاہتا تھا اسی لیے

خاموش ہو گیا،،

vo jo maktob tha by zarom

میٹرک کے امتحان قریبی سکول میں دینے کے بعد اُسکو کالج میں داخلے کی اجازت زیاد کی

بدولت مل گئی اور ایک گرلز ڈگری کالج میں داخلہ ہو گیا ادھر آئے اسکا ایک مہینہ ہونے

والا تھا مگر وہ ابھی بھی باقی لڑکیوں سے دور ہی رہتی تھی ابھی تک وہ خود کو اس ماحول میں ایڈجسٹ نہیں کر سکی تھی،،

دیکھو دیکھو کون آرہا ہے وہ،، کوریڈور سے گزر رہی تھی جب اُسے کلاس کی لڑکیوں کے ایک گروپ سے آواز آئی چلنے کی رفتار بڑھادی،،

کہاں چلی بات تو سنو اس سے پہلے کے وہ بھاگتی سب اُسکے آس پاس کھڑی ہو گئی

مجھے کلاس میں جانا ہے راستہ دو،، منمنای تھی

کیوں جانا ہے کلاس میں ہمیں بھی بتاؤ،، ایک لڑکی نے کہا

نوٹس لکھنے ہیں،، اُن سب سے خوف آرہا تھا

دکھاؤ کون سے نوٹس،، ہاتھ میں پکڑا رجسٹر کھینچتی دوسری لڑکی بولی

میرا رجسٹر چھوڑو مجھے دو واپس،، وہ رجسٹر لے کر پیچھے کو چلتی لڑکی کی طرف لپکی

اگر نہ دوں تو،، مزید پیچھے ہوتی ہاتھ اپنے پیچھے کرتے عجیب سے انداز میں بولی

پلیز دے دو مجھے کام کرنا ہے،، وہ رو دینے کو تھی باقی سب لڑکیاں کھڑی مزے سے شو انجوائے کر رہی تھیں

اوکے یہ لو،،دور لان کی طرف اچھالتے کہا اینا نے بے بسی بھری نگاہ سے اُسے دیکھا اور

لان کی طرف بھاگ گئی پیچھے ان لڑکیوں کا قہقہ بلند ہوا۔

vo jo maktob tha by zarom

وہ لان کے کونے میں کھڑی آج کالج کے واقعہ پر آنسو بہاتے ساتھ ہی پودوں کو پانی دے

رہی تھی

تُم یہاں ہو میں سارے گھر میں تمہیں ڈھونڈ رہا تھا،،اپنے پیچھے زیاد کی آواز سنائی دی

فوراََ سے آنسو صاف کرتے اُسے دیکھا

کیوں کوئی کام تھا،،

نہیں بس ایسے ہی،،بات کرتے اسکی انکھوں میں آئ نمی دیکھتے رکا

تُم رو رہی تھی؟پوچھا

نہیں بس ایسے ہی،،جبراً مسکرائی

کیا بات ہے اینا بتاؤ مجھے مما یہ بابا نے کچھ کہا ہے؟آنکھوں میں جھانکتے بولا اُس نے نفی میں

سر ہلایا

پھر؟کالج میں کچھ ہوا ہے،،اندازا کہا اُسکی آنکھیں پھر بھیگ گئ

مجھے اس کالج نہیں جانا وہاں کی لڑکیاں نہیں اچھی،،روتے ہوئے آج کا واقعہ بتانے لگی

اچھا تُم چپ کرو میں مما سے بات کروں گا وہ کوئی اور کالج دیکھ لیں تمھارے لیے،، ساری بات سنتے اُسے حوصلہ دیتے کہا

اچھا آؤ کافی پیتے ہیں آج میں تمہیں بنا کر پلاؤں گا،، اُس کے ہاتھ سے پانی کا پائپ لے کر نیچے رکھتے بولا دونوں آگے پیچھے اندر کی طرف چل دیئے۔

vo jo maktob tha by zarom

یہ تُم نے کیا کہا ہے زیاد سے،، اپنے لیے ناشتہ بنا رہی تھی جب چاچی کی آواز آئی

میں نے،، کچھ نہیں،، گھٹی گھٹی سی آواز آئی

ہاں تم نے اب میرے سامنے معصوم بننے کی ضرورت نہیں ہے سب جانتی ہوں تمھاری ڈرامے بازیاں ایک بات کان کھول کر سن لو پڑھنا ہے تو جاؤ ورنہ تمہارے نخرے اُٹھانے کا ٹھیکہ نہیں اٹھایا ہوا میں نے سمجھی؟؟ غرائی تھیں وہ بھی ڈر کر تھوڑا پیچھے کو کھسکی

جی،، بس اتنا ہی کہہ سکی

اب جلدی کام ختم کرو اُس کے بعد ملازمہ کے ساتھ مل کر نے رات کا کھانا تیار کرنا ہے گھر میں دعوت ہے اپنے حجرے میں بند نہ ہو جانا کام چور کہیں کی ہمارے متھے لگ گئی ہے،، حکم جاری کیا

مگر میرا کالج میں ٹیسٹ ہے؟ آہستہ آواز میں بولی

کیا کہا ہے تُم نے دوبارہ بتانا،ایک سے ایک بہانہ ہوتا ہے تمھارے پاس کام نہ کرنے کے لیے،،اُسکی طرف لپکی اپنا فوراً نفی میں سر ہلاتے دور ہوئی

ٹھیک ہے،، حکم کی تعمیل کا فیصلہ کیا چاچی کا بھی فون بجا اُس کو دیکھنے باہر نکل گئی

vo jo maktob tha by zarom

جون کی اس تپتی دوپہر میں چولہے کے آگے کھڑی وہ انواع واقسام کے کھانے پکا کر اب تھکن سے چور تھی،روشن دان سے آتی دھوپ اور چولہے جلتے رہنے سے اس وقت کچن کے موسم میں اُسکی آنکھوں کے سامنے اندھیرا آرہا تھا،چولہے پر گرم ہوئے تیل کو دیکھتی سانچے سے کباب اٹھاتی کڑھائی میں ڈالا ہی تھا جب تیل کی چھینٹ ہاتھ پر پڑی ہاتھ فوراً پیچھے کیا جو کڑھائی سے لگا چولہے پر ہی ٹیڑھی ہوئی کڑھائی سے تیل ڈھلک کر اُس پر گر بھی چکا تھا،منہ سے چیخ نکلی مگر آس پاس سننے والا کوئی نہیں تھا ملازمین اور گھر کے مالکان مہمانوں کو خوش آمدید کرنے میں مصروف تھے جب صبر نہ ہو سکا تو باہر بھاگی،،

چاچی،چاچی میرا ہاتھ جل گیا ہے پلیز باہر آئیں،،سیڑھیوں سے اوپر جاتی ایک کمرے کے آگے رکتے بولی

کیا ہوا ہے شور کیوں مچایا ہوا ہے پتہ ہے ناں مہمان بیٹھے ہیں اندر،،آواز ڈرائنگ روم سے نکلتے اُسکے چچا کی تھی

چاچو میرا ہاتھ جل گیا ہے،،روتے ہوئے کہا

اس میں چیخنے کی کیا بات ہے ملازمہ سے کہو کوئی دوا لگا دے گی،،ضبط سے دھیمے لہجے میں کہہ رہے تھے تب تک کمرے سے ہوم منسٹر بھی نکلتی دکھائی دی ڈیزائنر کپڑے زیورات سے آراستہ وہ وجود مصنوعی خوبصورتی پر نزاکت سے چلتی اس کے قریب آئی،اُنکی چال دیکھتی پیچھے کو کھسکی پیچھے دیوار ہونے کی وجہ سے راستہ رک گیا،،

ذرہ سے جلنے سے کیا مر جاؤ گی،،بالوں سے پکڑتے دھاڑی تھیں آنکھوں میں آنسو لیے نفی میں سے ہلایا

تو کیوں آوازیں دے رہی تھی،،بال چھوڑتے بولی

درد ہو رہا تھا،،

شکل گم کرو اپنی اس سے پہلے کے میں تمہارا درد بڑھانے کا سبب بنوں،،مہمان خاتون کو ڈرائنگ روم سے نکلتے دیکھ کر تنبی نگاہ ڈالتے بولی وہ بھی موقع پاتے اپنے کمرے کی طرف بھاگی،،

vo jo maktob tha by zarom

ہاتھ پر جلن دوا لگانے کے بعد بھی کم نہیں ہو رہی تھی اس وقت سے خود کو کمرے میں بند کر کے بیٹھی رہی کسی نے کھانے کا بھی پوچھنا گوارہ نہ کیا زیاد کو اسکے جلنے کا کسی نے نہیں

بتایا ہو گا ورنہ وہ ضرور پتہ کرتا،،آنسو صاف کرتی اسٹڈی ٹیبل پر لیمپ آن کیا اور دل کا بوجھ لفظوں کی صورت میں ہلکا کرتی گئی،،

آج بھی چاچو نے مجھے ڈانٹا ہے میرا ہاتھ بہت زیادہ جل گیا ہے مجھے ابھی بھی درد ہو رہی ہے میں چاچی کو بتانے گئی تھی تب چاچو کو آواز آگئی تھی اُنہوں نے مجھے ڈانٹا مجھے ان سب سے بہت ڈر لگتا ہے ملازمہ نے دوا لگا دی تھی مگر جلن کم نہیں ہو رہی کالج میں بھی سب بہت گندے ہیں، مجھے یہ کالج اچھا نہیں لگتا میں نے زیاد کو کہا بھی تھا اُس نے کہا کہ وہ بات کرے گا اپنی مما سے مگر اُنہوں نے تو اُلٹا مجھے ڈانٹا مجھے بہت زیادہ رونا آرہا ہے اور مما بابا اور علی کی بھی بہت یاد آرہی ہے پتہ نہیں وہ کیوں مجھے ایسے چھوڑ کر چلے گئے ہیں، مجھے جب رات کو ڈر لگتا ہے تب بھی کوئی نہیں ہوتا میرے پاس مجھے جب لڑکیاں تنگ کرتی ہیں تب بھی کوئی مجھے نہیں بچاتا، مجھے کھانا بھی کوئی نہیں لا کر دیتا جیسے مما دیتی تھیں اپنے کام بھی خود کرتی ہوں اور ملازمہ کے ساتھ باقی کے کام بھی پھر بھی چاچی مجھے ڈانٹتی رہتی ہیں، میں نے تو کبھی اُنہیں کچھ نہیں کہا پتہ نہیں اُنہیں مجھ پر کس بات کا غصہ ہے، مجھے اب قلم پکڑنے سے ہاتھ میں اور درد ہو رہا اب سوتی ہوں صبح کالج بھی جانا ہے دِن کو کام کرتے ہوئے آرام کا وقت ہی نہیں ملتا ابھی مجھے سو جانا چاہیے،،

جون کے مہینے کا آخر تھا گرمی اپنے جوبن پر تھی ایسے موسم میں دھوپ سے اور اپنی کلاس کی لڑکیوں سے دور لائبریری ہی اُسکی کالج میں آخری پناہ گاہ بنی، روز بریک کے دوران آ کر اپنے نوٹس لکھنا کوئی کام ملا ہوا اُسے بھی وہ کالج میں ہی ختم کرنے کی کوشش کرتی تھی،،

وہ بیٹھی کام میں اتنا مگن تھی کہ آس پاس کا ہوش ہی نہیں رہا نظریں اٹھا کر جب دیکھا تو لائبریری میں صرف اکا دکا لڑکیاں موجود تھی وہ بھی کافی دور بیٹھی تھیں جس حصے میں وہ بیٹھی تھی وہ تو اب مکمل خالی تھا نظریں خود سے دور کھڑے لیب اسسٹنٹ پر پڑی جو نظریں جمائے اپنا کو ہی گھور رہا تھا ہراساں نظروں سے دیکھتی اپنی چیزیں سمیٹنے لگی، کام مکمل نہ ہو سکا تھا اس لیے اب اُسے کتاب اپنے ساتھ لے جانی تھی ہمت باندھتی اسسٹنٹ کی جانب چل دی،،

مجھے یہ بک اشو کروانی ہے،،اندر کے ڈر کو دباتی مظبوط لہجے میں کہا

میرے ڈیسک پر آیئے،، مُسکرا کر بولا اس کی پیروی کرتے چل دی ڈیسک اُس جگہ تھا جہاں سے لائبریری میں موجود لڑکیاں نظر نہیں آ رہی تھیں یقیناً اُنہیں بھی یہ حصہ نہیں دکھائی دے رہا ہو گا مزید خوفزدہ ہوئی

کیا ہوا سویٹ گرل،،اُسکے خوفزدہ چہرے کو دیکھتے عجیب سی مسکراہٹ سے بولا وہ نفی میں سر ہلاتی تھوڑا پیچھے کو کھسکی

کچھ تو ہوا ہے بتاؤ مجھے اس کی طرف چلتے ہاتھ پکڑا،اب یہاں اُسکی بس ہوئی فوراََ سے پہلے منہ قریب کرتی دانت اُسکے ہاتھ پر گاڑھ دیے وہ اس افتاد کے لیے تیار نہ تھا،ہاتھ ڈھیلا پڑھا اپنا موقع پاتے ہی جو وہاں سے بھاگی تو اپنی کلاس میں آکر ہی سانس لیا دل معمول سے بہت تیز رفتار میں چل رہا تھا یہاں رہنا مشکل ہو رہا تھا مگر کوئی اور آپشن نہ تھا دل ہی دل میں خود چاچی سے کالج بدلنے کی بات کرنے کا تہیہ کیا۔

×vo jo maktob tha by zarom×

گھر آکر بھی دل سے لائبریری والا واقعہ کسی صورت نہیں نکل رہا تھا،دل ابھی بھی خوفزدہ تھا شام کی چائے ناشتہ اور برتن دھونا اس کی زمہ داری تھی اپنا کام ختم کر کے چاچی سے بات کرنے کے ارادے سے اُنکے کمرے کی طرف چل دی دروازہ کھٹکھٹایا اجازت ملنے پر اندر داخل ہوئی،،

ہمم کیوں آئی ہو،،ڈریسنگ مرر کے آگے بیٹھی میک اپ سے سجے چہرے پر مزید بناؤ سنگار کرتی بولی

آپ سے بات کرنی ہے،، سر ہلا کر بات کرنے کی اجازت دی

مجھے اس کالج نہیں جانا یہاں میری پڑھائی ٹھیک طرح نہیں ہو رہی آپ پلیز میرا داخلہ کسی اور کالج میں کروا دیں،،

کیوں مادام آپ نے کون سا صحیح سے پڑھ کر چاند پر جانا ہے جو ہے جیسا ہے اب یہی ہے اگر نہیں پسند تو کوئی ضرورت نہیں ہے جانے کی گھر بیٹھو،، غصے سے ٹوکا

مگر،، ہلکی سی آواز نکلی

کیا اگر مگر جا کر کام کرو کچن میں اگر نہیں پڑھنا تو تمہیں پڑھانے کی ہمیں کوئی ضرورت ہے بھی نہیں بات کرتی ہوں میں ہمدان سے کب تک بٹھا کر رکھیں گے تمہیں شادی کروائیں جان چھوٹے میری بھی روز کوئی نئی فرمائش تیار ہوتی ہے شہزادی صاحبہ کی،،

نہیں پلیز نہیں،،

کھڑی میرا منہ کیا دیکھ رہی ہو شکل گم کرو اپنی،، اُسے یوں ہی کھڑا دیکھ کر چلائی وہ بھی بہت سے آنسو پیتی باہر بھاگ گئی

×vo jo maktob tha by zarom×

اُنکے ہاں شام میں اکثر ہی مہمانوں کی آمد رہتی کبھی ہمدان کے سیاسی دوست کبھی خاندان سے کوئی تو کبھی زرتاشہ کی سہیلیاں آج بھی ہمدان کے کچھ دوست کھانے پر مدعو تھے کھانا ختم ہونے کے بعد برتنوں کا ایک انبار اُسکا انتظار کر رہا تھا جسے اُس نے ملازمہ کے ساتھ مل کر دھونے تھے،،

آپ سفنج سے صاف کریں میں پانی سے دھوتی ہوں ایسے جلدی دھل جائیں گے،، شیلف پر برتن جمع کرتی ملازمہ سے کہا،،

ابھی رکھ کر مڑی ہی تھی جب پلیٹ سلپ ہوتی نیچے گر کر کرچی ہو گئی،، اوہ منہ پر ہاتھ رکھتے پریشانی سے کرچیاں اٹھانی لگی

یہ آواز کیسی آئی ہے؟؟ اسی لمحے زرتاشہ کچن میں داخل ہوتی دکھائی دی

پلیٹ گر گئی تھی،، زمین پر سے اُٹھتی ڈرتے ہوئے بولی

اس سیٹ کی پلیٹ؟؟ تمہیں اندازہ بھی ہے کتنا قیمتی سیٹ تھا میرا،، ہاتھ ہوا میں جھولتا اُسکے گال پر نشان چھوڑ گیا ساتھ ہی چلائی تھی

مجھے پتہ نہیں چلا تھا خود سے گر گیا تھا شیلف سے،، آنسو صاف کرتے بولی

جیسے میں جانتی ہی نہیں ہوں ناں کتنی کام چور ہو تُم ابھی کے ابھی مجھے سارا کچن صاف چاہیے اکیلی کروگی آج کا کام تُم یہی سزا ہے تمھاری تُم لوگ جاؤ اپنے کوارٹر میں،، اُسے حکم دیتی ساکت کھڑی ملازمہ کو حکم دیا اور باہر نکل گئی ملازمین بھی اُنکی پیروی کرتے باہر نکل گئی پیچھے وہ بس آنسو بہاتی رہ گئی۔

×vo jo maktob tha by zarom×

گھر میں اُسے اب کسی سے اُمید نہ تھی، اُس نے جان لیا تھا کہ اپنی جنگ اب اُسے خود ہی لڑنی ہے اپنی بقاء کی جنگ ہو عزت نفس کی یہ آبرو بچانے کی سب خود ہی کرنی ہے تبھی اُسے اسکول کے زمانے میں منعقد ایک سیمینار میں انہیں سیلف ڈیفنس کے لیے سکھائی گئی باتیں یاد آنے لگی،، کچھ سوچتے کمرے سے نکلی باہر ہر سو اندھیرا چھایا ہوا تھا مگر رات کو وہ اکثر ہی باہر نکل جاتی تھی لان میں تھوڑی چہل قدمی کرتی خاموشی میں اپنے ساتھ وقت گزرتی تھی اسی لیے بنا ڈرے لان کی پچھلی جانب چل دی، وہاں ایک کونے پر پتھروں سے دیوار پر ایک آبشار کی شکل دی گئی تھی جس کے درمیان میں پانی کا فوارہ نصب تھا، چاند کی روشنی میں اُس تک چلتی سائڈ سے تین چار بڑے بڑے پتھر نکالے اور جن قدموں پر آئیں تھی اُنہی پر واپس کچن کے راستے اندر داخل ہو گئی،،

نیچے کے پورشن میں کسی کا بیڈروم نہ تھا مگر پھر بھی کوئی آنہ جائے اس ڈر سے جلدی جلدی کیبنیٹ کھولتی مطلوبہ چیز نکالنے لگی،، ساتھ ہی دراز سے ببل ریپ نکالی اور سرخ مرچ اُس میں ڈال کر اسے اوپر سے اچھی طرح بند کر دیا اور ایک چھوٹے سائز کی چھری ڈھونڈنے لگی، دراز میں رکھی ایک پُرانی مگر سائز میں چھوٹی چھری نظر آگئی اُسے بھی ہاتھ میں پکڑتی اپنے کمرے میں آگئی،،

کالج بیگ کے سائڈ پر ہوئی پارٹیشن میں تینوں چیزیں صحیح سے اندر چھپا کر رکھ دی، اپنی حفاظت کے لیے یہ سب اُسکی مدد کرنے والا تھا۔

×vo jo maktob tha by zarom×

بیگ سیٹ کر کے مطمئن ہو کر کتابیں لے کر بیٹھ گئی لائبریری میں ہی جو کام کیا تھا اُس کے بعد گھر آکر وقت ہی نہیں میسر ہوا تھا کتابیں کھول کر اسٹڈی ٹیبل پر آکر بیٹھ گئی،، جسم تھکن سے چور تھا کانوں میں چاچی کی آواز گونجی جب اُس نے کام کے بعد اُن سے پڑھائی کے لیے جانے کی اجازت مانگی تھی،،

اپنی مرضی سے گئی ہو کالج ہم نے نہیں منتیں کی تھی اب چپ چاپ کام کرو،، سوچتے آنکھوں سے آنسو خود بخود ہی بہہ گئے،،

کاش میرے ساتھ کوئی تو ہوتا کوئی ایک انسان اگر مما بابا بھائی نہیں ہے تو کمز کم کوئی دوست تو ہوتا جس سے میں اپنی بات کہہ سکتی جو مجھے سمجھتا، میرا یقین کرتا زیادہ سے بھی تو میں سب کچھ نہیں کہہ سکتی وہ چاچی سے بات کرتا ہے میرے لیے تو وہ اُلٹا مُجھ سے ناراض ہوتی ہیں،، آنسو بہاتے سوچ رہی تھی گڑھی رات کے بارہ بجا رہی تھی بے بسی سے سامنے کتابوں کو دیکھا اور آنکھیں بند ہونے کو تھی ابھی پڑھتے کچھ وقت ہی گزرا تھا جب اُسی کتاب پر سر رکھتی وہیں سو گئی دوبارہ آنکھ صبح کی اذان پر کھلی، نماز پڑھ کر دوبارہ سونے کا ارادہ رکھتی تھی جب دروازے پر ملازمہ نے دستک دی وہ چاچی کے حکم کی تعمیل کرتی اسے بلانے آئی تھی تاکہ وہ آکر گھر والوں کے لئے کالج جانے سے پہلے ناشتہ تیار کر دے، اب یہ سب تو ہونا ہی تھا اس لیے جب حالات کا مقابلہ کرنے کا فیصلہ کر ہی لیا ہے تو کیا رونا دھونا جبراً مسکراتی ملازمہ کے ساتھ ناشتہ تیار کرنے چلی گئی،،

×vo jo maktob tha by zarom×

تُم کیا کر رہی ہو،، کتاب میں سر دیے وہ آج ہونے والا ٹیسٹ روائز کر رہی تھی جب پیچھے سے کسی نے زور سے ہلایا ساتھ ہی اُسے یہ آواز بھی سنائی دی ڈر کر آواز دینے والے کے منہ کو دیکھا سامنے ہی کلاس کے شیطانوں کی گروپ لیڈر کھڑی نظر آئی

جی،، حیرانی سے بولی

کیا جی یہاں کیا کر رہی ہو تم،، اسکو کلاس میں بیٹھے ہونے کی طرف اِشارہ کرتی بولی

میں پڑھ رہی ہوں شائد،، خلاف توقع تنک کر جواب دیا

جی مادام وہ تو نظر آ ہی رہا ہے مگر ابھی یہاں ہم نے پارٹی کرنی ہے اور آپ مدعو نہیں ہے اس لیے باہر جائیں یہاں سے،، بھگو کر جواب دیا

میں کیوں جاؤں یہاں سے یہ ہم سب کی کلاس ہے، میں پڑھ رہی ہوں یہاں بیٹھی اور میں نے ادھر ہی بیٹھ کر پڑھنا ہے آپ پلیز اب جائیں میں ڈسٹرب ہو رہی ہوں،، دو بدو جواب آیا

تمھاری زبان کچھ زیادہ نہیں چل رہی آج،، سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ بولی

نہیں مجھے تو ایسا نہیں لگ رہا،، کیا معصومیت تھی اُسکے چہرے پر

تُم اٹھ رہی ہو یہاں سے یہ میں اپنے طریقے سے اُٹھاؤں تمہیں،، دھمکیوں پر اُتر آئی

آپ خود جائیں گی یہاں سے یہ میں میم کو جا کر بتاؤں،، اُسی کے انداز میں گویا ہوئی

تمھیں میں چھوڑوں گی نہیں سمجھیں؟ غصے سے پیر پٹکتی اپنے ٹولے کی جانب چلی گئی اپنا خود کو اس ہمت پر داد دینے لگی،،

ہائی اسکول کے آخری دن چل رہے تھے اِس کالج میں اگر اِسکا دل نہیں لگا تھا تو چھوڑنے کا سوال بھی پیدا نہیں ہوتا تھا دن بھر ملازمین کے ساتھ گھر کے کام کروانا رات کو چاند تاروں کے سنگ پڑھائی کرنا اُسکا معمول بن چکا تھا، اس سارے وقت میں جو واحد تفریح کا ذریعہ تھا وہ زرار کے ساتھ گزارا جانے والا وقت تھا جواب اپنی ہائر ایجوکیشن کے لیے امریکا جانے والا تھا مگر پڑھائی کے لیے دیے جانے والے لیپ ٹاپ پر خود سے رابطہ برقرار رکھنے کے لئے سوشل میڈیا کا استعمال سیکھا دیا تھا،،

تمھارے ایگزیمز کب تک ختم ہونگے،، دونوں لان میں بیٹھے سیاہ آسمان پر چمکتے تاروں کو جگمگاتا دیکھ رہے تھے جب زیاد نے پوچھا

نیکسٹ ویک ان شاءاللہ لاسٹ پریکٹیکل ہوگا،، مُسکرا کر جواب دیا ایک وہ ہی تو تھا جو اس کی ہر ممکن مدد کرتا تھا اس پوری دنیا میں اس کا ساتھ ہمیشہ اطمینان بخشتا تھا

ٹھیک، اور بتاؤ آگے کا کیا ارادہ ہے؟ کافی کا سپ لیتے بولا

کچھ خاص نہیں بس اچھی سی یورنیورسٹی میں ایڈمشن لینا چاہتی ہوں پر پتہ نہیں چاچو چچی کیا کہیں؟؟ آواز میں پریشانی واضح تھی

وہ کیا کہیں گے، تُم بتانا اُنہیں جہاں پڑھنا ہوا کروا دیں گے داخلہ اس میں کیا بات ہے،، عام سے لہجے میں کہا

ہاں مان ہی نہ جائیں اب تو خوش فہمیاں پالنا چھوڑ دی ہیں،، صرف سوچ ہی سکی

ہم چلو دیکھتے ہیں،، مسکراتے کہا

تُم بتاؤ کب آؤ گے واپس؟ بات بدلی

سیمسٹر بریک جب ہو گا پانچ ماہ تک تقریباً،،

میں تمہیں یاد کروں گی،، اُداس ہوتے دل سے بولی کسے معلوم تھا کہ اس آخری ساتھی کے چلے جانے کے بعد اسے اب کیا کچھ دیکھنا پڑے گا۔

vo jo maktob tha by zarom

زیاد کو گئے ایک مہینہ ہونے والا تھا اُس سے بات ہر کچھ دنوں بعد ہو جاتی تھی مگر پھر بھی خود کو وہ بہت اکیلا محسوس کرتی تھی ایک وہ ہی تھا جس سے وہ بات کر سکتی تھی اب تو صیح معنوں میں اکیلی ہو چکی تھی اس بات کا احساس اُسے اب ہو رہا تھا، یونیورسٹی میں داخلے اناوس ہو گئے تھے مگر وہ ہمت نہیں کر پا رہی تھی کہ ہمدان سے بات کر سکے زیاد کی صیح قدر ہوئی،،

ہمدان اور زرتاشہ لان میں بیٹھے تھے جب وہ چائے کی ٹرالی سجائے اُنکی جانب لائی، دونوں

کو چائے سرو کرتی اُدھر ہی کھڑی رہی

ایسے کیوں کھڑی ہو اب جاؤ بھی،، زرتاشہ بولی

وہ مجھے آپ لوگوں سے بات کرنی ہے،، ڈرتے ہوئے بات کا آغاز کیا

ہمم ،، ہمدان بھی متوجہ ہوا

وہ،، یونیورسٹی کے ایڈمیشن کھل گئے ہیں،، بات ادھوری چھوڑی

ہاں تو،، چائے کی پیالی اٹھاتی زرتاشہ نے لاپرواہی سے کہا

تو مجھے داخلہ لینا ہے،، آنکھیں زمین پر گاڑھے ڈر ڈر کر بولی دیکھنے والے کو نہیں لگ سکتا تھا

کہ وہ اپنے سرپرست اور سگے چچا چچی سے مخاطب ہے

کوئی ضرورت نہیں ہے گھر میں رہو کام سیکھو کل کو دوسرے گھر بھی جانا ہے تُم نے وہاں

ناک نہ کٹوانا ہماری،، ہمدان صاحب گویا ہوئے

پلیز چاچو،، ملتجی لہجہ تھا

آپ بابا کی سیونگ سے فی دے دینا ذرا بھی بوجھ نہیں پڑے گا آپ پے میں واپس آکر گھر کے کام بھی کر لونگی،، اتنے سالوں بعد بھی اس لڑکی کو باپ کا چھوڑا پیسہ یاد ہے اس سوچ نے ہی ہمدان صاحب کے اوسان خطا کیے

کہہ دیا ہے ناں کے نہیں جانا تو کون سی زبان سنتی ہو میں تو کہتی ھوں ہمدان کسی رشتے والی سے بات کر کے اس کو بیاہ دیتے ہیں آخر ہماری زمہ داری ہے یہ،، زرتاشہ صاحبہ گویا ہوئی

چاچی پلیز مجھے آگے پڑھنا ہے،، آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے

اچھا ٹھیک ہے کروا دوں گا میں داخلہ اب جاؤ اور بند کرو رونا دھونا،، ہاتھ اُٹھا کر دونوں کو چپ کرواتے ہمدان صاحب بولے اپنا خوشی سے نہال اندر چلی گئی

یہ کیا کیا ہے ہمدان؟؟ اُس کے جاتے ہی زرتاشہ نے کہا

سنا نہیں تھا کیسے باپ کی چھوڑی رقم کا کہہ رہی تھی مجھے ڈر ہے کہ گھر میں رہی تو راز نہ ڈھونڈ نکالے جب تک کوئی مناسب رشتا نہیں مل جاتا جانے دو اُسے پڑھنے اُن الجھنوں میں بٹے رہنا ہمارے لیے ہی فائدہ مند ہے،، کچھ سوچتے ہمدان صاحب بولے زرتاشہ نے بھی سمجھتے ہوئے سر ہلایا

vo jo maktob tha by zarom

آپی کہاں ہیں،، موسمِ سرما کی پُر سکون شام میں بیٹھی کتاب کا مطالعہ کر رہی تھی جب پیچھے سے آتی آواز پر ڈر کر اٹھی

جی،، سامنے زرتاشہ کے بھائی کو کھڑا پا کر ایک قدم پیچھے ہوئی

وہ،، وہ گھر پر نہیں ہیں،، اُسکا عجیب سے انداز میں دیکھنا اُسے خوفزدہ کر رہا تھا

اچھا کہاں ہیں،، ایک قدم آگے بڑھاتے کہا

کسی ٹی پارٹی میں گئی ہیں آتی ہی ہو نگی،، خود کو کمپوز کرتی بولی ساتھ ہی کسی بھی طرح کی صورت حال کے لیے خود کو تیار کیا،

یہ شخص جب بھی آتا تھا ہمیشہ اینا کو ایسی ہی نظروں سے دیکھتا تھا ہر بار اِسکا دل کرتا کے اُس کے ڈھیلے نکال کر ہاتھ میں دے دے مگر ایسا ممکن نہ تھا اُسے ابھی اپنے لیے اسٹینڈ لینے کے لئے اور ہمت جمع کرنی تھی ابھی تو اس نے اپنے ماں باپ کے قاتلوں کو ڈھونڈنا تھا اس سے پہلے کے وہ کوئی حرکت کرتا گاڑی کے ہارن کی آواز آئی دونوں نفوس متوجہ ہوئے،

ویسٹرن ویئر میں آنکھوں پر سن گلاسز لگائے زرتاشہ گاڑی سے نکلتی دکھائی دی اینا شُکر ادا کرتی اپنا پہلے سے ٹھیک دوبٹہ دوبارا درست کرتی اندر چلی گئی۔۔

vo jo maktob tha by zarom

نومبر کی وہ حسین صبح بلآخر آگئی تھی جس کا اس نے بہت انتظار کیا تھا، آج اُسکا یونیورسٹی میں پہلا دن تھا تھوڑا کنفیوز تھوڑا خوش احساسات کے ساتھ تیار ہو کر نیچے آئی خلافِ معمول زرتاشہ کو ڈائننگ ٹیبل پر پایا،،

السلام و علیکم،،اندر داخل ہوتے ہی باآواز بلند سلام کیا

آو اپنا بیٹھو ناشتہ کرو کس وقت آئے گی گاڑی تُمہاری؟؟ مسکرا کر خیر مقدم کیا اپنا اپنی حیرانی چھپاتی خاموشی سے آکر ایک کُرسی کھینچ کر بیٹھ گئی

دس منٹ تک،،اُنکے بدلے انداز سے اُسے خوف آرہا تھا بس اتنا ہی کہہ سکی

اچھا کوشش کرنا شام کو گھر جلدی آجاؤ میرے کچھ مہمان آئیں گے تمہارا ہونا ضروری ہے ،،اپنائیت بھرے لہجے میں کہا

جی ٹھیک ہے،،سر کو جنبش دیتے بولی اُنکی عجیب ٹون سننے کے بعد حلق سے نوالا اتارنا مشکل ہو گیا تھا چائے زہر مار کرتی اُٹھ کھڑی ہوئی،،یونیورسٹی گھر سے تقریباً چالیس منٹ کے سفر پر تھی گھر کے بیشمار ملازمین کے ہوتے ہوئے بھی اس کے لیے کسی کے پاس خاص اِسے لانے لے جانے کا وقت نہیں تھا اس لیے محلے کی ایک اور لڑکی کی لگوائی وین کو ہی اسے لانے لے جانے کے لئے ہائر کر دیا ہے،،

پہلا دن نئی جگہ نیا ماحول نیا تجربہ تھا جتنا اچھا سوچا تھا اگر ویسا نہیں گزرا تھا تو بُرا بھی نہیں تھا

،آج ساتھ کی دوسری لڑکی چھٹی پر تھی اسی لیے چاچی کے کہے کے مطابق جلدی ہی آگئی

تھی تھکاوٹ کی وجہ سے آنکھیں موند کر سیٹ کی پشت سے لگالیا،،

ابھی تھوڑا وقت ہی ہوا تھا جب اُسے محسوس ہوا کے گاڑی ٹوٹی ہوئی سڑک پر رواں ہے

فٹ سے آنکھیں کھولی اُسکی یادداشت بہت اچھی تھی ایک بار داخلے کے لئے اور آج صبح

آنے کی وجہ سے اُسے سارا راستہ اچھے سے یاد تھا ابھی جہاں گاڑی جارہی تھی یہ تو وہ راستہ

نہ تھا کسی انہونی کا احساس ہوا

یہ کہاں جارہے ہیں ہم یہ تو راستہ نہیں ہے،، تھوڑا اونچی آواز میں ڈرائیور سے مخاطب

ہوئی

یہ دوسرا راستہ ہے،،ڈرائیور کی بات پر اور انداز پر اور ہراساں ہوئی نا محسوس انداز میں ہاتھ

بیگ کے سیکریٹ پاکٹ کی طرف گیا مطلوبہ چیز کی تصدیق کرتے باہر نظر دہرائی جمعہ کا

دن تھا آس پاس بس اکادکا لوگ یہ گاڑیاں نظر۔آرہی تھی گاڑی کسی کچی آبادی میں داخل

ہورہی تھی،،

ہاتھ میں مرچ بھرتی اُس کی جانب اچھالی،،ساری ایسے اسکی آنکھ اور ناک میں گئی کے وہ گاڑی نہیں سنبھال سکا اور بریک لینی پڑی وہ بھی موقع دیکھتی باہر بھاگی یہ کسی بازار کے وسط کا منظر تھا جس کی پچھلی جانب بنی عمارتیں یقیناً اپارٹمنٹس تھے بھاگ کر دکانوں کے بند شٹر بجائے اور اونچی آواز میں چلانے لگی ساتھ ساتھ بھاگے جارہی تھی تب تک ڈرائیور بھی آنکھیں ملتا اس تک پہنچ چکا تھا،،

اُسے خود کو ایسے دیکھتا پاکر سہمی تو تھی مگر ہمت جمع کرتی لات اُس کے پیٹ پر ماری،،وہ بل کھاتا پیچھے کو گرا اُسے اٹھنے کا موقع دیے بغیر مکوں کی بارش شروع کردی اس سارے وقت میں اُسکی آواز ایک لمحے کے لئے بھی نہ رکی تھی اس سے پہلے کے ڈرائیور سنبھلتا کچھ لوگوں کی آوازیں سنائی دی جو یقیناً اس کی آواز سن کر آرہے تھے،،،

وہ ہے لڑکی،،ایک آدمی بولا اینا نے مڑ کر اُنہیں دیکھا وہ کوئی نمازی تھی جنہیں اللہ نے اُسکی مدد کے لیے بھیجا تھا دل سے شکر گزار ہوئی،،وہ لوگ معاملہ سمجھ گئے تھے ڈرائیور کو پکڑ لیا گیا اینا کو قریب کسی کے گھر بھیجنا چاہا مگر اس نے انکار کردیا اسی لیے ایک خاتون اور اُسکے شوہر کے ہمراہ اینا کو گھر تک پہنچانے کے لیے روانہ کردیا،،

گھر سے تھوڑا دور ہی گاڑی رکوا کر اُن کا شُکریہ کہتی خود کو کمپوز کرتی اندر داخل ہوئی،، گھر میں معمول کے خلاف تیاریاں ہو رہی تھیں اس سے پہلے کے وہ کسی سے پوچھتی سامنے سے زرتاشہ آتی دکھائی دی،،

میں نے کہا بھی تھا جلدی آنا پھر بھی دیر کر دی اب جاؤ تیار ہو کر آؤ جلدی مہمان بس پہنچنے والے ہونگے،، خلافِ توقع کوئی پوچھ گچھ نہیں کی تھی وہ دل ہی دل میں شکر ادا کرتی اوپر کی طرف چل دی،،

تیار ہو کر باہر آنے ہی لگی تھی جب ملازمہ اُسے مہمانوں کی آمد کا بتانے اور نیچے آنے کا کہنے آئی اِس لمحے اپنا کو کچھ عجیب محسوس ہوا ایسا پہلے تو کبھی نہیں ہوا تھا کہ کسی مہمان کے آنے پر اُسے اس بے تابی سے طلب کیا گیا ہو سر جھٹکتی دوبٹہ ٹھیک سے اوڑھتی باہر نکل گئی،،

مادام نے کہا ہے آپ جیسے ہی آئیں مہمان خانے میں بھیج دوں،، اُسے کھانے کی تیاری کے ارادے سے جاتا دیکھ کر ملازمہ بولی،،

کیوں؟ چاچی نے مجھے کام کے لئے نہیں بلایا تھا کیا؟ حیران ہوتے کہا،،

ارے نہیں بی بی جی آپ کے سسرال والے آئیں ہیں اُن کو جا کر ملیں کام میں سمبھال لوں گی،، ہنستے ہوئے بولی

میرے کون سے سسرال والے؟؟

جا کر خود دیکھ لیں مجھے تو مادام نے کہا ہے کہ آج آپ کی بات پکی کرنے آنا ہے لوگوں نے کھانے پر صبح سے اُسی کی تیاریاں ہو رہی ہیں اور آپ ایسے کہہ رہی ہیں جیسے کچھ پتہ ہی نہیں،، تیز تیز کام کرتے ہاتھوں کے ساتھ اُسکی زبان بھی اسی رفتار سے چل رہی تھی

مجھے سچ میں نہیں پتہ بی مجھے کسی نے کچھ نہیں۔۔،،اس سے پہلے کے وہ بات مکمل کرتی زرتاشہ آتی دکھائی دی،،

تُم یہاں کھڑی ہو اندر تمہارا اِنتظار کر رہے ھیں سب،،اُس کے قریب رکتی کہہ رہی تھی اینا نے تو اب اُس کا بدلہ رویہ نوٹ کیا تھا،،

چاچی کون آیا ہوا ہے میرا انتظار کیوں کر رہے ھیں؟؟ اٹکتے ہوئے بولی،،

تمھارے رشتے کے لئے آئیں ہیں لوگ میری دوست نہیں ہے صدف اُسکا بھائی ہے حیدر اپنا کاروبار ہے اچھا خاندان ہیں مجھے اور تمھارے انکل کو تو رشتا بہت پسند آیا ہے بس آج تُم بھی مل لو اُن سے تو رسم ادا کر لیں،،ایک ہی سانس میں کہتی اُس کے سر پر بم پھوڑے شدت سے زیاد کی کمی محسوس ہوئی من من بھر قدم اٹھاتی زرتاشہ کے ہمراہ چل دی،،

السلام و علیکم، اندر داخل ہوتے ہی باآواز بلند سلام کیا ایک سرسری نگاہ وہاں بیٹھے نفوس پر ڈالی، بیش قیمت لباس میں ملبوس بیٹھی خاتون کو وہ پہلے بھی یہاں دعوتوں میں دیکھتی رہتی تھی، اُس کے ساتھ جا کر بیٹھ گئی سامنے رکھے صوفے پر اُس خاتون کے شوہر موجود تھے اُنہیں بھی اس نے پہلے ایک دو بار دیکھ لیا تھا ان کے درمیان ہی ایک نیا چہرہ موجود تھا سفید قمیض شلوار میں ملبوس ٹانگ پر ٹانگ رکھے اکڑ کر بیٹھا اُس سے کم از کم بھی عمر میں دس سال بڑا تھا، کیا اس شخص سے اسکی شادی ہو رہی ہے؟ آگے نہ سوچ سکی،،

کیسی ہو اینا؟ صدف نامی وہ خاتون بہت لگاؤ سے بولی عنایہ بس اُنہیں دیکھتی رہ گئی زبردستی کی مسکراہٹ چہرے پر لائے اُنہیں جواب دیا، ہلکی پھلکی باتیں جاری تھی جب اُس خاتون نے عنایہ کے ہاتھ میں انگوٹھی پہنادی وہ حیران پریشان بیٹھی بس آس پاس ہوتی ہر چیز کو دیکھ رہی تھی سب کھانے کے لئے اٹھے تو بیچ سے اٹھتی اپنے کمرے میں بند ہو گئی،،

×××××××× NHN & OWC××××××××

وہ شام اُس نے کمرے میں ہی گزاری تھی نہ خود باہر آئی تھی نہ ہی کسی نے بلایا تھا اس وقت کے اپنے احساسات تو وہ خود سمجھنے سے قاصر تھی،، بار بار خیال آتا کے اگر ماں باپ

زندہ ہوتے تب بھی ایسے ہی ہو رہا ہوتا اس کے ساتھ، یہ اگر زیاد پاکستان میں ہوتا تب بھی

،زیاد کا خیال آنے پر لیپ ٹاپ آن کیا مہم اُمید تھی کہ شائد اب کچھ ٹھیک ہو سکتا ہو؟

اسکائپ پر کال کنیکٹ ہو رہی تھی اُسکا دل انجانے خوف سے دھڑ دھک رہا تھا یونیورسٹی

سے آتے وقت کا واقعہ بھول کر اب اس نئ پریشانی میں سوچیں اٹک گئ تھیں،،

کن سوچوں میں گم ہیں مادام؟؟ سکرین پر زیاد کا شہرہ دکھائی دیا ساتھ ہی ہشاش بشاش آواز

ذہن کے پردے پر علی کا چہرہ نمودار ہوا وہ اگر زندہ ہوتا تو سوچوں کو جھٹکتی زیاد کی طرف

متوجہ ہوئی،،

کچھ نہیں تُم بتاؤ کیسے ہو مسکراتے متوجہ ہوئی؟

میں تو بالکل ٹھیک تُم بتاؤ کیسا رہا آج پہلا دن؟ اُسنے پوچھا تو احساس ہوا کہ آج تو یونیورسٹی

میں اُسکا پہلا دن تھا،،

اچھا تھا، سنبھل کے بولی

میں نے تمہیں کچھ بتانا تھا،، قدرے جھجھکتے کہا

ہاں بولو؟ خیریت ہے ناں؟ پریشانی سے بولا

ہاں ہے تو سب ٹھیک مگر،، رکی

میری آج منگنی ہو گئی ہے،،

واٹ ؟ منگنی ؟ تُمہاری ؟ تُم مزاق کر رہی ہو ناں ؟؟ ہنس کر کہا

نہیں زیاد آج میں جب یونیورسٹی سے آئی تو.. ساتھ ہی اُسے ساری بات بتانے لگی

تُم خوش ہو ؟؟ حیران ہوتے پوری بات سنی پھر بس اتنا ہی کہہ سکا

پتہ نہیں زیاد مگر بہت عجیب لگ رہا ہے مجھے میں نے تو کبھی شادی یہ ایسا کچھ اتنا اچانک نہیں سوچا تھا،،

تُم کہتی ہو تو میں بات کروں مما سے ؟؟ آفر کی

نہیں نہیں تُم ایسا کچھ نہیں کرنا، بلکے خود رشتے منگنی کا نہ بولنا کچھ بھی مگر ایک کام کرنا جب بھی چاچی نے تمہیں کہا تُم پلیز مجھے آگے پڑھتے رہنے کی اجازت لے دینا،، بہت سوچنے کے بعد جس فیصلے پر پہنچی وہی اُسے کہا

تُم فکر نہ کرو میں بات کرلوں گا،، مسکراتے دھیمے لہجے میں گویا ہوا تھوڑی دیر اور اُس سے بات کرنے کے بعد اب وہ بہتر محسوس کر رہی تھی

××××××××× NHN & OWC×××××××××

منگنی کا بم پھوٹنے کے بعد جو کچھ دنوں بعد اُسے نئی بات معلوم ہوئی تھی کہ اُسکی شادی کی تیاریاں شروع کردی گئی ہیں، کچھ ہی دنوں میں شادی طہ پائی تھی اس پر اعتراض کرنا چاہا مگر چاچی ٹال گئی، آج وہ صدف اور زرتاشہ کے ساتھ شادی کا جوڑا لینے آئی تھی،،

یہ دیکھو یہ والا کیسا ہے صدف، زرتاشہ گولڈ پنک رنگ کا ایک کپڑا اٹھاتے صدف کو مخاطب کرتے بولی

بہت ڈل رنگ نہیں ہے؟ منہ بنا کر کہا

ارے نہیں یہ اچھا لگے گا اینا پے کیوں اینا؟؟ خود سے پسند کرتے اینا کی مرضی کا ٹھپا لگوانے کے لیے اُسے مخاطب کیا

جی،، آہستہ آواز میں کہتے سر ہلاتا

اچھا تو یہ والا ڈریس دیکھو ایک مرون شوکنگ پنک شیڈ کا کامدار جوڑا دیکھاتے صدف بولی

،، اینا اس پر بھی صرف مسکرا کر سر ہلا گئی ایسے ہی شادی کی ساری تیاری مکمل ہو گئی کچھ صدف اور کچھ زرتاشہ کی پسند کر آیا سامان اینا کے نام پر محفوظ کر دیا گیا،، زیادسے کہہ کر اُس نے پڑھائی جاری رکھنے کی اجازت لے لی تھی اپنی پڑھائی کے لئے مطمئن تھی زیاد تو

شادی میں شرکت کے لیے نہ آسکا اور اینا یہ جانے بغیر کے ایک آزمائش سے نکلنے کے بعد وہ دوسری میں پھنس چکی ہے بہتری کی امید لیے پیا گھر سدھار گئی۔

شادی کو تقریباً پندرہ دن ہونے والا تھا اس عرصے میں معاملات درست رہے تھے صدف بھی اپنے گھر ہی رہ رہی تھی اُس صبح ہی وہ کچھ دِن ٹھہرنے ان کے گھر آئی تھی جب دونوں لاؤنج میں بیٹھی باتیں کر رہی تھیں، باتوں ہی باتوں میں اُس نے اینا کو آج کچھ اسپیشل اپنے ہاتھ سے بنانے کو کہا وہ معصوم بھی اُسکا بتایا مینو تیار کرنے کے لیے کچن میں گھس گئی،، بریانی اور کھیر کو حیدر کی پسندیدہ ڈش بتا کر اپنے مشن میں کامیاب کمرے میں بیٹھی صدف فون پر کسی کو ہنس ہنس کر ساری بات سنا رہی تھی،،

بہت اچھا کیا ہے تُم نے بڑا خود کو عقل مند سمجھتی ہے ناں حیدر اب نکالے اِسکی اکڑ ساری ،، فون کی دوسری جانب سے آواز آئی

ہاں ہاں فکر ہی نہ کرو آج تو اُسے حیدر سے کوئی نہیں بچا سکتا،، مکروہ ہنسی ہنستی کوئی عجیب مخلوق لگی

×××××××× NHN & OWC××××××××

تُم نے آج اتنی دیر کر دی آنے میں تمھاری بیگم نے اسپیشل کھانا تیار کیا ہے تمھارے لیے

بھوکے پیاسے انتظار میں بیٹھے ہیں تمھارے،، اُس کے آتے ہی صدف نے لگاوٗ سے کہا

واہ یہ تو بہت اچھی بات ہے کھانا لگوائیں آپ میں فریش ہو کر آتا ہوں،، صدف کو کہتا نگاہ

غلط بھی اپنا پر ڈالے بغیر کمرے میں غائب ہو گیا وہ ایسے ہی بیزار رہتا تھا

تھوڑی ہی دیر میں سب کھانے کی میز پر موجود تھے، اویس صدف اور اُنکا چھوٹا بھائی وقار

عنایہ مسکراتی ہوئی ڈش اٹھاتی اویس کے سامنے لائی ،،

یہ کیا ہے،، بریانی دیکھتے تیور بدلے

آپکی پسندیدہ بریانی،، مسکراتے جواب آیا

کس نے کہا ہے تمہیں پکانے کو مجھے بریانی بچپن سے نہیں پسند تُم نے بنایا بھی تو یہ ؟؟ چلایا

تھا عنایہ دو قدم پیچھے ہوئی ساتھ ہی بیٹھے اُسکے بہن بھائی مزے سے شو انجوئے کر رہے تھے

غصہ نہیں کرو حیدر اتنی محبت سے بنائے ہیں اُس نے اچھا میٹھا دو صاحب کو،، ملازمہ کی

اِشارہ کرتی صدف بولی جب ملازمہ کھیر سے بھرا پیالا حیدر کے سامنے لائی اُسکا پارا اور ہائی

ہوا میز کو ٹھوکر مارتا اُٹھ کر چلا گیا نٹس سے اُسے الرجی تھی جو خاص طور پر ڈالنے کی تلقین

خود صدف نے کی یہ بات اینا کو بعد میں ملازمہ سے معلوم ہوئی تھی

×××××××× NHN & OWC××××××××

آپ مجھ سے ناراض ہیں،، ٹیرس پر کھڑے حیدر کی جانب جاتی نرمی سے مخاطب ہوئی

جواب ندارد دوبارہ پُکارا پھر بھی وہ ساکت بنا کھڑا رہا

میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا مجھے تو پتہ بھی نہیں تھا آپ کو نہیں پسند بریانی ورنہ میں کبھی نہ بناتی،، صفائی پیش کی

اچھا اگر معلوم نہیں تھا تو کھیر اور بریانی اتفاق طور پر بنی وہی دونوں چیزیں ہیں جو مجھے نہیں پسند،، آواز آہستہ کرنے کی زحمت نہیں کی تھی

میرا یقین کریں میں نے جان بھوج کر نہیں کیا مجھے صدف آپا نے کہا تھا یہ بنانے کا،، روتے ہوئے کہا

تُم؟؟ میری آپا گھر کیا آگئی تُم الزام تراشی پر اُتر آئی ہو،، دوبارہ چلائے تھے

میں جھوٹ نہیں کہہ رہی،،

اس سے پہلے کے میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہو نکلو کمرے سے باہر،، اُسے بازو سے پکڑتے کمرے سے باہر دھکیل دیا دروازہ بند ہونے کی آواز کے بعد دوسری سنائی دینے والی آواز پر ساکت رہ گئی۔

میرا یقین کریں میں نے جان بھوج کر نہیں کیا مجھے صدف آپا نے کہا تھا یہ بنانے کا،،

روتے ہوئے کہا

تُم؟؟ میری آپا گھر کیا آ گئی تُم الزام تراشی پر اُتر آئی ہو،، دوبارہ چلائے تھے

میں جھوٹ نہیں کہہ رہی،،

اس سے پہلے کے میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہو نکلو کمرے سے باہر،، اُسے بازو سے پکڑتے کمرے سے باہر دھکیل دیا دروازہ بند ہونے کی آواز کے بعد دوسری سنائی دینے والی آواز پر ساکت رہ گئی، صدف ہاتھ باندھے کھڑی مُسکرا رہی تھی

چھ چھ آج کی بات یاد رہی تو آئندہ میرے لیے کچھ کہنے سے پہلے سوچو گی،، اُس کے قریب ہوتے کہا

آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آواز کھائی سے آتی محسوس ہوئی

میں نے کیا کیا ہے؟ انجان بنی

آپ نے جان بھوج کر مجھے وہ چیزیں پکانے کا کہا ہے ناں جو حیدر کو نہیں پسند، میں نے تو آپ کو کچھ نہیں کہا پھر آپ ایسا کیوں کر رہی ہیں؟؟ آنسو صاف کرتے کہا

میں تمہاری اس معصومیت پر کبھی یقین نہیں کروں گی یہ آنسو تُم حیدر کو منانے کے لیے سنبھال کرر کھو شاباش! کندھا تھپکتی بولی اینا بس اُنہیں دیکھتی ہی رہ گئی اُسے اُن میں زرتاشہ کی جھلک دکھائی دی وہیں دیوار سے لگی زمین پر بیٹھتی چلی گئی، نہ جانے زندگی اور کتنے امتحان لینے والی ہے

××××××× NHN & OWC××××××××

اگلی صبح عام دنوں جیسی ہی تھی صرف اینا کی آنکھیں آج بجھی ہوئی تھیں، ان آنکھوں میں جو کل تک خواب تھے اُمید تھی وہ اندر ہی کہیں کرچی کرچی ہو گیا،،

آج اُسکی یورنیورسٹی میں اہم کلاس ہونی تھی حیدر کا آفس کے لئے ڈریس تیار کرنے کے بعد ناشتہ بنانے نیچے آگئی، حیدر تیار ہو کر ڈائینگ حال آنے کے بجائے باہر کی جانب جا رہا تھا جب اینا نے آواز دی

ناشتہ تیار ہے کر کے چلے جائیں پلیز،، ملتجی لہجے میں کہا

بھوک نہیں ہے مجھے رات کے کھانے پر میرے کچھ مہمان ہونگے کھانا تیار کروا دینا،،

اُکھڑے لہجے میں کہتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل گیا

مجھے دے دو بہی جو ناشتہ بنایا ہے اپنے میاں کے لئے وہ تو چلا گیا،، صدف کی آواز پر چونکی مگر کہا کچھ نہیں خاموشی سے اُس کے سامنے ناشتہ لگانے لگی،

××××××××× NHN & OWC×××××××××

السلام و علیکم،، یونیورسٹی سے واپس آتے اونچی آواز میں سلام کیا سامنے زرتاشہ کو بیٹھا دیکھ کر لمحے بھر کے لیے دل خوش ہوا کے میکے سے کوئی اُسکا پتہ کرنے آیا تھا مگر اگلے ہی لمحے اُس کی خوش فہمی ختم ہو گئی،،

آ گئی مہارانی صاحبہ حیدر نے دعوت تیار کرنے کے لیے کہا تھا اور تُم نے یہ وقت کر دیا ہے گھر آنے میں،، صدف کی چبھتی آواز سنائی دی

آج بہت دِنوں بعد گئی تھی ناں تو کام جمع تھا اس لیے دیر ہو گئی،، بیگ رکھتے اہستہ آواز میں بولی اگلی آواز زرتاشہ کی سنائی دی

ہمارے گھر میں تو تُم نے یہ سارے کام پکڑے ہوئے تھے یہاں تو کچھ خیال کر لو ابھی بتا رہی تھی تُمہاری نند کیسے حیدر کو ناراض کیا ہے تم نے،،

وہ بس ایک غلط فہمی ہو گئی تھی میری ایسی کوئی intention نہیں تھی،، عذر پیش کیا

بی بی اپنی پڑھائی کا روب ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے سب جانتی ہوں میں تمھارے کارنامے میکے میں جو تھے اب پارسا بننے کی ضرورت نہیں ہے،، صدف بولی تو اس نے حیرانی سے اُنہیں دیکھا

کون سے کارنامے میں نے کیا کیا ہے چچی آپ بتائیں انہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے میری طرف سے بدگمان ہو رہی ہے،، مدد طلب نگاہوں سے زرتاشہ کو دیکھ کر کہا

میں کیا کہوں بھی تُم دونوں کو لوگوں کو اپنے پیچھے لگانا تو تمہیں خوب آتا ہے ناں اپنے ماں باپ کی اولاد جو ہو،، زرتاشہ کا کہا جملہ آخری ضرب ثابت ہوا بیگ اٹھاتی واک آؤٹ کر گئی پیچھے زرتاشہ اور صدف کے گونجتے قہقہے واضح سنائی دے رہے تھے

×××××××× NHN & OWC××××××××

حیدر کا رویہ اُس واقعہ کے بعد سے روکھا ہی تھا اینا نے بہت بار بات کرنے کی کوشش کی تھی مگر اس نے صحیح سے جواب نہیں دیا تھا،،

پتہ نہیں میرے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوتا ہے، پہلے چاچا چاچی اور اب صدف آپا اور حیدر بھی ویسا ہی behave کر رہے ہیں میں نے تو کبھی کسی کے لئے بُرا نہیں چاہا تھا پھر ایسا کیوں، اتنے امتحان میرے ہی کیوں سمجھ نہیں آتی کب ختم ہونگی یہ آزمائشیں روز

معاملات بگڑتے ہی رہتے ہیں کبھی حیدر کو کیا بُرا لگ جاتا ہے کبھی کسی اور چیز کو مسئلہ بنا دیتے ہیں میں بھی کتنی پاگل تھی ناں چچی سے بہتری کی اُمید لگائے بیٹھی تھی کہ وہ میرے لیے اچھا سوچ رہی ہونگی مگر اُنھوں نے تو یہاں بھی بدلا ہی لیا ہے مُجھ سے اپنی دوست کے بھائی سے شادی کروا کر کچھ نہیں معلوم آگے کی زندگی کیسے کٹے گی مگر شائد کل کا دن اچھا ہو آپی اپنے گھر واپس جو چلی گئی ہیں ڈائری بند کرتے آخری بات پر خود بھی مسکرائی نہیں جانتی تھی اگلا دن بھی اچھا نہیں گزرے گا

اگلی شام لینڈ لائن پر زیاد کی کال آئی تھی اُسکا نمبر نہیں مل رہا تھا اس لیے یہاں رابطہ کیا باتوں میں اُسے وقت کا احساس ہی نہیں ہوا تھا،،

میں بھی تمھیں بہت یاد کرتی ہوں زیاد،، حیدر اندر داخل ہو رہا تھا جب اینا کی آواز کانوں سے ٹکرائی

نہیں یہاں سب ٹھیک ہے تُم اپنا بتاؤ کوئی گوری میم تو نہیں پھنسالی جب سے گئے ہو آنے کا نام ہی نہیں لے رہے،،

ایسی ہماری قسمت کہاں،، زیاد نے ہنس کر بات ہوا میں اڑا دی

ارے بڑی جلدی ہو رہی ہے یہ لڈو کھانے کی وارن کر رہی ہوں سوچ سمجھ کر کھانا ورنہ بڑا پچھتاوگے،، ہنستے ہوئے کہا ساتھ ہی نظر دروازے میں کھڑے حیدر پر پڑی ہنسی خود بخود ہی سمٹی الوداعی کلمات کہتی فون بند کر دی

آپ کس وقت آئے حیدر،، مسکرا کر استقبال کیا

کمرے میں آؤ،، اُسکا ہاتھ جھٹکتا غصے سے اوپر چلا گیا پیچھے کھڑی اپنی غلطی سوچنے لگی جس پر وہ غصے میں ہے

کمرے میں وہ چکر پر چکر کاٹے جا رہا تھا مگر غصہ تھا کہ کسی صورت کم نہیں ہو رہا تھا

آپ نے بلایا تھا،، کمرے کا دروازہ کھلا ساتھ ہی اپنا کھڑی نظر آئی یہ فون پر بات کرنے والی لڑکی جیسی تو نہیں تھی اور زیادہ غصہ آیا

کس سے بات کر رہی تھی،، چلایا تھا وہ بھی دو قدم پیچھے ہوئی

زیاد تھا،،

اتنا دوستانہ انداز واہ بھی میں نے تو کبھی تمہیں ایسے نہیں دیکھا،،

کزن ہے میرا ہم ساتھ بڑے ہوئے ہیں دوستی ہونا تو قدرتی ہے ناں،، سمجھانا چاہا

مگر یہ تو مجھے دوستی سے زیادہ ہی کچھ لگا، طنز سے بھری آواز سنائی دی

آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں حیدر آپ مُجھ پر شک کر رہے ہیں؟؟آنسو خود بخود نکل آئے حرکتیں تو ایسی ہی ہیں اور اگر آنسو بہانے کا ارادہ رکھتی ھو تو برائے مہربانی میرے سامنے سے ھٹ جاؤ میرا دماغ پہلے ہی کھول رہا ہے،،اُسے روتا دیکھ کر کہا وہ بھی موقع پاتے ہی باہر بھاگ گئ

آپ؟آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟؟اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کے احساس پر مڑ کر دیکھتی ڈر کر دو قدم پیچھے ہوتے کہا

پانی لینے آیا تھا،،اُس کے پیچھے ہی شیلف پر رکھے پانی کے جگ کی طرف اشارہ کرتے اُسکی جانب بڑھا بدھک کر ہٹی مگر اس نے راستہ روک دیا

بھائی کہاں ہیں،،سوال اتنے بے تکلف انداز میں پوچھا گیا گویا پرانے دوست ہوں

باہر گئے ہیں،،نیچے دیکھتے بولی

ہمم گڈ،،ہاتھ بڑھاتے اُسکے پیچھے موجود کیبنیٹ کھولنا چاہا مگر ہاتھ اُسکے گال سے مس ہوا پیچھے ہوں میں نکال دیتی ہوں آپ کو جو چاہیے،اُسکو پیچھے دھکیلتی بولی،چولہے پر رکھی ہانڈی تیز آنچ کی وجہ سے جل رہی تھی کچن میں بدوقت جلنے کی بدبو اور اُسکے خوف سے

گھٹن کا احساس اُس پر حاوی تھا ماتھے پر پسینے کی بوندیں نمودار ہوئیں حفاظتی آلات کی تلاش میں نظریں گھمائیں، اگلے ہی لمحے فاصلے پر رکھے لال مرچ کے کھلے ڈھے پر گئی جو سالن میں ڈالنے کے بعد بند کرنا بھول گئی تھی،،

ارے آپ رہنے دیں سارا دن کام کرتے تھک جاتی ہو نگی ناں،،اُسکا ہاتھ پکڑنا چاہا مگر وہ کھسک کے دوسری جانب ہوئی

ایک تو بھائی بھی ناں اپنی اتنی پیاری بیوی کی۔۔ بات جاری ہی تھی جب ائنا نے لال مرچ کی ایک مٹھی اُسکی جانب پھینک دی تھی آنکھیں ملتا چلایا وہ موقع دیکھتی باہر بھاگی۔

×××××× NHN & OWC×××××××

زیادوالے واقعہ کو بھی ایک مہینہ ہونے والا تھا شروع میں توحیدر کا رویہ سخت رہا تھا، اب بات ہو جاتی تھی مگر گھر والوں کے سامنے اُس رویے کی وجہ سے اسکی کوئی عزت نہ تھی کوئی کسی بھی وقت کچھ بھی کہہ سکتا تھا،، دروازہ بند کر کے وہیں زمین پر بیٹھتی کتنی ہی دیر روتی رہی سردی کا موسم اور ایسے بیٹھے رہنے سے اُسے گلے میں درد محسوس ہونے لگا جانتی تھی کے حیدر آنے والا ہے مگر پھر بھی خود کو کمرے میں ہی بند رکھا تھا، اب تو روتے روتے بھی تھک گئی تھی قدرت کو اُس پر ترس آ ہی گیا جو نیند کی دیوی مہربان ہو گئی،،

آہستہ سے آنکھیں کھولتی منظر سمجھنا چاہا، کیسی طبیعت ہے اب تُمھاری،، صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھے حیدر پر نظر ٹکی ساتھ ہی آواز آئی لہجہ سخت نہ تھا تو نرم بھی نہیں تھا

ٹھیک ہوں،، اٹھنا چاہا مگر کمزوری کی وجہ سے اٹھنے نہ ہوا

تُم لیٹی رہو میں ملازمہ سے کہتا ہوں تمہیں کھانا کھلا دے پھر دوا لے کر سو جانا،، اُسے کہتا اٹھ کر باہر نکل گیا کچھ دیر میں ملازمہ کھانے کی ٹرے لیے کمرے میں داخل ہوئی

مجھے کیا ہوا تھا؟ کھانا اُسکی طرف کرتی ملازمہ سے پوچھا

آپ دروازہ نہیں کھول رہی تھیں تو صاحب دوسری چابی سے کھول کر اندر آئے تو آپ بخار میں تپتی بے ہوش پڑی تھیں ڈاکٹر نے انجکشن لگائے ہیں اس کی وجہ سے اب کم ہے کچھ بخار، اُسے ہاتھ لگا کر بخار چیک کرتے کہا ساتھ چمچہ اُسکے منہ کی جانب بڑھایا

آپ چھوڑ دیں میں کچھ دیر میں خود کھا لونگی،، اُسکے ہاتھ سے چمچہ لیتے کہا

نہیں آپ ابھی کھائیں پھر دوا لینی ہے آپ کی طبعیت زیادہ خراب نہ ہو جائے،، بچکاتے ہوئے چمچہ پھر اس کی جانب بڑھایا

×××××××× NHN & OWC××××××××

اگلی صبح کا آغاز سست ہوا تھا، دواؤں کے اثر کی وجہ سے وہ کافی دیر تک سوتی رہی تھی کھٹ پٹ کی آواز پر آنکھ کھلی سامنے حیدر الماریاں دراز کھولے کچھ ڈھونڈ رہا تھا،،

کیا ہوا حیدر کیا ڈھونڈ رہے ہیں،، بیڈ سے اترتے بولی

سوکس نہیں مل رہی،، مصروف سی آواز آئی تب تک وہ الماریوں کے قریب پہنچ چکی تھی ہٹیں میں نکال کر دیتی ہوں، سامنے کا دراز کھولا اندر مختلف رنگ اور قسم کی جرابوں کے جوڑے پڑے دکھائی دیے

اوہ یہ ہیں میں نے ساری الماری چھان ماری نظر ہی نہیں آئی تُم بتاؤ طبیعت کیسی ہے اب؟ سر پر ہاتھ مارتے خیریت معلوم کی

میں ٹھیک ہوں چلیں آپ تیار ہوں میں ناشتہ تیار کرتی ہوں،، اُسے پکڑاتی عجلت سے بولی

نہیں تُم آرام کرو میں نے ملازمہ کو کہہ دیا ہے،، روکتے بولا

میں بہتر محسوس کر رہی ہوں یہ کام کر سکتی ہوں،، آہستہ سے بولا

جب کہا ہے آرام کرو تو وہ کرو عجیب پاگل ہو تُم مجال ہے جو ایک بار کی آواز سنائی دے دے تمہیں،، سخت لہجے میں کہا ڈر کر پیچھے ہوئی اور بیڈ پر جا کر لیٹ گئی،، کتنی ہی دیر چھت

کو دیکھتی رب سے شکوے شکایات ہوتی رہی اُس کے علاوہ کسی سے بات بھی تو نہیں کر سکتی تھی.

×××××××× NHN & OWC××××××××

آپ جائیں میں دیکھ لو نگی کھانے کو،، طبیعت خرابی کی وجہ سے وہ دو دن سے یونیورسٹی نہیں جا رہی تھی آج بخار کم تھا اس لیے کافی بہتر محسوس کر رہی تھی کچن میں کھانا بناتی ملازمہ کو ہٹنے کا کہتی خود چکن کے پیس بنانے لگی، ابھی تھوڑا ہی وقت گزرا تھا جب اُسے کمزوری کا احساس ہوا گلاس میں پانی بھرتے منہ سے لگا دیا پھر بھی بہتر محسوس نہ ہوا تو بیٹھنے کے لئے کُرسی گھسیٹی اس سے پہلے کے وہ بیٹھتی ایک زوردار جھٹکا محسوس ہوا ملازمہ نے سہارا دیا ورنہ زمین پر ہوتی،،

آپ ٹھیک ہیں ؟اُس پر پانی ڈالتی ملازمہ بولی

ہمم،، ادھ کھلی آنکھوں سے اُسے دیکھتے بس اتنا کہا

اُٹھیں آپ کو کمرے میں لے کر جائیں آپ کی طبیعت مجھے ٹھیک نہیں لگ رہی، تُم صاحب کو فون کر کے بلاؤ، اُسے سہارا دے کر اٹھاتی وہ ادھیڑ عمر ملازمہ ساتھ دوسری

ملازمہ سے مخاطب ہوئی کچھ ہی دیر میں حیدر اپنی فیملی ڈاکٹر کے ساتھ اُس کے پاس موجود تھا،

کیا ہوا ہے سب ٹھیک تو ہے ناں؟؟ ڈاکٹر چیک اپ کر کے ہٹی ہی تھی جب حیدر کی آواز سنائی دی

کمزوری کی وجہ سے اس حالت میں ایسے ہو جاتا میں میڈیسن لکھ دیتی ھوں وہ انہیں ٹائم پر دو اور ساتھ خوراک کا خیال رکھو ٹھیک ہو جائیں گی،، پیشہ ورانہ انداز میں ڈاکٹر نے جواب دیا

کیسی حالت،، حیرانی سے پوچھا

Don't you know She is expecting ?

ڈاکٹر کے کہے جملے پر حیران ہوتا انہیں دیکھ رہا تھا

What you say ?

میں باپ بننے والا ہوں؟

،،I can't believe

سر پر ہاتھ پھیرتے حیرانی سے بولے جا رہا تھا ڈاکٹر نے مُسکرا کر سر ہلایا کچھ ہی دیر میں خبر صدف کو پہنچا دی گئی،،

×××××××× NHN & OWC××××××××

میں بہت خوش ہوں ہمارے گھر اتنی بڑی خوشی آ رہی ہے،، صدف اُسے پاس بیٹھائے محبت سے کہہ رہی تھی وہ اُسکے مقصد سے انجان مسکرا رہی تھی

یہ فروٹ کھاؤ تُم بہت کمزور لگ رہی ہو،، سامنے سجی پلیٹ میں رکھے سیب اٹھا کر اُسے دیتے کہا

میرا دل نہیں چاہ رہا،، منع کرنا چاہا

نہیں کھاؤ پھر بھی تھوڑا تھوڑا کر کے کھا لو شاباش،، اُس کے ہاتھ میں دیتے بول رہی تھیں

میں تو یہاں ہی ہو نگی اب تمھارا خیال رکھنے کے لیے یہاں اکیلی تو تُم سارا دن گھر کے کاموں میں ہلکان ہی ہوتی رہو گی،، بہت لگاؤ سے بولی

آپ ضرور رہیں آپ کا اپنا گھر ہے،، جواباً آئینا نے بھی مسکرا کر کہا کوئی اور وقت ہوتا تو وہ اس کی بات کا مطلب اپنی مرضی سے نکال کر بات بڑھاتی مگر اب تو چیزیں بدل گئی تھیں

×××××××× NHN & OWC××××××××

تمھیں اپنا وعدہ یاد ہے ناں حیدر،، لان میں کچھ دیر بیٹھنے کی غرض سے جاتی اینا کو صدف کی آواز سنائی دی نظر انداز کرتے جانے ہی والی تھی جب اگلا جملہ سنائی دیا

یہ نہ ہو بچہ پیدا ہوتے ہی مکر جاؤ،، بات مکمل کی

نہیں آپی ایسا نہیں ہو گا یہ بچہ آپکا ہی ہے،، حیدر نے پیار بھرے لہجے میں جواب دیا

ہاں مجھے تو یقین ہی نہیں آرہا شادی کے پندرہ سالوں بعد اب میری اولاد ہو گی،، صوفے سے ٹیک لگاتے بولی

یقین کرلیں کیوں کے اب یہی ہونے والا ہے،، فون پر اُنگلیاں چلاتے بولا دونوں لائنج میں بیٹھے تھے

خوش رہو میرے بھائی،، مسکرا کر بولی

آپ اور وقار بس خوش رہیں میں مطمئن رہتا ہوں،، محبت پاش نظروں سے اسکو دیکھتے بولا

عنایہ کوئی مسئلہ تو نہیں کرے گی ناں ؟اُنکی آواز سنائی دی

اُسکی اتنی مجال ہے ؟بس یہاں اُسکی بس ہو گئی تھی منہ پر ہاتھ رکھتی کمرے کی طرف بھاگ گئی

جیتے رہو، بس اب سوچ رہی ہوں وقار کی بھی شادی کروادی جائے ،،

نیک خیال ہے آپکی نظر میں ہے کوئی اچھا رشتہ ؟؟

ہاں ایک دو جگہ دیکھ رکھی ہیں بس کوئی اللہ میاں کی گائے مل جائے اینا کی طرح کی تو بیاہ دوں،، ہنس کر کہا

ہاں دیکھیں دیکھیں،، مسکراتے تائید کی

کمرے میں آتے ہی بے بسی، غصے اور تکلیف کے سبب روئے جارہی تھی اس نے تو سوچا تھا اب اولاد آرہی ہے کوئی رشتہ تو اُسکا اپنا ہو گا جس کے لیے وہ جیے گی مگر یہ خواب بھی چھین لیا گیا، دروازہ کھلنے کی آواز آئی ساتھ ہی حیدر اندر داخل ہوتا دکھائی دیا

تُم ابھی تک سوئی نہیں، ایسے کیوں بیٹھی ہو،، عنایہ کی جانب آتے بول رہا تھا

میں اپنا بچہ کسی کو نہیں دوں گی چاہے جو بھی ہو جائے،، حیدر کی بات نظر انداز کرتی ٹوٹے ہوئے لہجے میں بولی

کیا کہہ رہی ہو کون لے رہا ہے تُم سے بچہ؟ کوئی ڈراونا خواب دیکھا ہے کیا؟ انجان بنا

میں نے آپ کی اور آپا کی بات سنی ہے اور جانتی ھوں کہ کیاارادہ رکھتے ہیں آپ، آواز اونچی تھی

یہ کس لہجے میں بات کر رہی ہو تم؟ ہوش میں تو ہو؟ میں جو تُمہاری صحت کالحاظ کر کے کچھ کہہ نہیں رہا سر پر چڑھ رہی ہو،، غصے سے بولا

میں؟ میں سر پر چڑھ رہی ہوں؟ آج تک کب لحاظ کیا ہے آپ نے ذرہ بتائیں مجھے بھی،، تنک کر بولی

آپ جو بھی کہیں میں اپنی اولاد کسی کو نہیں دونگی سمجھے آپ؟

کسی؟ بہن ہے وہ میری، ماں کی طرح ہے کیا ہے اگر ہمارے بچے کو پالیں گی وہ تُم سے اچھی تربیت کریں گی اب میرادماغ نہیں کھاؤ جا کر سو،، ضبط کرتے بول رہا تھا

یہ بات تو طہ ہے کے میں اپنی اولاد نہیں دونگی اپنی آپا کو دینا ہے ناں اپنا بچہ تو جائیں کل ہی دوسری شادی کریں اُس سے جو اولاد ہو گی وہ ساری دے دینا اپنی آپا کو میری بلا سے مگر مجھ سے ایسی توقع نہیں کرنا ورنہ جان سے مارلونگی خود کو،، زخمی شیرنی کی طرح چلائی

اپنے منہ کو لگام دو عنایہ، دیکھ رہا ہوں کچھ زیادہ اترانے لگی ہو اب تُم مگر یاد رکھنا اولاد لے کر اگر میں نے تمہیں گھر سے نکال بھی دیا تو کوئی مجھے پوچھنے والا نہیں ہو گا اور اپنے چاچا

چاچی کو تو جانتی ہو، باقی کی زندگی اگر روڈ پر خوار ہو کر نہیں گزارنی تو چپ کر کے یہاں رہو ورنہ یقین کرو تمھارے بے گھر ہونے پر مجھے بلکل بھی افسوس نہیں ہو گا ،،سفاکی سے کہتا اُسے ساکت چھوڑ کر واشروم میں بند ہو گیا اینا بے یقینی سے بند دروازے کو دیکھتی سوچ رہی تھی کہ ایسے ہوتے ہیں سائبان پھر اپنی ہی بات پر بے ساختہ ہنسی ،،

×××××××× NHN & OWC××××××××

خواب ٹوٹ جانے کا درد نامکمل خوابوں سے زیادہ سخت ہوتا ہے، جو چیز دسترست میں نہ ہو اس کے لیے صبر آسکتا ہے مگر وہ جو آپکی ہو مگر آپکے ہاتھ میں نہ ہو وہ اندر سے توڑتی ہے یہی حال اُس معصوم گڑیا کا تھا، جب سے خود حیدر کے منہ سے وہ سب اپنی اولاد کے لئے سنا تھا اُس چیز کا دُکھ تو اپنے پچھلے ہر غم سے زیادہ لگا تھا،،

ٹھیک سے کھاؤ اینا،،اُسے چمچ سے کھیلتے دیکھ کر صدف نے مصنوعی فکر مند لہجے میں کہا، آفس جانے سے پہلے حیدر اُسے سب بتا چکا تھا مگر ابھی تک اینا کو ظاہر نہ کیا یہاں اُسکا اپنا مطلب پھنسا تھا مصلحتاً چپ تھی،،اینا اُسکی بات پر چمچہ پلیٹ میں رکھتی اٹھ کھڑی ہوئی، کیا ہوا اینا طبیعت ٹھیک ہے ناں؟؟ وہ بھی اپنا کھانا چھوڑتی اُٹھ کھڑی ہوئی

آرام کرنا چاہتی ہوں،، کہتی وہاں رکی نہیں سیڑھیاں پھلانگتے اوپر چلی گئی صدف نے مشورہ مانگنے کے لیے زرتاشہ کو فون ملائی وہی اسے راہ پر لانے کا طریقہ بتا سکتی تھی،،

اُسکی صحت دِن بدن خراب ہونے لگی تھی، کھانا پینا سونا جاگنا پڑھائی سب کہیں پیچھے رہ گیا تھا زندگی ایک مشین کی طرح چل رہی تھی یونیورسٹی گھر اور پھر اگلے دن وہی سائیکل شروع اس میں اُسکی صحت بہت متاثر ہوئی تھی، صدف نے اُسکی طبیعت کے پیشِ نظر ڈاکٹر سے اپائنٹمنٹ لے لی تھی اور حیدر کے سختی سے کہنے پر ابھی وہ صدف کے ہمراہ کلینک میں بیٹھی تھی،،

میں نے کہا بھی تھا لاسٹ وزٹ پر کے کمزوری کی وجہ سے کمپلیکیشن آ سکتے ہیں ابھی بھی کوئی خاص بہتری نظر تو نہیں آ رہی مجھے،، کھانے کا خیال رکھیں عنایہ کی ورنہ بچے کی گروتھ اور خاص کر ڈیلیوری میں خاصی پیچیدگیاں آ سکتی ہیں، ابھی تو شروع ہے اور پہلی بار میں سمجھ نہیں بھی آتی مگر اپنی خوراک اور دواؤں میں کوئی کمی نہیں کرنی،، ڈاکٹر دھیمے لہجے میں بتا رہی تھی

میں تو بہت کہتی ہوں اسے میرا کہا نہیں ماننا تو ڈاکٹر کی بات سُن لو تمہارا ہی فائدہ ہے،،

صدف نے کہا وہ ہنوز چپ رہی اور یہ خاموشی وہاں سے گھر آنے تک بھی برقرار رہی کہتی بھی تو کیا۔

×××××××× NHN & OWC××××××××

مجھے تو یہ رشتہ مناسب لگ رہا ہے تُم کیا کہتے ہو؟ صدف تفصیل بتاتے کہہ رہی تھی

مجھے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے آپ وقار سے پوچھیں جس نے شادی کرنی ہے،، ہنس کے ساتھ ہی بیٹھے وقار سے بولا

مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں ہے بس کروا دیں اب کسی طرح شادی،، اُسکی بات ختم ہوتے ہی قہقہہ بلند ہوا، دور کے رشتے دار کی لڑکی صدف کو وقار کے لیے پسند آئی تھی جو پانچ بہنوں میں سب سے چھوٹی تھی اور بھائی کوئی نہیں تھا اُنہیں یتیم اور ایسی unwanted بیٹیاں ہی تو پسند آتی تھیں جو بس اُن سے دبی رہیں،،

اچھا پھر میں اس ویکینڈ پر اُنہیں گھر دعوت دے دیتی ہوں آ کر دیکھ لیں پھر جلدی ہی شادی کریں گے لمبے جھمیلے نہیں پالنے میں نے،، آگے کا پلان سنایا

ہاں ٹھیک ہے جیسے آپ کو بہتر لگے،،دونوں بھائیوں نے کسی بادشاہ کی رعایا کی طرح تائید کی تھی

تُم اپنی بیوی کو سمجھا دینا یہ جو آج کل منہ بنا کر گھومتی رہتی ہے ناں مہمانوں کے سامنے

عزت سے رہے،،حیدر کو مخاطب کیا

آپ فکر نہ کریں سمجھا لونگا اُسے میں آپ اُن لوگوں کو فون کر کے مطلع کریں،،اُن کے

بھائی نے ایک بار پھر وفاداری کا ثبوت دیا صدف نے چائے کا خالی کپ میز پر رکھتے فون

نکالا تا کے لڑکی والوں کو ہاں کر دے،

××××××××× NHN & OWC××××××××

اپنا دروازے پر کھڑی گھر کی بڑی بہو کی حیثیت سے مہمانوں کا ہنس کر استقبال کر رہی تھی

،،اُنہی کے ساتھ چلتی مہمان خانے تک آئی سارے وقت میں صدف اُس سے بہت پیار

اور عزت سے پیش آ رہی تھی دنیاداری بھی نبھانی تھی،،

اپنا تُم بیٹھو ملازمہ سرو کر دے گی ایک تو اپنا کو ہر کام خود کرنے کی عادت ہے جتنا منع کرو

کے ملازمین ہیں اُن سے کام کرواؤ مگر نہیں کہتی ہے میرا گھر ہے جیسے دل سے میں اسے

سنبھال سکتی ہوں ملازمہ تو نہیں کرے گی ویسے،، باتوں کے درمیان ہی چائے کا دور چلا اینا کو سرو کرنے کے لیے اُٹھتا دیکھ کر صدف نے لگاؤ سے کہا

ماشاءاللہ،، یہ تو بہت اچھی بات ہے میری بیٹی کو بھی گھر سنوارنے کا بہت شوق ہے دونوں مل کر کر لیا کریں گی،، لڑکی کی ماں نے مسکرا کر کہا

ہاں اُسے ہاتھ لگنے دیں صدف آپا کے پھر شوق باقی نہیں رہیں گے کوئی،، اینا نے دل میں کہا

بلکل ٹھیک کہا انہی لوگوں کا ہی تو گھر ہے میرے تو اپنے گھر میں اتنے جھمیلے ہیں کیا بتاؤں ساس بیمار ہیں ناں میری تو فرصت ہی نہیں ملتی وقار بہت بلاتا ہے کے آیا کریں مگر کہاں نکلنے ہوتا ہے گھر سے،،

اللہ اللہ اتنا جھوٹ انہیں تو میں نے اپنی شادی کے بعد زیادہ ادھر ہی دیکھا ہے،، یہ بات بھی اینا نے دل میں کہی تھی

ہاں جی بیٹیوں کو بس اللہ اپنے گھر میں ہی ہنستا بستا رکھے،،

آمین،، مسکرا کر بولی سبھی لوگ اس نئے رشتے کے بننے پر خوش دکھائی دے رہے تھے مگر اُنکے ذہنوں میں کیا چل رہا ہے یہ تو دیکھنے والے کو نہیں معلوم ہو سکتا تھا یٹیاں بوجھ تو کسی

پر نہیں ہوتی مگر صدف جیسے لوگوں کے گھر بھی تو خود ہی بیاہ دیتے ہیں اُنکی باتیں میں آکر

"

×××××××× NHN & OWC××××××××

حیدر کے سونے کا یقین کرتی بستر سے آرام سے اٹھی اور اسٹڈی میں داخل ہو گئی دن بھر میں یہ اُسکا پسندیدہ مشغلہ تھا کہ دل کے حالات ڈائری میں اتارتی تھی،،

مجھے اُس لڑکی سے ابھی ہی ہمدردی محسوس ہو رہی ہے جو اس دلدل میں پھنسنے والی ہے

کاش کے میں اسے بچا سکتی مگر میں تو اپنی مدد نہیں کر سکی اُسکی کیا خاک کروں گی، مجھے تو سمجھ نہیں آرہا کے صدف آپی سے اپنے بچے کو کیسے بچاؤں بچہ پیدا ہونے کے بعد چھن گیا تب بھی میرا ہی نقصان ہے اور ابھی کمزور رہا تب بھی،،ماں تو میں ہوں میرا دل تو ابھی ہی اُسکے ہونے کے احساس سے خوش ہوتا ہے اور دکھ بھی تو مجھے ہی ہو گا ناں،،

ٹھیک ہی تو کہتے ہیں حیدر میں اگر اس بچے کے لیے لڑ کر جاؤں تو کہاں جاؤں اب تو فائنلز سر پر ہیں اُنہیں بھی پڑھنا ہے اچھے سے میں نے اپنے بابا کا خواب ضرور پورا کرنا ہے business woman دیکھنا چاہتے تھے وہ مجھے کیا میں اس گھر سے کبھی بچ کر نکل سکوں گی کیا میں اپنے ماں باپ کے قاتل کو سزا دلوا سکوں گی؟

دونوں ہی سوالوں کے جواب میں سوچیں مفلوج ہو جاتی ہیں مگر ایک بات تو طہ ہے میں ہار نہیں مانوں گی کسی صورت نہیں میں اپنے ماں باپ کی بہادر بیٹی ہوں وقت اور حالات ہمیشہ تو ایسے نہیں رہیں گے ،، مجھے یقین ہے کے میری اولاد میرا ساتھ دے گی وہ میری ہو گی صرف میری۔

اسکو زرتاشہ کی طرف جانے دو زیاد ماحول بدلے گا تو صحت ٹھیک ہو گی ،، چائے کا کپ اٹھاتے صدف نے کہا یہ بات زرتاشہ سے طہ پائی تھی، وہ صدف کے لیے اپنا کو کچھ دن رکھنے کے لیے تیار تھیں،، اور اب تو زیاد کے پاکستان آنے پر اپنا گھر جانا چاہتی تھی اُنہیں محنت نہ کرنی پڑی دونوں لان میں بیٹھے تھے تبھی حیدر سے اجازت لے کر دے رہی تھیں

"

آپا آپ جانتی تو ہیں مجھے نہیں پسند زیاد سے اُسکا رابطہ رکھنا،، اُنہیں دیکھتا سکون سے بولا

ہاں تو میں کون سا ہمیشہ کے لئے اُس کے پاس بھیجنے کو کہہ رہی ہوں جب تک اُسکی طبیعت سنبھلے گی واپس لے آنا اُسے کچھ دنوں کی ہی بات ہے،، سمجھانے لگی

آپ کو یقین ہے کے ایسا ہی ہو گا؟

ہاں میرے بھائی یقین رکھو میری بات کا اُدھر زرتاشہ ہے کچھ بھی الٹا سیدھا ہوا بتادے گی ہمیں،،

چلیں پھر جیسے آپ کو مناسب لگے کرلیں،، کُرسی سے اٹھا

اور وقار کے رشتے کا کیا ہوا؟ کوئی جواب دیا اُنھوں نے؟ لان میں لگے پودوں کا معائنہ کرتے کہا

ہاں اگلے دن ہی فون کیا تھا لڑکی کی ماں نے میں نے کہا تھا ناں کے اچھے گھر سے رشتہ آنے پر دیر نہیں کرتے بیٹیوں کی شادی میں،، مسکرا کے کہا

چلیں اچھا ہے یہ تو جلدی کریں شادی اُسکی بھی کچھ تو گھر میں رکے گا وہ، ابھی تو اُسکی سرگرمیاں کوئی خاص اچھی نہیں ہیں،، فون کو دیکھتے بولا

ابھی چھوٹا ہے سمجھ جائے گا آہستہ آہستہ،، چائے کا خالی کپ رکھتی کُرسی سے اُٹھتے کہا

جی بہت چھوٹا،، پیچھے سے ہنکار لگائی

×××××××× NHN & OWC××××××××

زیاد جس صبح گھر پہنچا تھا اُسی شام اینا بھی آگئ تھی اُسے اینا کچھ مرجائی سی لگی پوچھنے پر بھی اس نے کچھ نہ بتایا تھا،،

اپنا خوش ہے ناں مما؟ ناشتے کی ٹیبل پر آمنے سامنے بیٹھے ادھر ادھر کی باتیں کر رہے تھے

جب زیاد نے ماں سے پوچھا اپنا اپنے کمرے میں تھی اور والد صاحب آفس یہ دونوں ہی

موجود تھے اُس وقت ڈائننگ ہال میں

ہاں مگر تُم کیوں پوچھ رہے ہو؟ خود کو کمپوز کرتی بولیں

نہیں ایسے ہی اُس کے چہرے سے لگ نہیں رہا تھا تب پوچھا،، بریڈ کا سلائس منہ میں رکھتے

بولا

آج کل تو وہ بیمار ہے اس لیے چپ چپ سی رہتی ہے ویسے تو اپنے گھر میں بہت خوش ہے

تُم وہم نہ کرو،، عام سے لہجے میں کہا

مما اِس شادی میں اُسکی رضامندی شامل تھی ناں؟ نجانے کس خدشے کے پیش نظر پوچھا

ظاہری سی بات ہے زیاد کیا بچوں جیسی باتیں کر رہے ہو ہم بھلا اُسکی مرضی کے خلاف

شادی کروا سکتے ہیں اُسکی،، اپنی بات پر زور دیتے بولی

اچھا یہ جوس پیو کتنے کمزور ہو کر آگئے ہو،، بات بدلی

ہمم لیتا ہوں،، کھوئے سے لہجے میں کہا

اس اینا کو تو میں آج ہی واپس بھیجتی ہوں اُس کے گھر اللہ کر کے زیاد کے ذہن سے نکالی تھی صدف کے چکر میں کہیں میرے گلے ہی نہ پڑ جائے وہ دوبارہ،،اپنی پلیٹ پر جھکی سوچ رہی تھیں

×××××××× NHN & OWC××××××××

صدف سے کہہ کر اینا کو واپس بجھوادیا گیا اور وہ بھی ریموٹ کنڑول گڑیا کی طرح چل دی حیدر جو اُسکا اب واپس نارمل حالت میں ہونا ایکسپیکٹ کر رہا تھا دوبارہ ویسے ہی خاموش وجود کو پا کر غصے سے کمرے میں داخل ہوا،،

تُم کھانے کی ٹیبل پر کیوں نہیں آئی،،اندر داخل ہوتے ہی کہا آواز اونچی تھی

میرا دل نہیں کر رہا کھانے کا،،بیڈ کی چادر درست کرتی اینا مصروف انداز میں بولی

کیوں کیا دل چاہ رہا ہے تمھارا،اُس زیاد کی طرف جانا،،اُس کے قریب آتے بازو سے پکڑتے کہہ رہا تھا

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟خود کو چھڑواتی بولی

ہاں کھوناں کے کزن ہے تمہارا بچّپن کا دوست ہے ایسا کچھ نہیں ہیں،یہ معصومیت کا ڈراما اُس کے سامنے کرنا جو تمہیں جانتا نہیں ہو گا،،تھوڑی سے پکڑ کر چہرہ اوپر کرتے کہا

ہاں ایسا ہی ہے آپ کو یقین نہیں کرنا تو میں بھی اب صفائیاں نہیں پیش کروں گی اتنے انسیکیور کیوں ہیں آپ بیوی ہوں آپ کی میں ہر روز کوئی نیا الزام عائد کر دیتے ہیں مجھ پر،، بغیر ڈرے کہے گئی

اُس کی صحبت کا اثر تو دیکھیں مینڈکی کے منہ میں بھی زبان آگئی،، مذاق اڑانے والے انداز میں بولا

آپ کو اللہ سے ڈر نہیں لگتا،، تھکی تھکی سی آواز میں بولی

اب تم مجھے سکھاؤ گی تُم،، غصے سے پھنکارا ساتھ ہی اُسے پکڑنا چاہا مگر اس سے پہلے ہی ٹھوکر لگنے سے وہ زمین پر تھی اگر پیٹ پکڑ کر رو نہ رہی ہوتی تو حیدر کو ڈرامہ لگتا مگر اب کے پریشانی سے صدف کو آواز لگائی ،،

×××××××× NHN & OWC××××××××

سوری ہم بچے کو نہیں بچا سکے،، ڈاکٹر کی کہی بات پر جیسے دونوں پر سکتہ طاری ہو گیا تھا اب کتنی ہی دیر سے ویٹنگ روم میں بیٹھے دیواروں کو گھور رہے تھے

کہا تھا ناں کے تحمل کا مظاہرہ کر لو تھوڑا وقت مگر نہیں تمھیں تو اپنی مردانگی دکھانی تھی ناں اب دیکھ لیا اسکا نقصان،، صدف نے بولنا شروع کیا

اتنے برس انتظار کیا تھا میں نے اولاد کا ایک اُمید نظر آئی وہ بھی چھین لی تُم نے تھوڑا وقت اُسے اپنی مرضی کرنے دے دیتے تو کیا چلا جاتا تمہارا کیسے بھائی ہو تُم حیدر،، پھٹ پڑی تھی

میں نے جان بھوج کر نہیں کیا تھا آپا خود گری تھی وہ،، صفائی پیش کی اُسے جو بہن تھی اِسکی

مگر اصل نقصان جس کا ہوا اُسے تو کوئی سوچ ہی نہیں رہا تھا

مجھے کچھ نہیں سننا اب حیدر، بہت بڑا نقصان کیا ہے تُم نے میرا،،

آپا اُمید ختم تو نہیں ہوئی ناں اللہ اور عطا کریں گے آپ کی گود ضرور ہری ہوگی،،

اندھیرے میں روشنی کی کرن سے متعارف کروایا

کب تک رُکنا پڑے گا ہسپتال،، صدف کی طرف دیکھتے پوچھا

صبح تک، میں زرتاشہ کو بتادوں،، بیگ ڈھونڈنے کے لئے نظریں گھوماتے بولی حیدر اُٹھ کر باہر نکل گیا

××××××××× NHN & OWC××××××××

کیا کر رہے ہو تم یہاں،، ہسپتال کے کاریڈور میں کھڑے زیاد کو دیکھتے الفاظ چباتے بولا

جی؟؟ حیرانی سے اُس کے منہ کو دیکھتے بولا

اینا کا کزن ہوں میں اُسکا حال پوچھنے آیا ہوں،،وہ سمجھا شائد حیدر نے اُسے پہنچانا نہیں ہے

جانتا ہوں میں تبھی کہہ رہا ہوں کہ اُس سے نہیں مل سکتے،،دوبارہ اُسی انداز میں بولا

مگر کیوں؟ کیا وہ ٹھیک ہے؟؟پریشانی سے کہا

وہ ٹھیک ہے یہ نہیں تُم کون ہوتے ہو پوچھنے والے؟ پھنکارا

آپ بات کیسے کر رہے ہیں مجھ سے؟ کیا آپ کو کوئی مسئلہ ہے،،دھیما لہجہ برقرار تھا

میں جیسے بھی بات کروں آئندہ کے بعد مجھے اینا کے قریب بھی نظر نہیں آنے چاہیے ہو تُم؟وارن کرنے والے انداز میں بولا

حیدر کیا کر رہے ہو لوگ دیکھ رہے ھیں،،دونوں کی بحث کو بڑھتا دیکھ کر صدف کو درمیان میں کودنا ہی پڑا

آپ زیاد ابھی جاؤ یہ غصے میں ہے تبھی اول فول بول رہا ہے اینا صبح گھر آجائے گی پھر مل لینا

،،آہستہ سے زیاد سے مخاطب ہوئی وہ بھی سر ہلاتا واپس چل دیا مگر ذہن میں بہت سے سوالات،بہت سے خدشات نے سر اٹھایا تھا

××××××××× NHN & OWC×××××××××

سردی کی اس ٹھٹھرتی شام میں باہر آندھی طوفان کے ساتھ ہوتی بارش سے بے خبر سکڑھا سہما بیڈ پر پڑا وہ نڈھال وجود کتنی ہی دیر سے بس ایک ہی نکتے کو تکتے آنسو بہائے جا رہا تھا کوئی حس و حرکت نہ تھی محض آنکھوں سے آنسوں رواں تھے جو پل بھر کے لئے رکتے پھر بہنے شروع ہو جاتے،، ہسپتال کی گہما گہمی بھی اس کو متوجہ نہ کر سکی وہ ساکت وجود صرف اپنے پاس آنے والی نرس یہ ڈاکٹر کے آنے پر نظروں کا زاویہ تبدیل کرتا تھا، وارڈ میں موجود اُس کے ساتھ کے مریضوں سے یکسر الگ حالت میں پڑا وجود راؤنڈ پر آئی ڈاکٹرز کی آنکھوں سے مخفی نہیں رہا تھا،،

ایشا تُم فارغ ہو،، ایک جونئیر ڈاکٹر سائڈ پر کھڑی فون پر کسی سے پوچھ رہی تھی

اچھا میری وارڈ میں آؤ یہاں ایک پیشنٹ ہے اکیس بائیس سال کی عمر کی مجھے لگتا ہے اُسے تُمھاری ضرورت ہے،، دوسری جانب سے کچھ بولا گیا تھا جس کے جواب میں اس نے اپنا مدعا بتایا تھوڑی ہی دیر میں دو ڈاکٹرز انکے بیڈ کی طرف آتی دکھائی دی آہستہ آواز میں کچھ بول رہی تھیں،،

مجھے اس کے ساتھ اٹینڈنٹ سے اچھی وائبز نہیں آ رہی،،ڈاکٹر ایشا نے اُن کے بیڈ کے قریب آ کر قدرے اونچی آواز میں انگریزی میں کہا وہ خاتون تو نہ مڑی مگر بیڈ پر پڑے وجود میں حرکت ہوئی اُنکا اندازہ درست تھا وہ انہیں سمجھ سکتی تھی،،

ہمیں آپ سے بات کرنی ہے کیا آپ چلیں گی ہمارے ساتھ ان کے سامنے نہیں کر سکتے ،،اُس کے چہرے کے قریب ہوتی انگریزی میں ہی مخاطب کیا

ہمم،یک لفظی جواب کہیں کھائی سے سنائی دیا گیا

ہمیں انکے کچھ ٹیسٹ کروانے لیبارٹری لے کر جانا ہے،،دوسری ڈاکٹر نے اٹینڈنٹ کو مخاطب کرتے کہا

اسکا شوہر آنے والا ہے تھوڑا رکیں،،لہجہ کھردرا تھا ایسے معلوم ہو رہا تھا وہ یہاں زبردستی رکی ہوئی ہیں اس بیمار وجود سے کوئی واسطہ نہیں ہے،،

دیکھیں ابھی رش نہیں ہے اسی لیے ہم آئیں ہیں یہ ٹیسٹ اُنکے بہت ضروری ہے انکے پہلے ہی حمل میں جب ایسے مسئلے آ گئے ہیں تو ہمیں تشویش ہے کے آگے کوئی بڑا مسئلہ نہ ہو جائے،،وارث کارڈ کھیلا گیا

اچھاٹھیک ہے،،فوراًمان گئی نرس کی مدد سے اُسے وہیل چیئر پر بٹھایا گیااور گھسیٹتے باہر لے گئی رخ ڈاکٹرز کے پرائیویٹ آفس کی طرف تھا،ڈاکٹرایشاسایکلوجی پریکٹس کررہی تھی اس مریض کی حالت دیکھ کرواضح تھا کہ وہ کسی شدید دباؤمیں ہے اُسے یہاں سے لے جانااورپرسکون ماحول میں بات کرناضروری تھا،،

کمرے میں داخل ہوتے ہی آس پاس حیرانی سے دیکھااور سوالیہ نظروں سے ڈاکٹرایشاکو دیکھا

ریلیکس پیاری لڑکی تمہارے لیے کچھ دیرپرسکون جگہ گزارنابہت ضروری تھااس لیے اِدھرلے آئی ہوں،،سہارادے کراُسے صوفے پر بٹھایا گیااور میز پر رکھے جگ سے گلاس میں پانی انڈھیل کے اُسے پلاتی ساتھ ہی بیٹھ گئی جونئیرڈاکٹراُنہیں چھوڑتی باہر نکل گئی،،

کیسا محسوس کررہی ہو ؟؟بات کاآغاز کیااُس نے محض سرہلاکر جواب دیا

کیانام ہے تمہارا؟؟نرمی سے بولی

عنایہ،،یک لفظی جواب آیا

یہ سب جو ہوا اس کا زمہ دار کون تھا؟ اینا کی بات کے ختم ہونے کے بعد پیدا ہونے والی

خاموشی کو ڈاکٹر ایشا کی آواز نے توڑا تھا،،

نصیب میں لکھا تھا،، آہستہ سے بولی

ہم اپنی کم ہمتی کو مکتوب کہہ کر کب تک ٹالیں گے عنایہ؟ تُم نے لڑا تھا اپنا مقدمہ؟

تمھارے والدین کا مرڈر ہوا تم ایک اکیلی وارث تھی اُنکی ناں اُنکی پھر کیا ہوا؟

مجبوری تھی،، وہی دھیمی آواز

اپنی مجبوری تھی یہ ہمت نہیں تھی؟

جب حریسمینٹ فیس کرنی پڑی تب کیا کیا؟

اپنی حفاظت کی،،

کیا اُس کے علاوہ کچھ نہیں کیا جا سکتا تھا؟

اچھا ٹھیک کمزور ہو گی پھر کیا ہوا آگے کی زندگی میں شوہر بات بات پر شک کرتا رہا اُس کو

مناتی رہی صفائیاں پیش کرتی رہی خود کو بے مول نہ کرتی،،

وہ اپنی بہن بھائی کی سنتا ہے میری کوئی ویلیو نہیں ہے اُسکی نظر میں،،

کیا تُم نے اپنی قدر خود جانی،،

والدین کی وفات کے بعد اولاد اُنکے چھوڑ کر جانے والی ہر چیز کے مالک بن جاتے ہیں اس اتنی ضروری بات کو کیسے نظر انداز کر گئی کیسے ایک ملازمہ کے جیسی زندگی گزاری؟اپنے لیے بول سکتی ہو یہ حق ہے تمہارا،

آگے کیا چاہتی ہو؟

تحفظ،،

کیا تمہارا شوہر تمہیں وہ دے سکتا ہے؟بے ساختہ ہی سر نفی میں ہلایا

خود اپنا تحفظ کیوں نہیں کرتی؟سوالیہ نظروں سے ڈاکٹر کو دیکھا

کیا چاہیے ہوتا ہے تحفظ پانے کے لیے؟

پیسہ؟

والدین نے چھوڑا ہے،،دماغ نے جواب دیا

سمجھ بوجھ؟

ہر معاملہ سلجھا سکتی ہوں اپنے مسئلوں کے علاوہ،،دماغ نے جواب دیا

ہمت؟؟

بہت کچھ سہا ہے کافی ہے،،دماغ نے جواب دیا

اپنے حقوق جاننا، اپنی قدر جاننا، اپنی وارتھ سمجھنا؟ کیا یہ سب اتنا مشکل ہے کہ تمہیں کسی کی ضرورت ہے اس کے لیے،، دماغ کے سب جواب یاد کرتی نفی میں سر ہلا،،

تمھارے ساتھ بُرا ہوا یہ بات تمہیں کسی دوسرے سے سننے کی ضرورت نہیں ہونی چاہیے تھی خود کو سمجھنا تھا ہمیں اسکی خواہش ہوتی ہے ضرورت نہیں، ایک انسان کو ہر ایک مشکل سے گذر جانے کے ساتھ یہ سوچنا بھی ضروری ہے کہ وہ اس سے کیا سیکھ رہا ہے اور اگلی بار ایسی صورت حال پر اُسے کیا کرنا ہے،،

جو انسان سانس لے رہا ہے وہ قیمتی ہے اس کی ایک اپنی پہچان ہے اور اپنی ایک طاقت ہے بس اُسے پہچاننے کی ضرورت ہے، خود کو بے مول کرنے کی اجازت کسی کو کیوں دو؟ صرف پہچاننا ہے خود کو، کیا تمہارے ساتھ جو ہوا وہ دوہرانا چاہتی ہو؟ نہیں بلکل نہیں بہت ہمت والی ہو تُم صرف واقف نہیں ہو.

کبھی کبھی ہمیں لگتا ہے کہ ہماری زندگی بہت مشکل ہے، کبھی ایک پریشانی تو کبھی کوئی مصیبت، سکون تو جیسے نصیب ہی نہیں۔ تب سوچیں کے قدرت ہمیں سیکھانا کیا چاہتی ہے جان لو کوئی بھی چیز بغیر مقصد کے نہیں ہوتی

××××××× NHN & OWC××××××××

وہ جو وہاں سے وہیل چیئر پر گئی تھی اب نرس کے سہارے سے چلتی واپس آ رہی تھی، بات کے دوران ہی ڈاکٹر ایشا اُسے جوئس پلاتی رہی تھیں جس سے اُسے طاقت ملی تھی،،

تمہیں اپنی جنگ خود لڑنی، ہر کسی کو اپنی جنگ خود ہی لڑنی ہوتی ہے کوئی بچانے نہیں آتا خود کو بچانا ہے تو تمھیں ہی ہمت کرنی ہو گی،، ڈاکٹر ایشا کی بات ذہن میں گھوم رہی تھی

کیا بنا ٹیسٹ کا،، صدف اُسے دیکھتی ہی بولی

ٹھیک تھا،، کھوئے سے لہجے میں کہا نرس اب اُسے بیڈ پر لٹا رہی تھی،،

کچھ کھانا ہے،، صدف بولی

نہیں ابھی نہیں ہم گھر کب تک جائیں گے،، کچھ تو بدلا تھا اس لہجے میں صدف کو اپنا وہم لگا مگر سر جھٹکتے نظر انداز کیا

صبح تک، ابھی تمہیں دیکھ بھال کی ضرورت ہے،،

ہاں واقعی مجھے یہاں رہنے کی ضرورت تھی،، دماغ کے پردے پر ڈاکٹر ایشا کا چہرہ نمودار ہوا

چلو تم آرام کرو میں گھر جا رہی ہوں کچھ چاہیے تو بتاؤ،، صدف کے خود ہی اُسے اکیلا چھوڑنے پر دل میں شکر ادا کیا

نہیں،، سر ہلا کر جواب دے کر آنکھیں موند لی

کسی بھی انسان کو جب وہ کچھ غلط کرتا ہے غصے میں آکر ٹوکنا نہیں ہے بلکہ سکون سے پہلے

سارے ثبوت اکٹھے کرنے ہیں ساری معلومات رکھنی ہے اُس کے بعد کوئی قدم اٹھانا ہے

،،کانوں میں وہی آوازیں گونج رہی تھیں جن سے دماغ کا زنگ ہٹا تھا،،

×××××××× NHN & OWC××××××××

اُنہیں گھر آئے دو دن ہو چکے تھے مگر اینا ہنوز خاموش تھی،اس کی آنکھوں میں اب وہ

خوف نہیں رہا تھا اب وہ چھتوں کو گھور نہیں رہی تھی نہ ہی آنسو بہا رہی بلکہ آگے کا لائے

عمل تیار کر رہی تھی،،

میں چاچی کے گھر جانا چاہتی ہوں کچھ دن کے لئے دل بوجھل ہے یہاں،،صدف اُسکا حال

معلوم کرنے آئی تھیں جب اُس نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا تھا،،

ہاں ٹھیک ہے میں حیدر کو کہتی ہوں چھوڑ آئے گا تمہیں،،صدف نے کوئی بحث کیے بغیر

ہی اجازت دے دی اُسے اندازہ تھا کہ ایسے ہی ہو گا اسی لیے خود حیدر سے بات کرنے کے

بجائے صدف کو کہا تھا،،وہی ہوا تھا حیدر خود اُسے زرتاشہ کی طرف چھوڑ کر آیا تھا اس گھر

میں داخل ہوتے ہوئے اینا کو کچھ مختلف احساس ہوا یہاں پچھلے پانچ سالوں سے رہ رہی

تھی،جب والدین کے بغیر پہلی بار یہاں لائی گئی تھی تب آنکھوں میں خوف تھا،اُس کے

بعد کبھی درد، کبھی آنسو، کبھی تکلیف مگر آج ایسا کچھ نہ تھا آج آنکھیں پر سکون تھیں، اتنے بڑے نقصان کے بعد کی اس کیفیت پر وہ کسی کے بھی شک کا سبب نہیں بنی تھی

کمرے میں بنداب اُسے آگے کے لیے تیار لائحہ عمل پر کام کرنا تھا، تبھی الماری میں سامنے ہی اُسے ڈائری پڑی دکھائی دی کچھ اوراق آگے پیچھے کرنے سے ہی مطلوبہ نمبر مل گیا تھا، اُس کی یونیورسٹی میں موجود میس کمیونیکیشن ڈیپارٹمنٹ کے سینئر موسٹ بیچ کی لڑکی کا نمبر، لائبریری میں اُسکی ملاقات اُس لڑکی سے ہوتی رہتی تھی جس میں نمبر ایک دُوسرے کو دیا گیا تھا،،

×××××××× NHN & OWC××××××××

پلان کے مطابق وہ زیاد کے ساتھ کچھ دیر کھلی فضاء میں گزارنے کا کہتی باہر نکل آئی تھی، زیاد کو بھی پوری بات نہیں معلوم تھی مگر پریس کلب لے جانے کا کہنے پر زیاد کی شاکی نظروں نے اُسے دیکھا تھا،،

کیا تمہیں مجھ پر یقین ہے؟ نظروں کے جواب میں گھبرانے کے بجائے پوچھا

ہاں،، یک لفظی جواب آیا

تو جو کہہ رہی ھوں وہی کرو میں تمہارے اعتبار کو ٹھیس نہیں پہنچاؤں گی،، ٹھوس لہجہ تھا اُس کے لیے پریس کانفرس کا انتظام کیا ہوا تھا کیمرے، رپورٹر دیکھ کر ایک لمحے کو دل ڈرا مگر زیاد نے آنکھوں ہی آنکھوں میں ہمت دلائی راستے میں وہ اُسے ساری بات بتا چکی تھی

''

میں عنایہ اویس، اویس رضا مرحوم کی بیٹی، سیاست کا بڑا نام ہمدان رضا کی بتیجی اور کاروباری دنیا میں جانے مانے حیدر علی کی بیوی ہوں،، رپورٹرز کے سامنے رکھی کُرسی پر بیٹھ کر مائک سیدھا کرتے بات کا آغاز کیا پریس کانفرس لائیو ٹی وی پر نشر کی جا رہی تھی تعارف اس لیے کروا رہی ھوں کہ ابھی میری آگے کہنے والی باتیں نہ سیاست کے متعلق ہیں نہ ہی معاشرے کے مسئلے مسائل کے متعلق بلکہ میری زاتی زندگِی کے متعلق ہیں،، دوپٹے کے حالے سے نظر آتی اُس کی آنکھیں کچھ بھی تھیں مگر خوف زدہ نہ تھیں،، آج سے تین ماہ پہلے میری شادی حیدر سے ہوئی جس کا آغاز کچھ خاص اچھا نہ رہا تھا، اس رشتے نے مجھے ہر طرح کی تکلیف پہنچائی ہے، چاہے جسمانی ہو یہ روحانی میں ہر مشرقی لڑکی کی طرح برداشت کر رہی تھی مگر درمیان میں میری اولاد آگئی،،

دس دن پہلے میرا مسکیرتج ہوا ہے،، کیسے ہوا ہے یہ جان کر شائد آپ حیران ہوں کہ اس کی وجہ بچے کا اپنا باپ یعنی حیدر ہے، اُنہیں کے دھکے سے میں گری اور اپنی اولاد کھوئی وہ ہماری اس اولاد کو اپنی بہن صدف کو دینا چاہتے تھے جس کے میں خلاف تھی اور نتیجے میں وہ بچہ ہی چھن گیا،،

میں یہ کیس کورٹ میں پیش کرتی تو حیدر اپنے اثرورسوخ سے سب اپنے حق میں کرنے پر رضامند کروالیتے جو میں نہیں چاہتی مجھے علیحدگی چاہیے اور یقین ہے کے عدالت مجھے میرے حق سے محروم نہیں کرے گی میری پولیس سے درخواست ہے کے مجھے سیکیورٹی فراہم کی جائے کیوں کے کبھی بھی کہیں بھی اب میری جان لی جاسکتی ہے، استدعا ہے کے حکومت پاکستان مجھے تحفظ فراہم کرے،،

بات ختم کرنے کے بعد کچھ سوالوں کے جوابات میں ساری باتیں بتانے کے بعد اب وہ آنکھیں موندے گاڑی کی سیٹ کی پشت سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی، پریس کانفرس کے ختم ہونے کے بعد سے ہی کبھی زیاد اور کبھی اُسکا فون بج رہا تھا جسے نظر انداز کیے دونوں خاموش بیٹھے تھے،،

کہاں سے آرہے ہو تُم دونوں،، آگے پیچھے لاؤنج میں داخل ہوتے زیاد اور عنایہ، غصے سے

بھری اس آواز پر چونکے، اینا کو اندازہ تو پہلے سے ہی تھا کہ ایسے ہوگا اس لیے کوئی خوف

کے آثار نہیں اُبھرے تھے اُسکے چہرے پر، اسی رفتار سے چلتی آگے بڑھی

نیوز تو آپ نے سن لی ہوگی،، زیاد نے عام لہجے میں کہا

تو کیا اس سب کے پیچھے تُم تھے؟ ہمدان صاحب چلائے

میرے بیٹے کو کیا کہہ رہے ہیں آپ اپنی بتیجی سے پوچھیں جو گل کھلا کر آئی ہے،، اس سے

پہلے کے زیاد کچھ کہتا سیڑھیاں اُترتی زرتاشہ کی آواز سنائی دی

بتاؤ لڑکی کیوں اپنے چاچا کی عزت کا جنازہ نکال کر آئی ہو،، اینا کو بازو سے جنجھوڑتے چلائی

تھیں وہاں موجود ہر نفس کے چہرے کے تاثرات بدل رہے تھے سوائے اینا کے وہ اتنی ہی

پر سکون دکھائی دے رہی تھی جتنی پریس کانفرس کے دوران اور واپسی کے راستے پر تھی

اب اگر جنگ کا فیصلہ کر ہی لیا ہے تو ہر طرح کے حالات کے لیے خود کو تیار کر لیا تھا،،

عزت پر حرف میرے اپنا حق مانگنے سے نہیں نکلا بلکہ اپنے ہی خاندان کی لڑکی کو جانتے

بوجھتے ہوئے اندھے کنویں میں دھکیلنے سے اٹھا تھا،، آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے جواب دیا

"

بہت زبان نہیں چل رہی تمھاری لڑکی،،زرتاشہ سے کہاں برداشت ہوتا تھا اس کے سامنے کوئی بولے

مجھے افسوس ہے کہ اس زبان نے چلنے میں بہت دیر لگا دی ہے مگر چلیں دیر آئے درست آئے،،سر جھٹک کر کہا

تمھیں کوئی مسئلہ تھا تو مجھے بتاتی یوں عزت نیلام کر کے کیا ملا،،ہمدان صاحب بولے

آپ کو بتاتی تو کیا ہوتا؟؟سوالیہ نظروں سے اُنہیں دیکھا

آج تک آپ نے مجھے اپنے گھر میں کوئی مقام،کوئی حیثیت دلائی ہے جواب میں اپنے شوہر کے ساتھ ہونے والے مسئلے آپ کو بتا کر اپنا اور آپ کا وقت ضائع کرتی،،

زبان کو لگام دو لڑکی ہمارا ہی کھا کر ہمیں ہی آنکھیں دکھا رہی ہو،،زرتاشہ کو سکون نہ تھا

نہیں آپ غلط کہہ رہی ہیں میں آپ کا نہیں کھا رہی بلکہ وہ کھا رہی ہوں جو میرا باپ میرے لیے چھوڑ کر مرا ہے کوئی بھی احسان نہیں ہے مجھ پر سو معذرت ہم بعد میں بات کریں گے،،اُن دونوں کو آنکھیں پھاڑ کر خود کو گھورتا پا کر وہاں سے واک آؤٹ کر گئی۔

×××××××× NHN & OWC××××××××

میڈیا کے اس دور کے جہاں نقصانات ہیں وہیں فائدے بھی ہیں جن کو ذہن میں رکھ کر اپنا نے اُس سے مدد طلب کی تھی، اگر وہ ایسے ہی طلاق کا مطالبہ کرتی تو اول زرتاشہ ایسا ہونے ہی نہ دیتی اور اگر ہو بھی جاتا تو اُسکی زندگی شادی سے پہلے والی زندگی سے بھی مشکل ہو جاتی اسی لیے اس نے قانون کو مدد کے لیے پُکارا جس کے لیے فوری طور پر اُسے میڈیا پر ہی آواز اٹھانی پڑی اور کوئی آپشن نہ تھا، جب سے آئی تھی خود کو کمرے میں ہی بند کر کے رکھا تھا یہ نہیں تھا کہ اس کی ہمت جواب دے گئی بلکہ اس نے اپنی انرجی کو ان لوگوں میں ضایع کرنے کے بجائے آگے کے لیے استعمال کرنے کا فیصلہ کیا تھا،،

کچھ کھانے کے لئے باہر نکلی تو شور سنائی دیا غور کرنے پر حیدر کی آواز سنائی دی جو کافی غصے میں معلوم ہو رہا تھا مگر باہر اینا کی سیکیورٹی کے لیے کھڑے وردی میں ملبوس نوجوان اُسے اندر داخل نہیں ہونے دے رہے تھے ہولے سے مُسکرا کر آگے چل دی کانوں کے پردوں پر ایک آواز سنائی دی،،

آپ ہی وہ ہیں جس نے آپکو بچانا ہے، جس نے آپکا خیال رکھنا ہے، مشکل میں آپکی مدد کرنی ہے آپ ہی وہ ایک انسان ہیں جس نے آپکو بہتری کی طرف لے کر جانا ہے کیوں

کے آپ کے ہی اندر وہ قابلیت اور خصوصیات اللہ نے ڈالی ہیں اُسے بس صحیح طریقوں سے استعمال کرنا ہے۔

کچن میں کھڑی کھانا گرم کر رہی تھی جب زرتاشہ آتی دکھائی دی خلافِ معمول خاموشی سے اُس کے قریب سے گزر گئی اینا بھی جانتی تھی یہ طوفان سے پہلے کی خاموشی ہے پھر بھی چہرہ کافی حد تک پر سکون رکھا تھا،،

ہم جب یقین رکھیں گے اپنی قابلیتوں پر خود پر تو کوئی بھی طاقت کامیاب ہونے سے نہیں روک سکتی۔ کوئی بھی آپکو نہیں روک سکتا کے آپ وہ سب حاصل کریں جس کی آپکو خواہش ہے۔ یاد رکھیں، آپکی مدد کے لئے ہر بار کوئی نہیں آئے گا، آپکو اپنے لیے خود کھڑا ہونا ہو گا۔ اپنی طاقت آپ نے خود کو بنانا ہے نکل آئیں دوسروں پر انحصار کرنے والی سوچ سے، آپکو اتنا مضبوط ہونا ہے کے آپکو اللہ کے علاوہ کبھی کسی سے سامنے نہ جھکنا پڑے، کسی دوسرے سے نے مانگنا پڑے۔

کھانا ختم کر کے دو کپ کافی کے بنا کر ٹیرس پر نظر آتے زیاد کی جانب چل دی یہ رشتہ ہمیشہ سے دل کے قریب رہا تھا،،

خود کو کسی بھی دوسرے انسان سے کم نہ سمجھیں جس اللہ نے دوسروں کو اتنی ہمت دی

ہے کے وہ اپنے ساتھ ساتھ دوسروں کا بوجھ بھی اٹھا سکیں وہی آپکو بھی ہمت دے گا اس

کے لیے آپکو بس اپنے آپ پر یقین رکھنا ہو گا۔

××××××××× NHN & OWC×××××××

کافی،،ایک کپ اُسے دینے کے لئے آواز دی وہ جو اُس کے آنے پر سیدھا ہو کر بیٹھا تھا

سوچوں میں گم سر ہلا کر استقبال کیا،،

پچھتا رہے ہو؟ سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھتے بولی

کس بات پر؟ کافی کا سپ لیتے بولا

میرا ساتھ دینے پر،،بیٹھتے کہا

تمہیں کیا لگتا ہے اگر پچھتانا ہوتا تو سب کچھ جاننے کے باوجود تمہیں وہاں تک لے کر جاتا؟

تو ایسے خاموش کیوں ہو؟

شاک میں ھوں!

کیسا شاک؟

تمھارے اس بدلے رویے کو دیکھ کر،،

کیوں کیا ہوا مجھے ؟

اب کچھ نہیں ہوا پچھلے پانچ سالوں سے ہوا تھا یقین جانو تمہیں پچھلے سالوں میں کمزور دیکھ کر مجھے بہت دکھ ہوتا تھا اور آج دوبارہ تمہارا اپرانا روپ دیکھ کر خوشی ہو رہی ہے،،

تب تو حالات مختلف تھے، میرے اچھے برے کاموں کو defend کرنے والے موجود تھے اب میں نے جان لیا ہے کے یہ کام مجھے خود کو کرنا ہے،، کھوئے لہجے میں کہا

مجھے ہمیشہ اپنے ساتھ کھڑا پاؤ گی تُم اینا،، نہ جانے کس احساس کے تحت کہا تھا اینا بھی صرف مسکرا گئی۔

مجھے اپنے گھر کی keys چاہیے زیاد تُم چاچی سے لے کر دے سکتے ہو مجھے؟ مان بھرے لہجے میں کہا

خریت ؟

ہاں خیریت ہی ہے اپنا گھر دیکھنا چاہتی ہوں بہت کچھ پانچ سال پہلے وہاں کھو گیا تھا اُسکی تلاش میں ھوں،،

بہت گہری باتیں کرنے لگ گئی ہو،، ہنس کر کہا

زندگی مجبور کر دیتی ہے،، ٹوٹا ہوا لہجہ تھا

اچھا ایموشنل نہ کرو مجھے میں مما سے چابیاں لا کر دیتا ہوں،، کافی کا خالی کپ رکھتے ہنس کے کہا مگر ہنسی کھوکھلی تھی صاف واضح رہا،،

×××××××× NHN & OWC××××××××

گاڑی لان میں رکی تو سوکھے پودوں کو دیکھ کر ہی اُسکی آنکھیں بھر آئیں تھی جس گھر کی ایک ایک چیز کو خود اُس کے والدین نے اپنے ہاتھوں سے سجایا تھا وہ اس گھر کو کیسے اتنے سال فراموش کیے رہی اُسے خود سے گلہ تھا،،

اُسکے آگے آنے سے پہلے ہی زیاد لاؤنج کا دروازہ کھول چُکا تھا اندر گھر کی حالت ابتر تھی، گرد سے بھرا فرنیچر جنہیں کہیں سے کیڑوں نے کھایا ہوا تھا کہیں سیخ تباہ کر چکی تھی،، جیسے جیسے آگے بڑھ رہی تھی آنکھوں کے سامنے یہاں گزرا بچپن کا ہر خوشیوں بھرا لمحہ یاد آرہا تھا، تھوڑی ہی دیر کے بعد وہاں رُکنا مشکل ہو گیا تھا کمروں میں جانے کی ہمت نہ تھی زخم پھر سے تازہ ہو رہے تھے،

وہ ابھی زیاد کے سامنے کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی اسی لیے وہاں سے چلنے کا کہتی گاڑی کی جانب چل دی،،

×××××××× NHN & OWC××××××××

تمھیں اتنا بڑا قدم اٹھانے سے پہلے تھوڑا مزید وقت لینا چاہیے،،وہ کورٹ جانے کے لئے تیار تھی جب زرتاشہ نے سمجھانے کی کوشش کی

جب وہ مجھے کمرے سے نکال دیتا تھا،جب گھنٹوں کھڑی کسی مشین کی طرح کام کرتی تھی اور جب مار کھا کر روتی تھی بہت وقت تھا چاچی تب سوچنے کے لئے اب مزید وقت نہیں درکار مجھے اس تکلیف کو برداشت کرنے کا اور ویسے بھی میں اپنی سیمسٹر بریک میں عدت گزارنا چاہتی ھوں کہ میری پڑھائی کا زیادہ حرج نہ ہو جب فیصلہ لے ہی لیا ہے تو کیا وقت ضائع کروں،، مظبوط ٹھہرا لہجہ زرتاشہ کو چونکا گیا تھا بات ختم کرتی رکی نہیں، لمبے لمبے ڈگ بھرتی باہر نکل گئ

عدالت میں معمول کا رش تھا کہیں ملزم لائے لے جائے گئے تھے اور کہیں مجرم وزٹنگ سیٹس پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے مزے سے بیٹھے دکھائی دے رہے

اینا بھی زیاد اور اپنے وکیل کے ہمراہ کمرہ عدالت سے باہر آئی فیصلہ اُس کے حق میں سنایا گیا تھا سوشل میڈیا پر پھیلنے سے سب اینا کے لئے بہت فائدے مند ثابت ہوا تھا

تُم مُجھ سے بچو گی نہیں،، جہاں آنکھیں اب پر سکون تھیں وہیں کچھ دیر پہلے کا حیدر کا کہا

جملہ بھی دماغ کے پردوں پر ٹھہرا تھا جسم میں خوف کی ایک لہر دوڑی، جو بھی تھا اُس نے

اب ہمت کر لی تھی تو پیچھے نہیں ہٹنا تھا،

××××××× NHN & OWC××××××××

موبائل پر آتی unknown نمبر سے کال پر فون کو گھورتے ذہن پر زور دیتی رہی کے

شائد میں نے کسی کو اپنا نمبر دیا ہو نہ یاد آیا اور نہ ہی کال کرنے والے شخص نے ہار مانی تھی

بلاخر کال ریسیو کر لی گئی،،

السلام وعلیکم عنایہ،، دوسری جانب سے لڑکی کی آواز سنائی دی

وسلام کون؟ میں نے پہچانا نہیں،، دماغ پر زور دیتے بولی

کیسے پہچانے گی ہم کبھی ملے جو نہیں ہیں،، دوسری جانب سے آتی آواز سے وہ لڑکی اتنی

بڑی عمر کی نہیں معلوم ہوئی تھی

اوہ اچھا تو آپ کون ہیں؟

میں انزش ہوں آپ کے ایکس ہسبنڈ کے بھائی سے میرا رشتہ طہ ہوا تھا،، تفصیلاً تعارف

کروایا

ٹھیک ٹھیک پہچان لیا،،جی کیسے فون کیا؟

آپکا شکریہ ادا کرنا تھا!

کیوں؟کس بات کا شکریہ؟

شادی ہونے سے پہلے ہی مجھے اس دلدل سے بچانے کے لئے اگر میری شادی ہو جاتی وہاں تو میں چاہ کر بھی کچھ نہ کر سکتی اپنے لیے آپکا شکریہ آپ کی وجہ سے میری زندگی بچ گئی،، اینا کو اُس لمحے اپنا آپ بہت انمول معلوم ہوا ایسے میسج اُسے روز ہی ملتے تھے کے کیسے اُسے دیکھ کر بہت سی خواتین نے ہمت کی تھی،اور اپنے لیے آواز اٹھائی تھی۔

عدت کے پہلے دو مہینے تو سیمسٹر بریک کی وجہ سے صرف گھر کے کاموں میں ہی گزرے تھے جو کافی صبر آزما رہے تھے زرتاشہ کوئی موقع نہیں چھوڑتی تھی ٹانٹ کرنے کا، کہیں اینا کو صبر کرنا پڑتا، کہیں صبر جواب دے دیتا تو لڑ لیتی زیاد کی چھٹی ختم ہو چکی تھی وہ واپس چلا گیا تھا،،آج سے اینا نے online کلاسز جوائن کرنی تھی اسی لیے جلدی جاگ گئی، کلاس کے دوران تو ذہن سوچوں سے بٹکا رہا مگر ختم ہوتے ہی وہی سوچیں دماغ پر حاوی ہو

گئی جن سے آج کل وہ لڑ رہی تھی کچھ سوچتے ڈاکٹر ایشا کو کال ملائی آج کل وہ ہی اُسکی انرجی بوسٹر تھیں،،

لیپ ٹاپ کی سکرین پر اُسکی تصویر آ رہی تھی ساتھ ہی ringing لکھا دکھائی دے رہا تھا دفعتاً سکرین پر ڈاکٹر ایشا کا چہرہ نظر آیا،،

کیسی ہو پیاری لڑکی؟ مسکراتا چہرہ گویا ہوا

اچھی ہوں،، ہلکا سا مسکرائی

سو تو ہے،، ہنس دیں

کیا چل رہا ہے آج کل،، تازہ دم لڑکی نے پوچھا

اُداس ہوں، سمجھ نہیں آ رہی کے جو سوچ رہی ہوں ویسا کر بھی پاؤں گی یہ نہیں،،

دیکھو عنایہ صرف سوچو کہ جس دن تمھاری سب سے زیادہ مانگی جانے والی دعا پوری ہو جائے گی آپ کیسا محسوس کریں گے؟ جس دن آپ جیت جائیں گی ایک مقام حاصل کریں گی اپنا گھر بنا ہو گا کیسا محسوس کریں گی؟ ابھی خود کو محسوس کریں اُس جگہ جہاں آپ خود کو اگلے کچھ سال بعد دیکھنا چاہتی ہو اور محسوس کریں تب آپ کیسا محسوس کر رہے

ہوں گے۔آپ میرا یقین کریں وہ لمحہ ،وہ احساس بہت خوبصورت ہو گا جب آپ صرف شکر کرنا چاہتے ہوں آپ کے پاس ہر وہ چیز موجود ہو جو آپ کو چاہیے۔

اور آپکو پتا ہے جب ہمیں اندازہ ہو جائے کے جس راستے کے ہم مسافر ہیں اُس کا انجام کیا ہے،تو ہمارے کاموں میں اور پھرتی آتی ہے کیوں کے ہم جلد از جلد وہ سب پانا چاہتے ہیں جو ہمیں چاہیے۔ابھی سوچیں تو آپکو احساس ہو گا اُس کے بعد آپ نے اپنا خواب پورا کرنے کے اسٹیپس دہرانے ہیں۔جیسے ایک کمیاب بزنس شروع کرنا ہے تو ایک اسکیچ بناتے ہیں جس میں لکھتے ہیں کہ آپکو کس طرح کا کام شروع کرنا ہے،اُس میں کسی اتحادی کی ضرورت پڑے گی اگر ہاں تو میں کس پر ٹرسٹ کر سکتا ہوں؟اُس کے بعد جگہ ، پروڈکٹ،پریزنٹ کیسے کرنا ہے اُسے بیچنا کیسے ہے؟اب اندازہ لگائیں اس سب کے لیے آپ کو کتنی انویسٹمنٹ چاہیے۔جب آپ کے پاس سب ڈیسائڈڈ ہو گا آپکو اپنا راستہ کلیئر نظر آئے گا اُسی دن سے اس سب کے لیے کام کرنا شروع کرنا ہے،کوئی مزید ڈیلے نہیں کرنا ہے اسی طرح آپ کو بھی کرنا ہے،،

جب بھی آپ ڈی موٹیویٹڈ محسوس کریں تو کامیابی کا دن سوچیں خود آپ ایز جیٹک محسوس کریں گی اپنے آپ کو، اپنا حوصلا پست نہیں ہونے دینا کیوں کہ اگر آپ محنت کر رھے ھیں تو ہو ہی نہیں سکتا آپ ناکام ہوں !

مگر سفر کٹھن محسوس ہو رہا ہے ابھی، کچھ اچھا نہیں لگ رہا کچھ بوجھ ہو جیسے،، کھوئے ہوئے لہجے میں گویا ہوئی

جب ہم کسی چیز میں پھنسے ہوے ہوں حل سمجھ نہ آ رہی ہو تو ہم باقی سب چیزوں میں بھی خود کو بے بس اور ڈل محسوس کریں گے۔ آپکا دل باقی بھی کسی چیز میں نہیں لگ رہا ہوتا۔ آپکا دماغ بس اُسی ایک چیز میں سٹک ہوا ہو گا۔ ساری سوچوں کا محور وہ ایک پریشانی یہ مسئلہ ہو گا اب یہ کسی بھی قسم کی پریشانی ہو سکتی ہے، چھوٹے سے چھوٹا بڑے سے بڑا۔ اب اس کا حل کیا ہے ؟ اسکا بہترین حل ہے کے آپ خود کو حرکت دیں۔

جیسے غصے کی حالت میں کہا جاتا ہے کہ کھڑے ہو تو بیٹھ جاؤ وغیرہ اسی طرح جب دماغ کو چلانا چاہتے ہیں خود کو ایکٹو کرنا چاہتے ہیں تو خود کو حرکت دیں، بیشک جتنی بھی سستی تاری ہوئی ہو آپکو تھوڑی دیر تازی ہوا میں سانس لینا ہے، تھوڑی سی واک کر لیں، باتھ لیں۔

اور پھر ٹھنڈے دماغ سے سوچیں کے آپ سے غلطی کہاں ہوئی ہے؟ پچھلی پوری بات کو دہرائیں جیسے ایک سوال کا جواب لکھنا ہو ہم پورا پس منظر اور باقی چیزیں لکھ کر پھر اصل بات پر آتے ہیں اُسی طرح، اپنا مسئلہ ذہن میں رکھیں اور غور کریں ہر قدم پر، اگر کسی کی بات پریشان کر رہی ہے جب آپ سکون سے کچھ دیر غور کریں گے ساری پوزیٹو، نیگیٹیو تو آپکو خود بخود ہی حل بھی نظر آئے گا کیوں کے آپکو وہ چیز سمجھ آجائے گی جو پہلے آپ نے نظر انداز کی ہوئی ہو گی۔

آپکا ایکٹیو رہنا، خود کو حرکت دینا سب سے ضروری ہے، اس سے آپ مصروف رہیں گے، آپکو کوئی پریشان کرنے والی سوچ آئے گی ہی نہیں۔

ہاں مگر سوچتی ہوں ابھی تو عدت ہے گھر کے اندر ہوں مگر جب عدت ختم ہو گی باہر نکلوں گی تو لوگ ایک طلاق یافتہ سمجھ کر کیسے ٹریٹ کریں گے؟ پریشان نظر آرہی تھی

دیکھو پہلے خود سمجھو شادی زندگی کا صرف ایک حصہ ہے، اور سنت بھی ہے۔ انسان کو زندگی میں کبھی نہ کبھی ایک کمپینین، ساتھی کی ضرورت ضرور ہوتی ہے اور اُس کے لیے سب سی خوبصورت رشتہ ماں باپ بہن بھائی کے بعد میاں بیوی کا ہی ہوتا ہے کائنات میں آنے والا پہلا رشتا بھی میاں بیوی کا ہی تھا، مگر یہ زندگی گزارنے کی صرف ایک وجہ نہیں

ہے،ایک یہی مقصد نہیں ہونا چاہیے زندگی میں اس کے علاوہ بھی تو پیریوریٹیز ہو سکتی ہے

ناں پڑھائی، جوب، انڈیپینڈنٹ ہونا یہ کچھ اور۔

شادی کے لیے کے لیے کمپیٹبلٹی بہت ضروری ہے اس کے لیے ضروری ہے کے وہ

آپکو اور آپ اُسے سمجھتی ہوں ایک دوسرے کی عزت کرنا جانتے ہوں مل کر گرو کرنے

کے لیے تیار ہوں۔اور سب سے ضروری کے آپکا دل مطمئن ہو، آپکا دماغ اُسے دیکھ کر

سارے فیکٹس فگرز کو نظر میں رکھ کر بھی کچھ غلط ہونے کا سگنل نہ دے رہا ہو۔

اب جنہیں شادی شدہ زندگی میں مسائل کا سامنا ہو وہ کیوں دنیا کے پریشر میں اپنی اتنی

قیمتی سال ضائع کریں۔یہ رشتا ایسا ہے جس میں سب سی زیادہ عزت کا ہونا ضروری ہوتا

ہے۔اگر کسی کو ایسا کچھ فیس کرنا پڑ رہا ہے اور کوئی حل نہیں ہے تو علیحدہ ہو جانا کسی

زیادہ بڑے نقصان سے تو بہتر ہے ناں اپنے فیصلے پر پر اعتماد رہو تو کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

شکریہ ایشا میں ایسا ہی کروں گی،، چہرہ پر سکون تھا

تُم کر سکتی ہو،، مسکرا کر بولی

×××××××× NHN & OWC××××××××

مجھے سمجھ نہیں آرہی ہمدان آپ نے کیوں اس لڑکی کو اتنی ڈھیل دے رکھی ہے جو وہ اپنی منمانی کیے جارہی ہے،، زرتاشہ کی غصے سے بھری آواز سنائی دی ہمدان نے سپاٹ نظروں سے اُسے دیکھا

تو کیا کروں تُم بتادو؟ آئی برو اچکا کے پوچھا

روکیں، ڈرائیں اُسے طلاق کے معاملے پر بھی آپ خاموش رہے تھے اب بھی،، ہر روز کی طرح وہی بات دہرائی

اچھا طلاق نہ لینے دیتا اور دنیا بھر میں بُرا بن جاتا؟

یہ بات میڈیا پر تھی ہزاروں لاکھوں لوگ involved تھے، اور جانتی ہو اُس کے خلاف ہونے سے میری reputation کتنی خراب ہوتی،، لہجہ سخت تھا

اچھا اُس وقت نہیں کچھ کر سکے تو اب کیا کر رہے ہیں؟ اُس لڑکی کے اتنے پر لگ گئے ہیں آسمان سے باتیں کرنے لگا ہے اُسکا مزاج؟ ہاتھ ہلا ہلا کر بتایا

تو اڑھنے دو ناں اُسے تمہارا کیا جاتا ہے،، طنزیہ مسکراہٹ نے ہونٹوں کو چھوا

آپ اتنے مطمئن کیسے ہیں ہمدان؟

میں تمہاری طرح جلد باز نہیں ہوں اور اُس لڑکی کو اپنے حواسوں پر نہیں سوار کیا ہوا؟

سکون سے کہا

آپ اُسے مروا کیوں نہیں دیتے کار ایکسیڈینٹ یہ پولیس مقابلے میں؟ مشورہ دیا

کیوں کہ میں پاگل نہیں ھوں یہ اندھیر نگری تو ہے نہیں جہاں مروادو کسی کو بھی اور آپ کو کوئی پوچھے بھی ناں،

اور آج کل جو social media کا دور چل رہا ہے ناں ایسے میں جب ایک دنیا عنایہ اویس کو جانتی ہو اُس سے پنگا لینا اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنے کے مترادف ہے تم سکون کرو وہ لڑکی تمہارا کچھ نہیں بگاڑے گی، اُسے بس اُس کے حال پر چھوڑ دو،، کہتے وہ اُٹھ کر باہر نکل گئے پیچھے زرتاشہ بڑبڑا کر رہ گئی۔

×××××××× NHN & OWC××××××××

عدت ختم ہوئے آج پہلا دن تھا، ایک بوجھ سا اُترا ہوا محسوس ہوا تھا، مسکراتی آنکھوں سے یونیورسٹی کے لیے تیار ہو کر باہر آئی ڈائننگ ٹیبل پر زرتاشہ پہلے سے موجود تھی اُسے دیکھ کر اپنا کا حلق تک کڑوا ہوتا محسوس ہوا وہ آج کوئی بدمزگی نہیں چاہتی تھی،،

کس کے ساتھ جاؤ گی یورنیورسٹی؟ زرتاشہ نے پوچھا

ڈرائیور کے ساتھ،، کہتی کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی

اچھا آج چلی جاؤ مگر روز ایسا نہیں ہو سکتا اپنا کوئی بندوبست کر لینا،، بریڈ کا سلائس منہ میں رکھتے بولی

جی بہتر،، سر ہلا کر جواب دیا

یورنیورسٹی کی بس تو ہو گی ناں؟ کچھ چبنے والا تھا اُنکے لہجے میں

ہاں ہے تو مگر یہاں سے اُسکا سٹاپ دور پڑ رہا ہے تو میں اُس پر نہیں جاؤں گی،اپنے لیے کوئی ڈرائیور دیکھ لو نگی گاڑی تو بابا کی ہے ناں کھڑی؟ عام سے لہجے میں کہتی اُنہیں چونکا گئ

اور گاڑی کا خرچہ کون پورا کرے گا،، سلائس پلیٹ میں رکھتے متوجہ ہوئی

میرے بابا کا اکاؤنٹ خالی تو نہیں تھا جب اُنکا مرڈر ہوا تھا یقیناً وہ رقم میری ہے اور وہاں محفوظ بھی ہو گی وہی استعمال کروں گی،، ایک ایک لفظ پر زور دیتے کہا اس سے پہلے کے زرتاشہ کوئی جواب دیتی اپنا بیگ اٹھا کر باہر نکل گئی،،

×××××××× NHN & OWC××××××××

جب آخری بار گھر دیکھنے گئی تھی اُس کے اگلے روز ہی عدت شروع ہو گئی تھی اس لیے دوبارہ نہ جا سکی اب وہ باہر نکل سکتی تھی اسی لیے یونیورسٹی سے آتے ہی زرتاشہ کی غیر موجودگی سے فائدہ اٹھاتی ملازمین کو لے کر گھر کی تفصیلی صفائی کے لئے نکل آئی تھی،،

ابھی سب ہی پورے گھر میں بکھرے صفائی میں مگن تھے سوائے علی اور ہمہ اویس کے کمرے کے اُنکا کمرہ کی صفائی اُس نے خود کرنی تھی،

کتنی ہی چیزیں دیکھ کر آنکھیں بھیگی تھیں، ہر چیز اُن سب بچھڑے ہوئے لوگوں کی یاد دلا رہی تھی،،

اویس کی سائڈ ٹیبل کا دراز صاف کرتے کنٹیکٹس ڈائری دکھائی دی کسی سوچ کے تحت اُسے کھولا مختلف ناموں کے کچھ جاننے والے اور کچھ اجنبی نام درج تھے اور اُنکے آگے اُنکے نمبر اور ایڈریس،،

عزیر میر،، زیرِلب ایک نام پڑھتے کسی خیال کے تحت اپنا موبائل نکالا اور اپنے پاس نمبر محفوظ کر لیا

عزیر اُسکے والد کا سب سے قریبی دوست تھا اُنکی فیملیز کا بھی ایک دوسرے سے بہت زیادہ ملنا ملانا تھا اویس ہمہ کی وفات کے بعد وہ لوگ اینا کی طرف ایک دو دفعہ آئے تھے مگر

زرتاشہ کی جلی کٹی کی وجہ سے آنا چھوڑ دیا، اینا کو اپنے مسئلے کے حل کے لئے عزیر سے بہتر آپشن کوئی نہیں لگا تھا

کام کے دوران بھی سارا وقت ذہن بٹک کر عزیر صاحب کو کال کرنے کی طرف جا رہا تھا مگر یہاں ملازمین کے ہوتے ہوئے وہ یہ رسک نہیں لے سکتی تھی، مگر اپنے متعلق ایک میسج ضرور بھیج دیا تھا وہ جانتی تھی یہ شخص کتنے مخلص تھا اُسکے باپ سے وہ ابھی بھی اسکی سب سے بڑی مدد ثابت ہونگے،،

گھر آتے ہی سب سے پہلے انہیں فون کرنے کی غرض سے کمرے میں آئی،، جیسے جیسے بیل جا رہی تھی اپنے دل کے چلنے کی رفتار تیز ہوتی محسوس ہوئی اگر عزیر انکل بدل گئے ہوئے پھر؟

عنایہ میری بیٹی،، کال دوسری ہی بیل پر کنیکٹ ہو گئی تھی عزیر صاحب کی آواز سماعتوں سے ٹکرائی

السلام و علیکم انکل،، پانچ سالوں بعد کسی کے منہ سے اپنے لیے بیٹا کا لفظ سنا تھا آنکھیں بھیگ گئ

و علیکم السلام بیٹا کیسی ہو؟ وہی شفقت بھرا لہجہ تھا

میں ٹھیک ہوں انکل آپ کیسے ہیں اور آنٹی؟

ہم ٹھیک ہیں بیٹا مگر جب سے تمھاری پریس کانفرس دیکھی تھی دل بہت پریشان رہا تھا شکر ہے تُم سے بات ہو گئی کیا اب واقعی تُم محفوظ ہو، نہ جانے کس احساس کے تحت پوچھا

جی انکل اُس پریس کانفرس کی وجہ سے بہت سے مسئلے حل ہو گئے تھے اب اتنی مشکلات نہیں ہیں جتنی پہلے میں نے فیس کی ہیں،، آنکھیں بھیگی تھیں یہ کہتے ہوئے

آپ نے مجھے کیوں چھوڑ دیا تھا انکل آپ تو مجھے اپنی بیٹی کہتے تھے ناں؟ شکوہ کیا

میں نے نہیں چھوڑا تھا اپنا میرا خدا جانتا ہے کہ میں نے تمہاری کسٹڈی کے لئے کیا کچھ نہیں کیا تھا مگر تمھارے تایا نے تو مجھے تم سے ملنے نہیں دیا تھا رہنے کیسے دیتے تمہیں میرے پاس؟ ہم سب تمہیں علی بھابھی اور اویس کو کبھی نہیں بھولے تھے اپنا،، دعا بھی تمہیں بہت یاد کرتی ہے

میں آپ لوگوں کی منتظر رہی تھی اتنا عرصہ وہ تو آج بابا کی ڈائری میں آپکا نمبر نظر آیا تھا،،

بہت اچھا کیا تُم نے رابطہ کیا ہے اب گھر آؤ ہمارے ہمیں ملنا چاہیے،،

جی ان شاءاللہ ہم جلد ملیں گے انکل میں اس ویک اینڈ پر فارغ ہونگی آپ اپنا ڈرائیور بھیج سکتے ہیں مجھے لینے؟

ہاں بلکل یہ بھی کوئی پوچھنے والی بات ہے ہم سب تمھارے منتظر رہیں گے،،دل سے کہا

کچھ رشتے احساس کے ہوتے ہیں خون کے رشتوں سے بھی زیادہ سگے اور پائیدار ایسا ہی رشتا عنایہ کا عزیر اور اُنکی فیملی کے ساتھ تھا۔

×××××××× NHN & OWC××××××××

تمھارے سر سے اتری بلا اب میرے سر پر دن رات منڈلاتی رہتی ہے صدف سکون غارت کیا ہوا ہے اُس لڑکی نے میرا،، صدف کے گھر کے لاؤنج میں بیٹھی زرتاشہ کہہ رہی تھی

تو اُتار پھینکو تُم بھی اُسے،،بسکٹ کھاتی مزے سے بولی

ہاں جیسے بڑا آسان ہے ناں یہ سب،،منہ بنا کر بولی

ہاں تو مشکل بھی نہیں ہے،، پر کسی سوچ کے تحت رکی

اُس لڑکی کو کچھ پر نکل آئے ہیں دیکھا تھا کیسے منہ اٹھا کر طلاق لے لی مجھے تو لگتا ہے یہ کوئی اور ہی چکر ہے کوئی تو ہے اس سب کے پیچھے،،اُس کے قریب ہوتے رازداری سے بولی

ہاں لگتا تو مجھے بھی ہے مگر کیا کروں ہمدان کوئی بات ماننے کو تیار ہی نہیں ہیں میری،،

آوے کوئی تعویذ تو نہیں کروائے اُس لڑکی نے ہمدان بھائی پر؟ منہ پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

نہیں ایسی لگتی تو نہیں ہے،، نفی میں سر ہلاتے زرتاشہ بولی

تُم بھی بڑی بھولی ہو زرتاشہ وہ ان کاموں میں نہ ہوتی تو ایسے چٹکیوں میں سب کیسے بدلتا تمھیں نہیں پتا میں نے اُسکا خود سر روپ دیکھا ہے جب بچے والی بات ہوئی تھی بڑی کوئی میسنی ہے وہ،، کانوں کو ہاتھ لگائے خالص جاہلانہ انداز اپنایا

ویسے تمہاری بات میں دم تو ہے مگر ہمدان کبھی میرا یقین نہیں کریں گے،، منہ بنا کر کہا

تمہیں کون کہتا ہے ہر بات اسے بتانے کا اتنا بھی سر پر نہ چڑھاؤ اُسے،، نئ طرف اُسکا دماغ لگانے کے بعد مزید چیزیں سیکھانے لگی

××××××××× NHN & OWC××××××××

اسلامُ علیکم مس کہاں مصروف ہیں آپ آج کل کوئی اتا پتا ہی نہیں ہیں،، لیپ ٹاپ کی سکرین پر نظر آتے زیاد کی خفا خفا آواز سنائی دی

میں نے کہاں ہونا ہے زیاد بس یونیورسٹی سٹارٹ ہو گئی ہے ناں تو اُدھر مصروف ہوں تھوڑا،، اُس خفا ہوئے انسان کے سامنے عذر پیش کیا

جی بس آپ ہی کے ہی کام ہوتے ہیں ناں ہم تو یہاں پارٹی کرنے آئیں ہیں، جل کر بولا

تُم کیا روٹھی محبوبہ کی طرح ادائیں دکھا رہے ہو زیاد منہ سیدھا کرو اپنا ورنہ میں کاٹنے لگی

ہوں کال،، دھمکی دی زیاد کے چہرے کے زاویے بھی درست ہوئے

یہ تمہاری ڈاکٹر ایشا نے تمہیں بڑوں سے بات کرنے کی تمیز بُلا دی ہے؟

اِئیینّ"،ایشا کے لیے کوئی بات نہیں،، فوراً ٹوکا

ہاں وہی ایک سگی ہے ناں تمھاری؟

سگی ہو یہ نہیں مگر میری محسن ہے وہ زیاد اور تُم جانتے ہو میرے دل میں اُس کے لیے کتنی

عزت ہے،، لہجہ سنجیدہ تھا

ہاں ہاں جانتا ہوں اب اُسکے قصیدے نہ پڑھنے شروع ہو جانا بتاؤ پڑھائی کیسی جّا رہی ہے،،

بات بدلی

بس اچھی، تُم اپنا بتاؤ،، وہ اُسے عزیر صاحب کا بتانا چاہتی تھی مگر کسی سوچ کے تحت خاموش

رہی اب وہ اتنی جلدی کسی پر اعتبار نہیں کر پا رہی تھی۔

××××××××× NHN & OWC×××××××××

سر حذیفہ صاحب ائیں ہیں،، ریسیپشن سے اطلاع ملی اُنھوں نے آنے کی اجازت دی،،

کیسے ہیں حمدان صاحب آج کل کچھ زیادہ ایکٹو نہیں ہیں خیر تو ہے اندر داخل ہونے والا شخص بغل گیر ہوتے ہوئے کہہ رہا ہے

بس حذیفہ صاحب کیا بتاؤں گھریلو معاملات میں اس قدر اُلجھا بیٹھا ہوں کے وقت ہی میسر نہیں ہوتا،، اُنہیں بیٹھنے کا اشارہ کرتے کہا

اسی کا ایک حل ہے میرے پاس،، خاص دوستانہ انداز میں کہا

کیسا حل ؟ کہنی میز پر رکھتے کہا

آپ کی بتیجی ہے ناں کیا نام ہے اُسکا ؟ ماتھے پر اُنگلی رکھتے سوچنے کے انداز میں کہا

عنایہ،، حمدان صاحب بولے

جی جی عنایہ، میں نے دیکھی تھی اُسکی پریس کانفرس طلاق ہوگئی ناں اُسکی ؟

ہاں ہوگئی،،

گڈ آگے کیا ارادہ ہے ؟

کس بارے میں ؟

اُسکی دوبارہ شادی کے بارے میں حمدان صاحب اب ساری زندگی اپنے گھر تو رکھیں گے نہیں ناں اُسے،، کُرسی سے ٹیک لگاتے کہا۔

کیا مطلب میں سمجھا نہیں آپ کھل کر بات کر سکتے ہیں،، کسی خدشے کے پیش نظر کہا

سیدھی بات یہ ہے کے مجھے آپ کی بتیجی پسند آگئی ہے اور شادی کرنا چاہتا ہوں،،

مگر تُم تو شادی شدہ ہو ناں حذیفہ ؟

ہاں تو وہ کون سی کنواری ہے طلاق یافتہ کو ایسے رشتے ملنا بھی مشکل ہے اور میں تو پھر عزت

سے بیاہ کر لے کے جانے کا کہہ رہا ہوں سوچ لیں جتنا وقت چاہیے لیں،،

مگر کوشش کرنا فیصلہ میرے حق میں ہی ہو ورنہ شائد آپ جانتے نہیں ہیں کہ اس بار

پارٹی نے ٹکٹ دینے کا کام مجھے سونپا ہے اور اپنی کارکردگی سے بھی آپ واقف ہیں آپکا

میرے حق میں فیصلہ ہی یہ طہ کرے گا کہ آپ اس بار الیکشن لڑیں گے بھی یہ نہیں،،

ہونٹوں پر مسکراہٹ سجائے مزے سے کہے جا رہے تھے

میں گھر میں بات کر کے ہی کوئی فیصلہ کر سکتا ہوں ،، سوچتے ہوئے کہا مقابل کے ہونٹوں

پر مسکراہٹ اور گہری ہوئی

×××××××× NHN & OWC××××××××

مجھے تو اس رشتے میں کوئی مسئلہ نہیں نظر آ رہا،، گھر آ کر ساری بات زرتاشہ کو بتائی اور جو پہلی بات اُس کے منہ سے نکلی وہ رضامندی کے لیے تھی

ہاں مگر مسئلہ سارا اینا کا ہے جانتی ہو ناں حیدر سے کیسے طلاق لی ہے اُس نے،، پریشانی سے بولے

وہ سب اس لیے ہوا ہے کیوں کے آپ نے اُسے ڈھیل دی ہوئی تھی ابھی سختی سے بات کریں اور دیکھیں کیسے ٹالتی ہے وہ آپ کا فیصلہ،، ہمت دلائی

ہاں یہ بات بھی ہے مگر نہ جانے کیوں مجھے اب اینا سے کسی بہتری کی اُمید نہیں ہے،،

آپ کیوں پچھلی باتوں کو سوچ رہے ہیں ہمدان جو کچھ بھی ہوا تھا اُس میں ہماری ہی بہتری تھی دیکھیں اگر وہ طلاق کے لئے میڈیا پر نہ جاتی تو حذیفہ کیسے اُسے دیکھتا اور کیسے آپکی پارٹی کا ٹکٹ ملتا،،

یہ بھی ہے چلو بات کر وا اینا سے اس ویکینڈ بُلا لیتے ہیں حذیفہ کی فیملی کو،،

اس سے کیا پوچھنا آپ بلائیں بس حذیفہ کی فیملی کو، اینا کو مجھ پر چھوڑ دیں اُسے میں دیکھ لو نگی

ویسے ہمدان میں سوچ رہی تھی کہ حذیفہ کی بیٹی کو ہم اپنی بہو بنا لیں گے بڑی پسند ہے مجھے وہ بچی ایسے ہمارے زیاد کی بھی سیاست میں جگہ بن جائے گی،، کسی خیال کے تحت کہا

ابھی وہ دونوں پڑھ رہے ھیں جب وقت آئے گا تو دیکھ لیں گے ابھی سوچوا اپنا کو کیسے راضی کرنا ہے،، ٹوکتے فوراً بولے

تُم نے بتایا ہے عنایہ کو حذیفہ کا،، اندر آتے ہی عجلت میں زرتاشہ سے پوچھا جو ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی میک اپ کر رہی تھی نفی میں سر ہلایا

کیا مطلب تُم نے اُسے نہیں بتایا زرتاشہ حذیفہ اپنی امی کے ساتھ آنے والا ہو گا اور۔۔اوہ میرے خدایا تُم اتنا آسان کیوں سمجھ رہی ہو عنایہ کو،، سر پر ہاتھ پھیرتے بولا

کیا ہو گیا ہے ہمدان کیوں اتنی ٹینشن لے رہے ہیں مہمان آئیں تو میں جا کر اُسے لے آؤں گی، عام سے لہجے میں کہا

کیا تمہیں اب بھی لگتا ہے کہ اینا آسان ہدف رہے گی،، اُسے دیکھتے بولا

ہاں مجھے یہی لگتا ہے وہ جتنی بھی اوپر سے باہمت بن جائے آپ کے کہے ایک سخت لہجے میں کی بات سے دوبارہ مٹی ہو جائے گی آپ بس بروسہ رکھیں اور الیکشن کمپین کے بارے میں سوچیں گھر کے معاملات مجھے سنبھالنے دیں،،اُسکا کندھا تھپکتی کہہ رہی تھی

ہمم،،پرسوچ لہجے میں کہا

میم نیچے حذیفہ صاحب آئیں ہیں،،ملازمہ نے مہمانوں کی آمد کی اطلاع دی

تُم اُنہیں بیٹھاؤ ہم آتے ہیں،زرتاشہ نے کہا اُس کے ہاتھوں کی حرکت تیز ہوئی اور میک اپ کو آخری ٹچ اپس دینے لگی

جلدی آجانا بلکے پہلے اینا کو دیکھ لو جا کر،،ہمدان صاحب اٹھتے ہوئے بولے

اچھا،،مصروف سے لہجے میں کہا

اینا تُم کہیں جا رہی ہو؟کمرے سے باہر نکلی تو اینا کو کہیں جانے کے لئے تیار پایا

جی کام سے جانا ہے ڈرائیور نہیں لے کر جا رہی آپ کو وقت نہیں ہو،،پرس اٹھاتے بولی

اچھا ٹھیک ہے مگر تُم تھوڑی دیر میں چلی جانا ابھی کچھ مہمان آئیں ہیں اُن سے مل لو،،عام سے لہجے میں کہا

کون مہمان،،آئی برو اچکا کر پوچھا

تمھارے انکل کے دوست ہیں ناں حذیفہ صاحب اُنکا پرو پوزل آیا ہے تمھارے لیے اُسی سلسلے میں مہمان آئیں ہیں،،ہاتھ سے اپنے منہ پر بکھرے بال درست کرتے کہا

میرے علم میں لائے بغیر،،احتجاجاً بولی

ہاں آج ہی تو آئیں ہیں وہ لوگ تمہیں بتادیا ہے،،آؤ اب میرے ساتھ،،اُسے ہاتھ سے پکڑ کر ساتھ لے آئی

السلام وعلیکم،،مہمانوں کے سامنے آتے ہی اُسکا ہاتھ چھوڑا اینا نے مروتاً سلامتی بھیجی

ارے بہت پیاری بچی ہے،ماشاءاللہ مجھے تو بہت اچھی لگی اپنے بیٹے کی پسند،،اُسے اپنے ساتھ بٹھاتی ادھیڑ عمر خاتون نے کہا

مگر مجھے بلکل پسند نہیں آئی اپنی چاچی کی پسند،،اُچھل کر دور ہوتے کہا

کیا مطلب،،حذیفہ صاحب بولے

مطلب صاف ہے کے مجھے آپ،،انکل سے شادی کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے،،اُسکی طرف اِشارہ کرتی اُٹھ کھڑی ہوئی

بیٹھ جاؤ عنایہ،کیسے بات کر رہی ہو تم،،ہمدان صاحب ضبط کرتے بولے

میں بلکل ٹھیک بات کر رہی ہوں چاچو مجھے جب آگے بات بڑھانی ہی نہیں ہے تو کیوں بیٹھوں، ویسے بھی ابھی مجھے ایک کام سے جانا ہے آتے ہوئے دیر ہو جائے گی،، میز پر سے اپنا پرس اٹھاتی باہر نکل گئی

یہ سب کیا تھا ہمدان، سب سے پہلے حذیفہ ہوش میں آتے بولا

بچی ہے سمجھ جائے گی،، زرتاشہ نے بات سنبھالنی چاہی

کیسے سمجھے گی اُسکا باغی لہجہ دیکھا نہیں تھا آپ نے اب جو کچھ آپ کے ساتھ ہوا مجھ سے گلہ مت کرنا چلیں اماں،، غصے سے لال ہوتے چہرے سے اُنہیں دھمکاتا باہر نکل گیا پیچھے دونوں میاں بیوی مٹھیاں بھینچ کر رہ گئے

×××××××× NHN & OWC××××××××

السلام وعلیکم،، گاڑی سے نکلتی اپنے استقبال میں کھڑے عزیز صاحب اور اُنکی بیوی کو ملی

وعلیکم السلام بیٹا کتنی کمزور لگ رہی ہو،، مسز عزیز اُسے گلے لگاتے بولیں

نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں اتنے سالوں بعد دیکھا ہے ناں تب ایسے لگ رہا ہے،، مسکرا کر کہا چہرے پر گھر میں ہوئی بات کا شائبہ بھی نہ تھا اُسے اپنے احساسات قابو رکھنے آتے تھے

اچھا آؤ اندر،، ساتھ لیے بولیں

دعا کہاں ہے ؟اُنکی بیٹی کے بارے میں دریافت کیا

وہ میری بہن کے گھر گئی ہوئی ہے رہنے کے لئے،، مسز عزیر ملازمہ کو چائے لانے کا کہہ رہی تھی جبھی عزیر صاحب نے کہا

کیسی ہے وہ اب تو بڑی ہو گی ناں علی کی ایج فیلو تھی ناں وہ،، علی کے ذکر پر مسکراہٹ ڈھیلی پڑ گئی تھی

ہاں کالج میں ہے،،

ماشاءاللہ،

تُم بتاؤ کیا کرتی ہو،، اُسکی طرف متوجہ ہوتے بولیں

بی ایس سیکنڈ سیمسٹر میں ہوں،،

ماشاءاللہ، ماشاءاللہ، اللہ کمیاب کریں،، دل سے دعا کی

آمین،

تمھاری پریس کانفرس سے معلوم ہوا تھا ہمیں کتنی تکلیف کاٹی ہے تُم نے اتنی چھوٹی سی عمر میں،، دوبارہ بات کا آغاز کیا

جی بس مشکل وقت تھا کٹ اللہ نے شعور دے دیا بس یہی ثمر ہے میری اتنی ریاضت کاٹنے کا،، بمشکل مسکرا سکی

ہاں اُس اللہ کا شکر جنہوں نے تمہیں نکالا اس وقت سے،، آگے کا کیا ارادہ ہے؟ عزیر صاحب بولے

بس اب کسی پر بھی انحصار نہیں کرنا چاہتی،، خود اپنی طاقت بننا چاہتی ہوں،،

بہت اچھی سوچ ہے کسی بھی طرح کی مدد کی ضرورت ہوئی میں حاضر ہوں،،

شکریہ انکل، ابھی مجھے آپ سے کام تھا بھی،،

ہاں بتاؤ،،

مجھے بابا کے بینک اکاؤنٹس کی ایکسیس چاہئے اپنے اخراجات کے لئے اُس سلسلے میں اگر آپ میری مدد کر دیں تو،،

آج تو بینک کی چھٹی ہے، میں کل ہی تمہارا یہ کام کروا دیتا ہوں جو ضروری ڈاکومنٹس چاہیے ہوئے وہ مجھے بھجوا دینا، اُس نے مسکرا کے سر ہلایا

انکل،، وہ بھی متوجہ ہوئے

بابا کے مرڈر کا کیس چلا ہی نہیں تھا کیا؟ اُداسی سے بولی

چلا تو تھا بیٹا مگر تمھارے تایا نے ختم کروادیا کچھ ہی وقت بعد،، ملازمہ کے ہاتھ سے چائے کا کپ تھامتے بولے

کیا میں ابھی دوبارہ اُسے کھلوا سکتی ہوں میں اپنے گھر کو تباہ کرنے والوں کو سزا دلوانا چاہتی ہوں،،

ہاں یہ ممکن تو ہے بیٹا، تُمھارے بابا کے جو وکیل تھے، تمھیں یاد ہوں گے ؟

اُن سے رابطہ ہے میرا میں اُن سے تمہیں ملوادوں گا یقیناً وہ ہماری مدد ضرور کریں گے،،

ہاں یہ ٹھیک ہے، مسکرا کر کہا

×××××××× NHN & OWC××××××××

کہاں سے آرہی ہو،، گھر میں داخل ہوتے ہی اپنے چچا کی آواز سنائی دی

کام سے گئی تھی،، آہستہ سے بولی

کن چکروں میں ہو تم کہیں کوئی یار تو نہیں رکھا ہوا؟ زرتاشہ اُس کے قریب آتی بولیں

آپ حد سے بڑھ رہی ہیں ! بے یقینی سے انھیں دیکھتی بولی

اچھا اب تُم ہمیں سکھاؤ گی ہماری حدیں؟ چلائی تھیں

میں اپنے بارے میں بات کرنے کی اجازت اب کسی کو نہیں دوں گی،،اپنی آواز دبنے نہیں دی تھی

خاموش ہو تُم دونوں،،ہمدان صاحب بولے

تمھاری ہمت کیسے ہوئی میرے مہمانوں کے سامنے بدتمیزی کرنے کی،،چلتے اُس کے سامنے کھڑے ہوئے

میں نے کوئی بدتمیزی نہیں کی،اپنا حق استعمال کر کے انکار کیا ہے،،اپنی بات پر قائم رہی

کن خوابوں میں اڑھ رہی ہو تم اپنا میرا ایک جھٹکا تمہیں زمین بوس کر سکتا ہے! دھمکی دی

اب کوئی خوف نہیں ہے،،اُنکی آنکھیں میں جھانکتے کہا

جانتی ہو کس سے بات کر رہی ہو،،دوبارہ دھمکایا

اب جان گئی ہوں،،دوبدو جواب دیا

تُم جن حقوق پر اترا رہی ہو ناں لڑکی یہ دنیا تمہیں میرے نام کی وجہ سے پہچان رہی ہے

خود سے کچھ نہیں ہو تُم،،آواز بلند رہی

خوش فہمیوں کا علاج ممکن نہیں،،استہزیہ ہنستی بولی

زبان کو قابو میں رکھو لڑکی،،بپھرے ہوئے شیر کی طرح جھپٹے

لڑکی نہیں عنایہ اویس نام ہے میرا،،دور ہوتی اعتماد سے بولی

ٹھیک۔۔ٹھیک۔۔عنایہ اویس صاحبہ اپنا بوریا بستر گول کرو اور صبح ہونے سے پہلے اس گھر سے غائب ہو میں تمہیں مزید برداشت نہیں کر سکتا،،ایک لمحے کے لئے اینا سکتے میں ہی تو چلی گئی تھی اگلے ہی لمحے خود کو کمپوز کرتے سر ہلایا

ٹھیک ہے جیسے آپ کہیں،،مُسکرا کر کہتی اُنہیں مزید سلگا گئی سائڈ سے ہوتی اوپر کی طرف چل دی

××××××××× NHN & OWC×××××××××

السلام وعلیکم انکل،،کمرے میں آتے ہی دماغ کے گھوڑے دھڑاے اور عزیر صاحب کو فون ملایا

وعلیکم السلام بیٹا خیریت سے پہنچ گئی تھی گھر،،

جی جی انکل،،آواز بھیگی ہوئی معلوم ہوئی

تُم ٹھیک ہو عنایہ،،فکر مند ہوئے

جی ٹھیک ھوں مجھے آپ سے ایک کام تھا،،

ہاں بولو،،

مجھے اپنے گھر کے لیے قابلِ اعتماد ملازمین کی ضرورت ہے ڈرائیور، گارڈ، کک، مالی سب،،

وہ تو میں انتظام کر دونگا مگر بیٹا سب خیر ہے ناں،،۔

جی انکل ٹھیک ہے سب، تایا ابو چاہتے ہیں کہ میں صبح ہونے سے پہلے یہاں سے چلی جاؤں تو مجھے ان لوگوں کی ضرورت پڑ سکتی ہے،، تفصیل بتایا

ایسا کیسے ہو سکتا ہے، تُم اب اکیلی رہو گی،، لہجہ اُنکے فکر مند ہونے کا ثبوت تھا

میں اتنے سالوں سے اکیلے ہی ہوں انکل،، دھیمی آواز تھی

مگر گھر میں اپنے تو تھے ناں ساتھ،،

اُن اپنوں کے ساتھ رہنے سے میں اکیلی زیادہ خوش اور محفوظ رہوں گی آپ بس میرا کام کر دیں،،

تُم ہمارے گھر رہ سکتی ہو،، آفر کی

کہنے کا شُکریہ انکل مگر اب میں مزید کسی پر بوجھ نہیں بننا چاہتی،،

مگر بیٹا،

پلیز انکل،،

اچھا میں کرتا ہوں انتظام صبح تمھارے وہاں پہنچنے تک سب انتظام ہو چکا ہو گا،،

شکریہ انکل اور ایک کام اور بھی ہے،، کچھ یاد آتے کہا

جی بولو،،

یہاں گیراج میں میرے بابا کی گاڑی کھڑی ہے آپ پلیز ابھی اپنے ملازم سے کہہ کر اُسے

ٹھیک کروانے بجوا سکتے ہیں اتنے سالوں سے بند گاڑی ہے کوئی خرابی نہ ہو گئی ہو،،

ٹھیک ہے میں بھیج دیتا ہوں،،

بہت شکریہ انکل

×××××××× NHN & OWC××××××××

کیا ہو رہا ہے؟ سکرین پر دکھائی دیتے زیاد نے اس پاس بکھری چیزیں دیکھتے کہا

کچھ نہیں بس پیکنگ! عام سے لہجے میں کہا

کیوں خیریت؟ حیران ہوا

ہاں ہاں اپنے گھر شفٹ ہو رہی ہوں کل تو اس لیے؟

کیا مطلب کون سے گھر؟ سیدھا ہو کر بیٹھتے پوچھا

اپنے گھر جہاں میں اپنی فیملی کے ساتھ رہتی تھی،اہستہ سے بتایا

تمہارا مطلب چاچو والا گھر،،

ہاں وہی،، سر ہلاتے کہا ساتھ ہی پاس پڑے کپڑے سمیٹ کر بیگ میں رکھ رہی تھی

مگر تُم جا کیوں رہی ہو،، حیران و پریشان آواز سماعتوں سے ٹکرائی

سچ بتاؤں یہ کوئی بہانہ بنا کر ٹال دوں،، لیپ ٹاپ کی سکرین پر نظر آتے زیاد کے چہرے کو

کھوجتی نگاہوں سے دیکھتے کہا

سچ بہتر رہے گا،، دھیما لہجہ تھا

آج ایک پروپوزل آیا تھا میرے لیے میں نے انکار کر دیا تو اب مجھے یہاں سے جانا ہو گا،،

بات شروع کی

کیسا پروپوزل،،

حذیفہ صاحب یاد ہیں تمہیں؟

وہ بابا کی پارٹی والے؟

ہاں، اُنکا رشتا آیا تھا،،

کیا؟؟ انکا پروپوزل؟ تُم مزاق کر رہی ہو؟ اُسکے چہرے کو پڑھنے کی کوشش کرتے کہا

نہیں زیاد یہ سچ ہے،، سچ پر زور دیا

توانکار پر تُم جا کیوں رہی ہو؟

کیوں کے چاچو نے کہا ہے!

تُم پوری بات بتا سکتی ہو،،

پوری بات یہ کہ میں نے رشتے سے انکار کیا تو تُمہارے بابا نے مجھے گھر سے چلے جانے کا حکم دیا ہے،،

اور تُم جا رہی ہو؟ کیا تم پاگل ہو وہاں اکیلی کیسے رہو گی؟

سکون سے،، مسکرا کر بولی

تُم نہیں جاؤ گی اینا میں بات کروں گا بابا سے،،

نہیں زیاد میں جاؤں گی ایک نہ ایک دن جانا ہی تھا اور مجھے کوئی گلہ نہیں ہے میں نے انتظام کروالیا ہے وہاں رہنے کا تُم پریشان نہ ہو،، لہجہ ضدی تھا

میں کیسے پریشان نہ ہوں اینا، حالات دیکھے ہیں تُم نے، اکیلی لڑکی کا ایسے اکیلے رہنا کتنا بڑا رسک ہے،، وہ واقعی اُس کے لیے پریشان دکھائی دے رہا تھا

میں نے کہا ناں تُم پریشان نہ ہو میں اب اپنی حفاظت کرنا جانتی ھوں ابھی بہت کام ہے مجھے ہم بعد میں بات کریں؟ اُسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے جتایا

مجھے تمھاری بہت فکر ہو رہی ہے،،ہار گیا ہو جیسے

بس دعا کرنا میرے لیے،،

اللہ حافظ،، کتنی ہی دیر لیپ ٹاپ کی سکرین کو گھورتا رہا اس سب کی اُمید اُسے کبھی نہیں

تھی اپنے والدین سے ابھی تک یقین نہیں کر پا رہے تھا،،

گھر میں سب ٹھیک ہے؟ مسئلہ تو نہیں ہے کوئی؟ وہ صبح منہ اندھیرے ہی گھر سے آ گئی تھی،

ابھی عزیر صاحب کے ساتھ وکیل صاحب کی طرف رواں تھی گاڑی چلاتے عزیر

صاحب نے پوچھا

جی اللہ کا شکر ٹھیک ہے بس روٹین سیٹ ہونے میں تو وقت لگے گا ناں،،ونڈ سکرین سے

باہر دیکھتے کہا

آج شام تمہاری آنٹی آنے کا کہہ رہی تھیں دعا اُس دن بھی نہیں مل سکی تھی ناں اُس نے

شور ڈالا ہوا ہے،،

جی جی ضرور آئیں مجھے انتظار رہے گا،،

وکیل صاحب کو بتائیں عزیر بلوچ آئیں ہیں،، گاڑی دروازے کے باہر روکتے گارڈ کو بتایا،

اجازت ملنے پر اندر داخل ہوئے

السلام وعلیکم عزیر صاحب آپکا ہی انتظار ہو رہا تھا،،ایک ادھیڑ عمر شخص ڈرائنگ روم میں

آتے دکھائی دیئے

عنایہ اویس،اُسے دیکھتے خود ہی بولے

جی اسلامُ علیکم،، مسکرا کے کہا

وعلیکم السلام ماشاءاللہ کتنی بڑی ہو گئی ہے آئیں بیٹھیں،،

آپ لوگ بات کرو میں جلدی میں ہوں پھر ملیں گے،،عزیر صاحب عجلت میں بولتے

اٹھے

شکریہ انکل اللہ حافظ،، مسکرا کر کہا

چائے یہ ٹھنڈا؟

چائے،،دھیمے مگر پر اعتماد لہجے میں کہا

اچھا تو عنایہ بیٹی کیا کرتی ہیں آپ،،

بی ایس کر رہی ہوں،،

ماشاءاللہ،،اویس صاحب زندہ ہوتے تو آپ پر اُنہیں بہت فخر ہوتا،،

جی،مجھے بابا کے مرڈر کے کیس پر ہی بات کرنی تھی،،

جی بتائیں میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں،،

میں اُس کیس کو ری اوپن کروانا چاہتی،میں چاہتی ھوں کہ قاتل کو سزا ملے،،

بیٹا شائد آپ جانتی نہیں ہے کہ اس کیس کو ہم نے اُس وقت پروسیڈ کیا تھا مگر ہمدان صاحب نے خود اسے ختم کروا دیا تھا،،

جانتی ھوں عزیر اُنکل نے بتایا تھا مگر اب میں اس کیس کو فالو کروں گی کیا آپ میری مدد کریں گے،

ہاں ضرور میرے پاس پرانی فائل پڑی ہے کیس کی میں آج ہی نکلواتا ہوں اور پھر آگے پروسیڈ کریں گے ان شاءاللہ،،مسکرا کر ساری تفصیلات سے اُسے آگاہ کرنے لگے

×××××××× NHN & OWC××××××××

مادام پڑوس سے کوئی خاتون آئیں ہیں کھانا لے کر،،بیگ سے چیزوں نکال کر سیٹ کر رہی تھی جب ملازمہ آکر اطلاع دی

آپ نے اُنہیں بٹھایا؟ نظر اٹھا کر اُسے دیکھتے پوچھا

جی ڈرائنگ روم میں ہیں،،

چلیں میں آتی ہوں،،چیزیں رکھتے کہا

السلام وعلیکم،،ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے باآواز بلند کہا

وعلیکم السلام اینا،،سامنے کھڑی خاتون اسے پہچانتے بولی

مہرین آنٹی آپ؟ کیسی ہیں آپ؟اُنہیں ملتے پوچھ رہی تھی

میں ٹھیک ہوں تمھارے یہاں آنے کا سنا تو رہا نہیں گیا اس لیے چلی آئ،،بیٹھتے کہا

بہت اچھا کیا ہے آپ کو اور اس تکلف کی کیا ضرورت تھی،،سامنے میز پر رکھی چیزوں کی طرف اِشارہ کرتے کہا

ارے بیٹا میں نے سوچا تُم کیا نئے گھر میں کھانا بناؤ گی،آج ہماری مہمان سہی،بہت اچھا وقت گزرا تھا ہمارا ایک دوسرے کے ساتھ بہت دل کے قریب ہو تُم میرے،

شکریہ آنٹی مجھے آج بھی یاد ہے آپ کے ہاتھ کا پلاؤ،ماضی کو یاد کرتے ہنٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی

ہاں کتنے شوق سے کھاتی تھی ناں تُم،،

جی اور بتائیں آپی کیسی ہیں ؟اُنکی بیٹی کا پوچھا

وہ ٹھیک ہے اور اپنے گھر میں خوش باش ہے،،

ماشاءاللہ،،

تمھاری طلاق کا سنا تھا یقین کرو مجھے تمھارے لیے بہت دُکھ ہے اتنے سارے غم تُم نے دیکھ لیے ہیں اس عمر میں ہی،، مگر میں تمھارے اس باہمت روپ پر بہت خوش ہوں ایک لڑکی کی ایسا ہی ہونا چاہیے نہڈر اور باہمت،،اُسکے چہرے کو ہاتھوں میں تھامتے کہہ رہی تھیں

شکریہ آنٹی،،

اچھا مجھے کچھ چیزیں چاہیے تھی گھر کے لیے آپ اگر فارغ ہیں تو میرے ساتھ چل لیں،،

بات بدلی

ہاں ہاں میں فارغ ہی ہوں بلا لینا مجھے جب جانا ہوا،،

ٹھیک ہے،،

×××××××× NHN & OWC××××××××

کیا مطلب، اینا نے ہمدان بھائی کا بھی لحاظ نہ کیا؟فون ریسیور سے صدف کی حیران آواز سنائی دی

میں بھی تو اسی بات پر حیران ہوں صدف اتنی ہمت اسے ملی کہاں سے ہے؟زرتاشہ بولی

مجھے تو کوئی اور چکر ہی لگ رہا ہے میں نے تمہیں پہلے بھی کہا تھا کوئی تعویزوں کا چکر ہے،،

ہاں اب تو مجھے بھی یہی لگتا ہے،،کچھ سمجھ نہیں آرہی کیا کروں،،

اس پر دباؤ ڈالو ناں،،مشورہ دیا

ہمدان نے اُسے گھر سے نکال دیا ہے اب تو کچھ نہیں ہو سکتا،،

نکال دیا؟اب وہ کہاں ہے؟سیدھی ہو کر بیٹھی

پتہ نہیں اپنے ماں باپ کے گھر ہو گی کہیں؟عام سے لہجے میں کہا

ویسے باہر نکالنے سے اُسے زیادہ چھوٹ ملے گی گھر میں قید کرتے تو کچھ پر کٹتے اُس کے،،

ہمدان نے ایک بار غصے سے کہا وہ بیگ اٹھا کر چلی گئی ہے مجھے تو لگتا ہے وہ کسی بہانے کا انتظار کر رہی تھی،،

ہاں لگ تو کچھ ایسے ہی رہا ہے،اب کیا ارادے ہیں؟

کچھ بھی نہیں تُم جانتی ہو سب تُم ہی کوئی مشورہ دو کیا کروں؟

میں تو کہتی ہوں دھمکاؤ اُسے گھر پر راستے میں حملے کرواؤ اس پر ڈر کر واپس آجائے گی پھر منوا لینا اپنی بات،،

اتنا آسان نہیں ہے یہ سب،،خدشہ ظاہر کیا

مشکل بھی نہیں ہے!

اچھا پھر بات کرتی ہوں تم سے،،فون رکھتے بولی اب اُسے صدف کی باتوں پر غور کرنا تھا

×××××××× NHN & OWC××××××××

بس؟؟ یہ کچھ رہتا ہے؟ایک دکان سے نکلتی مہرین صاحبہ بولی

نہیں بس یہی آپ کھانا آرڈر کریں میں سامان گاڑی میں رکھوا کر آتی ہوں،،بیگز کی طرف اشارہ کرتی اینا بولی

ٹھیک،،فوڈ کارنر کی طرف چل دی

ارے ارے یہ دیکھو کون ہے یہ؟اینا کو پاس سے کوئی جانی پہچانی آواز سنائی

کون ہے ہمیں کیا پتا؟وقار کے ساتھ کھڑے ایک لڑکا بولا

یہ ہیں عنایہ اویس سلیبرٹی تُم لوگ جانتے نہیں ہو اُسے ؟ ہنستے بولا

تُم جیسے لوگ مجھے جان بھی کیسے سکتے ہیں خود کو دیکھو گیدڑ جیسے خود سے بات نہیں کر سکتے مجھ سے جو ساتھی ملا رہے ہو۔۔!

اور مجھے دیکھو اکیلی لڑکی ہو کر بھی تُم لوگوں کے سامنے کھڑی ہوں،، اُسکی جانب دیکھتی پر اعتماد لہجے میں ٹھہر ٹھہر کر بولی

گیدڑ کسے کہا؟ آگے بڑھا

جسے ابھی ابھی اعتراض ہوا ہے، پہلے تو کبھی نہیں ہوا ناں آج کیوں فیل کر گئے؟ مزے سے بولی

تُم اپنی حد میں رہو ! چلایا

حد میں تو تم رھو بات کرنے کی تمیز سیکھ کر آؤ اپنے بلبوتے پر بات کرنا سیکھ کر آؤ پھر منہ لگنا میرے،، اُسی کے انداز میں جواب دیا

کیا ہو رہا ہے یہاں ؟ ایک گارڈ اُن کے پاس آتے بولا

یہ لڑکے مجھے تنگ کر رہے تھے،، اُنکی طرف اِشارہ کرتے بولی

معذرت خواہ ہیں مادام،، گارڈ بولا

انہیں دیکھ لیجیے گا! اُسے کہتی وہاں سے چل دی وہ بگڑے ہوئے لڑکے بھی مک مکا کر کے وہاں سے چل دیئے۔

×××××××× NHN & OWC××××××××

آپ یہاں بیٹھی ہیں میں آپ کو پورے گھر میں ڈھونڈ رہا ہوں،، گھر آتے ہی لان کی پچھلی سائڈ بیٹھی صدف کی طرف آتے کہا

خیریت تُم گھر میں کیا کر رہے ہو؟ موبائل رکھتی بولی

کر کچھ نہیں رہا ابھی آیا ہوں! منہ بناتے بولا

خیر تو ہے کیوں لال مرچ بنے ہوئے ہو؟ اُسکے چہرے پر نظر آتے رنگ جانچتی بولی

آج مجھے آپ کی بھابھی ملی تھی مال میں،،

کون بھابھی؟

عنایہ اویس صاحبہ!

وہ کہاں مل گئی تمہیں؟

مال آئی ہوئی تھی ادھر ہی مجھ سے اتنی بد تمیزی کی ہے آپی اُس نے سب لوگوں کے سامنے کے کیا بتاؤں میرا دل چاہ رہا تھا اُس کا منہ توڑ دوں مگر مجبور تھا کچھ نہیں کر سکا! خود سے دولگا کر بتایا

کیوں مجبور تھے ،اور اُس لڑکی کو تو اب سبق سکھانا ضروری ہے؟ اپنے پیچھے سے آتی حیدر کی آواز پر دونوں نے اُسے دیکھا

کہاں جا رہے ہو حیدر؟ صدف فوراً اُٹھی

اُس کے چچا سے بات کرنے!

وہ پہلے ہی اُس لڑکی کی حرکتوں پر نالاں ہیں حیدر کچھ نہیں کر سکتے وہ،،

وہ نہیں کر سکتے میں تو کر سکتا ہوں ناں،،

کوئی مصیبت نہ اپنے گلے ڈال لینا،،

فکر نہ کریں آپ، کہتا وہاں سے نکل گیا

تمھیں کیا ضرورت تھی حیدر کے سامنے بتانے کی، میں دیکھ لیتی ناں،،اُس کے جاتے ہی وقار سے بولی

مجھے کیا پتا تھا وہ یہاں ہیں،ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھتے مزے سے بولا،،

××××××××× NHN & OWC××××××××

جانتے ہیں آپ کیا کرتی پھر رہی ہے آپ کی لاڈلی؟؟ ہمدان کے آفس میں آتے ہی بولا

کون عنایہ؟ فائل رکھتے متوجہ ہوئے

ہاں جی وہی آج اُس نے وقار کے ساتھ مال میں لوگوں کے سامنے بہت بدتمیزی کی ہے،،

وقار کی کہی باتیں دہرائی

میرے ہاتھ سے نکل چکا ہے سب،، ہمدان صاحب بولے

آپ اُسے اپنے طریقے سے روک لیں اگر میں نے کچھ کہا تو گلہ نہ کرنا،، اُنگلی اٹھا کر وارن کرتے بولا

میری بلا سے بھاڑ میں جائے وہ میرا اب اُس سے کوئی لینا دینا نہیں ہے پہلے ہی میرے لیے اتنے مسائل کھڑے کر چکی ہے میں مزید نہیں کوئی رسک لے سکتا،، ہاتھ اُٹھا کر سر سے اتارنے والے انداز میں بولے

آپ اُس کے سرپرست ہیں کیسے پیچھے ہٹ سکتے ہیں اُسے روکیں، میرے اور میرے گھر والوں سے دور رھے،

دیکھو حیدر میں سمجھا کر دھمکا کر، ہر طریقے سے کوشش کر چکا ہوں وہ اب میرے بس میں نہیں ہے تمہارا جو دل چاہتا ہے کرو،، تفصیل سے بتایا

مجھ سے گلہ نہ کرنا،، دوبارہ کہتا وہاں سے واک آؤٹ کر گیا

یہ کیسی آوازیں ہیں؟ کمرے میں بیٹھی وہ لیپ ٹاپ پر کام کر رہی تھی جب شیشے سے کسی چیز کے ٹکرانے کی آواز سنائی دی، پہلی بار نظر انداز کیا مگر آوازیں بڑھنے لگی اس کے کمرے کی کھڑکی گھر کی پچھلی جانب تھی اس لیے برائے راست دکھائی نہیں دے رہا،،

پتھراؤ ہو رہا ہے میم،، باہر نکلی تو خوفزدہ کھڑی ملازمہ نے کہا

کون ہے،، دروازے کی جانب بڑھتی اونچی آواز میں کہا

آپ باہر نہ جائیں زخمی ہو جائیں گی،، ملازمہ نے راستہ روکتے کہا

نہیں،، اللہ کیا کروں،، سر پکڑتے کہا،،

آوازیں مسلسل بڑھ رہی تھیں ساتھ ہی شیشے ٹوٹنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھی گارڈ اپنے کوارٹر میں اپنا اور ملازمین گھر میں مقید رہے

انکل کو کال کرتی ہوں،، عزیز صاحب کا خیال آتے ہی موبائل اٹھایا

فون اٹھائیں انکل،،کال جارہی تھی مگر جواب ندارد

ویڈیو،ہاں ویڈیو بناتی ھوں،،کال کاٹتے ہی خیال آیا موبائل کا کیمرہ نکالتے ہی ویڈیو بنانے لگی جیسے ہی آوازیں رکی ساتھ ہی live کے آپشن پر جاتے کیمرہ اپنے سامنے کرلیا مگر منہ کور کرنا نہیں بھولی اب صرف آنکھیں دکھائی دے رہی تھیں،،

السلام وعلیکم میں ہوں عنایہ اویس اور یہ میرے گھر پر پچھلے پانچ منٹوں سے مسلسل پتھراؤ ہوتا رہا ہے جس کا ویڈیو ثبوت میرے پاس اور CCTV camera میں محفوظ ہے میں FIR بھی کٹواؤں گی اور اس کیس کو بھی فالو کروں گی،میں خود کو ایسے ہراساں کرنے کی اجازت کسی کو بھی نہیں دونگی،،کیمرے سے گھر کے حالات دکھاتی کہہ رہی تھی

مجھے شک ہے کے یہ حملہ میرے سابقہ شوہر نے یہ میرے خاندان کے قاتل نے کروایا ہے جسے شائد علم ہوگیا ہوگا کے میں کیس ری اوپن کروا رہی ہوں مگر یہ جان لیں کے میں نہیں ہار مانوں گی چاہے گردن کٹوانی پڑی یہ کوئی بھی ہرجانہ بھرنا پڑے میرے حقوق اور میرے خاندان کا خون میں کبھی معاف نہیں کروں گی میرا اللہ میرا حامی وناصر رہے،،

کیا نہ تھا اس کے لہجے میں شدت، درد، وحشت، تکلیف، جذبہ، ہمت اور اعتماد، کسی پتھر کی مانند جس سے ٹکر کی صورت میں نقصان ہمیشہ دوسرے کا ہے، کچھ ہی دیر میں پولیس اہلکار بھی پہنچ آئے تھے ساتھ ہی سوشل میڈیا پر بھی بات پھیل گئی تھی، جب ایک انسان اپنے جائز حقوق جان لے اسکو ہرانے کی کوشش میں بے شک پورا جہاں بھی ہو اُسے کوئی نہیں ہرا سکتا،،

×××××××× NHN & OWC××××××××

Welcome back after a break کیمرہ رول ہوتے ہی ہوسٹ کی کُرسی پر بیٹھی ایک سمارٹ دکھائی دیتی خاتون نے کہا مہمان کی کُرسی پر بیٹھی عنایہ نقاب کے پیچھے سے مسکرا کر دیکھ رہی تھیں،

آج ہمارے ساتھ ہیں ایک ایسی لڑکی جس کی ہمت اور بہادری کے ہم سب گواہ رہے ہیں، ایسی لڑکی جس نے مشکلوں اور پریشانیوں کو خود پر سوار نہیں کیا جس نے اُنکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اُنہیں ڈرا کے بھگا دیا ہے میں بات کر رہی ہوں عنایہ اویس کی،،

السلام و علیکم عنایہ کیسی ہیں آپ ؟ اُسکی جانب دیکھتی بولی

وعلیکم السلام میں بلکل ٹھیک اور شکریہ اتنے اچھے الفاظ میرے لیے استعمال کرنے کے لئے،،دھیمے لہجے میں کہا

آپ deserve کرتی ہیں،، مسکرا کے بولی

اچھا عنایہ کب آپ کو لگا اب قدم اٹھانا ہے،،

مجھے افسوس ہے کے یہ وقت دیر سے آیا تھا مگر جب میرا مسکیرج ہوا تھا اور میں ہسپتال کے بستر پر لیٹے اپنی قسمت کو رو رہی تھی وہاں مجھے ایک ایسی مدد ملی جس کی وجہ سے آج میں یہاں تک پہنچی ہوں،،

کیسی مدد اگر آپ بتانا چاہیں تو؟

وہاں میری بات کو سنا گیا تھا اور یقین کیا گیا تھا اور یہ سب میرے والدین کی وفات کے بعد پہلی دفعہ ہوا تھا،جب میں نے سب کہا میرے دماغ سے بوجھ ہلکا ہوا تھا جس سے مجھے راہیں نظر آنے لگ گئی تھیں،

Sounds good،

اس سفر سے پہلے کی زندگی کیسی تھی؟

مشکل تھی،

کیا آپ نے تب اُن مشکلوں کا حل نہیں ڈھونڈا تھا جیسے اب ڈھونڈ لیتی ہیں؟

نہیں، جیسے میں نے پہلے کہا ہسپتال میں پہلی بار میرے دماغ نے دوسرے رخ پر سوچنا شروع کیا تھا اُس سے پہلے میں بھی خود پر آئی مصیبتوں پر رو کر سو جایا کرتی تھی،

جن حالات سے آپ گزری ہیں اگر ہمارے دیکھنے والوں میں سے کوئی اُن سے گزر رہا ہے تو آپ اُسے اگر کوئی مشورہ دینا چاہیں تو کیا ہو گا؟

میں بس اتنا کہوں گی کے ہمت کریں، جاگیں اور دیکھیں ہر دفعہ آزمائش نہیں ہوتی کبھی اُس مسئلے کا مقصد ہمیں ہمت دلانا نئی راہیں دیکھانا بھی ہوتا ہے،

کبھی کبھی ہمارا دل کرتا ہے کے ہم ایک صبح اُٹھئیں تو ہمارا ہر مسئلہ حل ہو جائے ساری دعائیں قبول ہو جائیں، اور آپکو پتا ہے ایسا ہوتا بھی ہے۔ اور وہ صبح بہت کچھ اپنے ساتھ لاتی ہے کے انسان حیران ہو جاتا ہے وہ معجزہ جب ہوتا ہے تو وہ ہمیں یکسر تبدیل کر دیتا ہے ہم ایک نئے انسان بن کر جاگتے ہیں۔

یہ احساس ہی ہماری آدھی تھکن اُتار دینے والا ہے کے جب ہماری سب سے زیادہ مانگی جانے والی دعا پوری ہو گی تو کیا ہو گا۔ اور اس احساس کو محسوس کرنے کے لیے سب سے

ضروری ہے معجزے کا ہونا جو ہوتے ہیں مگر اُن کے لیے، جو یقین کے ساتھ مانگتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں ہمت کرتے ہیں ہار نہیں مانتے۔

اگر آپ کوشش شروع کریں تو واقعی ایک دن آپ بھی دعا کے لئے ہاتھ اٹھائیں گے تو یاد آئے گا کہ اب صرف شکر کرنا ہے۔ آپکا یقین سب سے زیادہ آپکی زندگی میں آئے مسئلے کو ختم کرنے کے لیے اہم ہے۔ جب آپ کو یقین ہو گا کے میری یہ دعا اللہ ضرور سنیں گے تو وہ واقعی پوری کر دی جاتی ہے بس صرف دعا میں شدّت اور عقیدہ ہونا ضروری ہے،

جب دعا مانگیں تو پر یقین ہوں بلکل ویسے ہی جیسے آپ اپنی ماں سے کچھ مانگتے وقت ہوتے ہیں کے وہ نہ نہیں کرے گی۔ اور اللہ تو ہم سے اُس سے بھی زیادہ پیار کرتے ہیں وہ کیسے آپکی ارضی رد کر سکتے ہیں۔ بیشک معجزے اللہ کے حکم سے ہوتے ہیں تو کیا اپنی گزری ہوئی زندگی پر غور کر کے یہ محسوس نہیں کرنا چاہیے کے کون کون سے کاموں میں میری طرف غیب سے مدد آئی ہے اور جو جو بات یاد آئے اُسکا شُکر اُسی لمحے ادا کریں تا کہ آپ پر مزید رحمتیں نازل ہوں۔

بہت شکریہ عنایہ اُمید ہے کہ آپ کی ان باتوں سے کسی نہ کسی کو ضرور مدد ملی ہو گی،،

ان شاءاللہ،، دل سے کہا

ملتے ہیں بریک کے بعد،، کیمرے میں نظر آتی لڑکی نے مسکرا کے کہا

×××××××× NHN & OWC××××××××

السلام و علیکم،، ڈرائنگ روم میں بیٹھے ہمدان صاحب کو دیکھتی سلام کیا

یہ کیا تماشہ لگایا ہوا ہے تُم نے؟ جواب دینے کے بجائے اونچی آواز میں کہا

جی؟ نا سمجھی سے کہا

یہ کیا ناٹک ہے تمہارا لوگوں کے سامنے خود کو بہت مظلوم ثابت کرنا چاہتی ہو؟

نہیں تایا جان مجھے ایسا کچھ بھی نہیں ثابت کرنا، مجھے باہمت ہونے پر ناز ہے، سکون سے بولتی اُنہیں مزید سلگا گئی

بتاؤ کون ہے تمھارے پیچھے جو ایسے زبان چل رہی ہے،، چلا کر کہا

چائے پیے گے یہ کچھ اور؟ اُنکی بات کو نظرانداز کرتے آداب میزبانی نبھانا چاہا

تمہیں حذیفہ سے شادی کرنی ہو گی، میرے کیریئر کا سوال ہے،، جیسے حتمی فیصلہ سنایا ہو

کیا آپ دوبارہ انکار سننے کے لیے یہاں آئیں ہیں؟ گہرا سانس لے کر کہا

عنایہ تُم اپنی حدود بھول رہی ھو،،

ایسا نہیں ہے تایا جان، مگر آپ مجھ سے وہ بات نہ کریں جس کا آپکو جواب دینا مجھے اچھا نہیں لگے گا،، لہجہ ویسا ہی دھیما رہا

دیکھو حذیفہ ایک اچھا انسان ہے، نرمی سے کہا

مگر میں اُس اچھے انسان کے لئے کچھ نہیں کر سکتی،،

تمہیں میں نے اتنے سال پالا پوسا تُم اب یہ کرو گی میرے ساتھ؟ دوبارہ آواز بلند ہوئی

آپ نے مجھے پالا ہی کب تھا تایا، اپنے باپ کی چھوڑی دولت کے باوجود میں نے ملازموں جیسی زندگی گزاری ہے آپ کا تو مجھ پر کوئی قرض نہیں باقی جسے مجھے لوٹانا ہو،، لہجہ ٹوٹا ہوا معلوم ہوتا تھا

تمھیں اندازہ نہیں ہے کے تُم کس اندھے کنویں سے دھسی جا رہی ہو،، ڈرانا چاہا

کنواں ہی سہی مگر یہ تو حوصلا ہے ناں کے اپنی مرضی سے جا رہی ہو، not a big deal

مجھے سختی پر کیوں مجبور کر رہی ہو،،

میں نہیں کر رہی آپ ہی بلاوجہ ضد لگائے ہوئے ہیں،،

تُم یہ دشمنیاں بڑھا کر اپنے لیے مصیبت بنا رہی ہو، پہلے ہی حیدر تم پر غصہ ہے میں نہیں چاہتا حذیفہ کی وجہ سے تمہیں تکلیف پہنچے اس لیے کہہ رہا ہوں،، آخری طریقے سے ڈرانا چاہا

آپ میری فکر نہ کریں مجھے اب لڑنا آگیا،، اُسکی بات سے معلوم ہوتا تھا جیسے اب اُسے فرق نہیں پڑتا ہو

بھاڑ میں جاؤ، کوئی مسئلہ ہوا تو روتی ہوئی میرے پاس مت آنا،، دھمکاتے ہوئے واپسی کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے

نہیں آؤں گی، مسکرا کر کہا

×××××××× NHN & OWC××××××××

اتنے دنوں سے رابطہ نہیں کیا تُم نے کیا سب ٹھیک ہے؟ زیاد کو لیپ ٹاپ کی سکرین پر دیکھتے گویا ہوئی

ہاں مصروف تھا،، آہستہ سے بولا

تُم مجھے avoid کر رہے تھے؟

میں تم سے شرمندہ ہوں عنایہ، نظریں چرا کر کہا

کیوں تُم نے کیا کیا ہے جو شرمندہ ہو؟ کھوجتی نگاہوں سے دیکھتے کہا

میں مما بابا کے رویے پر شرمندہ ہوں،

وہ اُنکے اعمال ہیں زیاد تمہارا اس میں کوئی قصور نہیں تھا،

ہاں مگر شائذ اگر میں پاکستان میں ہی ہوتا تو حالات ایسے نہ ہوتے میں واپس آنا چاہتا ہوں

''

خبردار جو تُم نے ڈگری کے بغیر واپس آنے کا سوچا بھی تو،، مصنوئی غصے سے کہا

میں تو سوچ رہی تھی تمھاری طرف چکر لگاتی ہوں ذرہ ماحول تبدیل ہو گا تو اینرجی بوسٹ اپ ہو گی،، بات بدلی

ہاں تُم آ ہی نہ جاؤ،، ہنس کے کہا

تُم مجھے underestimate نہ کرو کافی امیر ہوں اب میں،، اترائی

کیوں کسی بینک پر ڈاکا مارا ہے یہ گردہ بیچا ہے؟ منہ سکرین کے قریب کرتے اُسے چڑانے کے لیے بولی

آپنے بابا کے بینک بیلنس پر مزے ہو رہے ہیں،

اوہ تبھی میں کہوں،،

اچھا سنو، زیاد نے پُکارا

ہاں سناؤ،،

گھر پر حملہ کس نے کروایا تھا۔

نہیں معلوم ابھی شاید حیدر، شائد حذیفہ، یہ کوئی اور،، کھوئے لہجے میں کہا

تمہیں ڈر نہیں لگتا؟ اہستہ سے پوچھ

لگتا ہے مگر پھر ہمت بھی آجاتی ہے، اچھا اب تُم بات نہ بدلو میں تمھاری طرف آئی تو

تمہیں مجھے ہوسٹ کرنا پڑے گا،، پچھلی بات کا اثر ختم کرنے کے لیے وہی پُرانی بحث

دوبارہ شروع کی

××××××××× NHN & OWC××××××××

ہم نے اٹیک کے وقت کے فون ریکارڈز نکالے ہیں عنایہ آپ کے ایکس ہسبنڈ حیدر کے

موبائل کے وہاں سے ہمیں کچھ شک ہوا جس کی تصدیق CCTV کیمرے کے

ریکارڈ چیک کرنے سے ہو گئی ہے،، پولیس آفیسر بتا رہا تھا

تو حملہ حیدر نے کروایا تھا،، اینا بولی

جی اُنہوں نے کچھ لوگوں کو ہائر کیا تھا اور خود وہ دور سے ہی سب دیکھتے رہے،، آفیسر نے مزید بتایا

اب اس پر کیا کاروائی ہو گی؟

ہم اُنہیں آپ کے گھر پر حملہ کروانے اور آپ کو ہراساں کرنے کے جرم میں گرفتار کریں گے،،

اور وہ ایک دن کے اندر اندر ضمانت پر رہا ہو کر باہر آ جائے گا،، تلخیٔ سے مسکراتے کہا

ہم کوشش کریں گے کے ایسا نہ ہو اور ویسے بھی بات سوشل میڈیا پر اتنا پھیل چکی ہے کہ سب اتنی آسانی سے نہیں ہو گا،،

ہم چلیں کچھ سبق سیکھا دینا اُسے،، آہستہ سے کہا

اجازت دیں، اٹھتے بولا وہ پیچھے بیٹھی حیدر کے اس عمل کے مطلق سوچنے لگی

یہ سب کیا ہے،، ایک کاغذ حذیفہ کے سامنے کرتے کہا

پارٹی ٹکٹ ہولڈرز کی لسٹ ہے،، دونوں کاریڈور میں کھڑے تھے جب حذیفہ صاحب سکون سے بولے

اس میں میرا نام نہیں ہے،، آواز دھیمی رکھنے کی کوشش کی

کیوں کے تُم اس ٹکٹ کے اہل نہیں ہو،، آگے بڑھتے بولے

دیکھو حذیفہ تُم میری بات سمجھنے کی کوشش کرو میں اس ٹکٹ کے لئے ایک اچھا آپشن

ہوں، تُم اتنی سی بات پر کیوں ایسے ریکٹ کر رہے ہو کہا ہے ناں میں اپنا سے بات کروں گا

مان جائے گی وہ،، سمجھانا چاہا

ہاں دوبارہ موقع دوں تمہیں خود کو بے عزت کروانے کا،، جتا کر کہا

کہہ رہا ہوں ناں کے منا لونگا میں اپنا کو،،

نہیں ہمدان صاحب اب اُس کی ضرورت نہیں ہے ٹکٹ میں پہلی ہی غنی صاحب کو دے

چکا ہوں اب کچھ نہیں ہو سکتا،،

کیسے کر سکتے ہو تُم یہ حذیفہ پچھلے بیس سالوں سے میرا باپ بھائی میں اُس علاقے کے لیے

کام کرتے رہے ہیں اور اب تُم ہمارے حلقے کا ٹکٹ کسی اور کو دے دیا ہے،،

ہمدان صاحب آپ کی جگہ اویس یہ والد صاحب ہوتے تو مجھ سے پہلے پارٹی سربراہان

اُنکے لیے ٹکٹ منظور کرتے مگر تمہاری کارکردگی سب کے سامنے ہے،

ایک موقع تو دیا جا سکتا تھا ناں،

میں نے تمہیں موقع دیا تھا عنایہ کی صورت میں تُم نہیں پا سکے تو میں اب تمھاری کوئی مدد نہیں کر سکتا،

دیکھو اینا دنیا کی آخری لڑکی تو نہیں تھی ناں میں تمہیں اس سے اچھی لڑکی سے ملواؤں گا،،

مجھے کسی لڑکی میں دلچسپی نہیں ہے عنایہ اویس میں تھی جس کا باپ ایک ایماندار شخص تھا اور مجھے اُسی لڑکی سے اپنی اولاد کی پرورش کروانی تھی، وہ نہیں تو مجھے اور بھی کسی سے کوئی لگاؤ نہیں ہے،،

تُم پچھتاؤ گے،،

الیکشن کمپین شروع کرنی ہے مجھے بہت کام ہیں تُم جاؤ اب،، اپنے آفس کے سامنے رکتے اُکتا کے کہا

××××××× NHN & OWC××××××××

سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے،، گھر آتے ہی زرتاشہ پر برسنا شروع کیا

میری وجہ سے؟ میں نے ایسا بھی کیا کر دیا جو آپ ایسے الزام لگا رہے ہیں مجھ پر،، تنگ کر جواب دیا

کیا کیا؟

اینا کی شادی اُس حیدر سے کس نے کروائی؟ تُم نے

وہاں کس کے کہنے پر اُس لڑکی صدف نے اُسے ٹف ٹائم دیا تھا؟ تمھارے کہنے پر

اُسکی طلاق بھی تمہاری وجہ سے ہوئی! اور اب دیکھو کیا ہو گیا ہے،، اگر یہ سب نہ ہوتا تو

بات یوں میڈیا پر نہ جاتی نہ وہ حذیفہ اُسے دیکھنا نہ میرا ٹکٹ چھنتا،،

یہ سب آپ کی اُس بتیجی کی وجہ سے ہوا ہے مجھے الزام دینے سے کچھ نہیں ہوگا جا کر اُس

سے پوچھیں،، چلا کر کہا

ہاں جاؤں وہاں جاؤں مزید تماشہ کروں اور جو بچی کچی عزت رہتی ہے میری اُسے بھی مٹی

میں ملا دوں، عقل مند بیوی ہو تو تمھارے کیسی،، آواز بلند تھی

اہمدان صاحب مُجھ سے نظریں ہٹائیں اور دیکھیں قصور آپ کا بھی اُتنا ہی ہے اور ابھی اپنی

بتیجی پر ہی نظریں رکھیں اپنے باپ کے قاتلوں کو ڈھونڈنے میں لگی ہوئی ہے وہ،، اُنہیں

سلگانا چاہا

تمہیں خواب میں آیا تھا یہ؟ اُسکی طرف دیکھتے مزاق اڑانے والے انداز میں کہ

آپ نے اُس کے انٹرویوز میں نہیں دیکھا تھا اپنے باپ کے قاتل کا ذکر وہ کیسے کر رہی تھی

بات واضح ہے کے وہ ڈھونڈ رہی ہے اُسے،،

وہ قاتل تک نہیں پہنچ سکتی،،اٹل لہجہ تھا

اور اگر پہنچ گئی تو،،

جب کہہ رہا ہوں کے نہیں ہوگا کچھ تو مان لو ناں میری بات ہر بات پر بحث کرنا ضروری تو نہیں ہوتا، میں نے انویسٹیگیشن کے شروع میں ہی کیس ختم کروا دیا تھا

وکیل کو مطمئن کر دیا تھا،،

جو انویسٹیگیشن آفیسر ایماندار بننے کی کوشش کر رہا تھا وہ دوبارہ ادھر واپس نہیں آسکا تو،

اب پانچ سال بعد کہاں سے شواہد ملیں گے,,

پھر بھی محتاط رہیں،

اچھا بس میرے لیے چائے بجواؤ ملازمہ سے کہہ کر تھوڑی دیر اکیلے رہنا ہے مجھے،، سر کو انگلیوں کے پوروں سے دوباتے کہا وہ بھی منہ ہی منہ میں کچھ کہتی باہر چلی گئیں

×××××××× NHN & OWC××××××××

السلام وعلیکم وکیل صاحب،، موبائل کان سے لگائے بولی اُنکی کال کا ہی انتظار کر رہی تھی

وعلیکم السلام اینا بیٹی کیا حال ہیں آپ کے،،

میں ٹھیک ہوں آپ بتائیں،

تمھارے لیے ایک اچھی خبر ہے ،،

کیا خبر؟

مجھے اُس انویسٹیگیٹر کا پتہ چل گیا ہے جو اس کیس کو دیکھ رہا تھا،،

کون ہیں اور کہاں ہیں وہ؟

ثاقب حسن نام ہے، قتل کے وقت اُس علاقے کے انویسٹیگیشن آفیسر تھا مگر جن تاریخوں میں اس کیس کو ختم کیا گیا اُس سے ایک ہفتہ پہلے اُنکا ٹرانسفر ہو گیا تھا اور ان پانچ سالوں میں وہ دوبارہ یہاں پوسٹ نہیں ہو سکے،،

کیا یہ سب قاتل نے کروایا ہو گا،

ہاں اور اس بات سے واضح ہے کے قاتل کافی پاور والا ہے،،

کیا ہم ثاقب حسن سے مل سکیں گے؟

میرا اُن سے رابطہ ہو گیا ہے اس ویکینڈ پر ہمیں وہ مل سکتے ہیں،،

اُن کے پاس ہمیں بتانے کے لیے کچھ ہو گا ناں؟

ان شاءاللہ، ہو گا،،

اچھا آپ ویکینڈ پر اُنکے ساتھ میرے گھر آجایئے گا ابھی ہمیں آفس میں اس بات کے ذکر سے پرہیز کرنا چاہیئے،،

ہاں میرا ابھی یہی خیال ہے،اور سوشل میڈیا وہاں تو کافی بار ذکر ہو چُکا ہے ناں،

ہاں مگر میں اس پر کیا کام کر رہی ہوں یہ تو واضح نہیں ہے ناں،اپنے طور پر اس کیس کو اسٹڈی کرنے کے بعد ہی کیس ری اوپن کے لیے اپلائی کروں گی،،

ہاں یہ بہتر رہے گا،

عزیر انکل کو بھی بتا دیتی ہوں ویکینڈ پر وہ بھی فارغ ہونگے ہمیں جوائن کر لیں گے،،

ہاں ٹھیک ہے،چلو اب فون رکھتا ہوں کچھ کام ہے

اللہ حافظ،

××××××××× NHN & OWC××××××××

میم آپ کے انکل آئیں ہیں،،ملازمہ نے آکر اطلاع دی

کون عزیر انکل؟مصروف سا جواب آیا

نہیں ہمدان صاحب،،اہستہ سے کہا کچھ دن پہلے کیے گئے تماشے کے وقت وہ بھی وہاں ہی موجود تھی

اوہ چلیں اُن کو بٹھائیں میں آتی ہوں،

السلام وعلیکم،،اندر داخل ہوتے بولی

کیسی ہو،،چہرے پر شفقت طاری کرنے کی کوشش کی گئی زرتاشہ کی بتائی بات کو ابھی وہ نظرانداز نہیں کر سکتے تھے

ٹھیک ہوں،ہلکا مسکرا کے کہا

پڑھائی کیسی جا رہی ہے؟

اچھی،یک لفظی جواب دیا

زیاد سے تو بات ہوتی ہو گی ناں،

جی اکثر ہوتی ہے،،

اسکا سیمسٹر ختم ہو گیا ہے پرسوں کی فلائٹ سے واپس آرہا ہے،

یہ تو اچھی بات ہے،

میں اُس سب کے لئے بہت شرمندہ ہوں تُم مجھے معاف کر دو،،اُنکی آنکھیں الفاظ کا ساتھ نہیں دے رہی تھی

مجھے کوئی گلہ نہیں ہے اب،

کیا تم نے مجھے معاف کیا،،

اتنا آسان نہیں ہے ایسے معاف کرنا اُس فیزر سے نکلنا،

میں اُس وقت مجبور تھا حذیفہ نے پارٹی ٹکٹ دینے کے لئے یہ شرط رکھی تھی اب دیکھو

میں تمھارے لیے اس بار اپنی سیٹ چھوڑ رہا ہوں،، کہانی سنائی

مجھے افسوس ہے،،

افسوس کی کوئی بات نہیں ہے میں بس یہ چاہتا ہوں کے تُم واپس گھر آجاؤ ہم سب ساتھ

مل کر رہیں،،نئی گیم کھیلنے کی پوری تیاری تھی

ایسا ممکن نہیں ہے میں اپنے گھر میں خوش ہوں،

میرے بھائی کی آخری نشانی ہو تُم میں تمہیں اپنی انکھوں کے سامنے چاہتا ہوں ہر وقت،،

ایموشنل بلیک میل کرنے کی کوشش کی

مگر یہ ابھی ممکن نہیں ہے تایا ابو،،۔

میں کوئی زبردستی نہیں کروں گا جب تمہارا دل چاہا آجانا تمہارا اپنا ہی گھر ہے وہ بھی،

×××××××× NHN & OWC××××××××

آج کافی دنوں بعد مل رہے ہو ہیں ہم، مسکرا کے اُسے دیکھتے بولی

کچھ عجیب محسوس کیا، ڈاکٹر ایشا کے کلینک میں بیٹھی اینا بولی

اگر جو میں کر رہی ہوں وہ سب ویسا نہ ہوا تو؟ میں اکیلی لڑ رہی ہوں اگر تھک گئی تو؟ مجھے نا

کامی سے ڈر لگ رہا ہے پرانی یادوں نے ابھی تک میرا پیچھا نہیں چھوڑا ہے، کھوئے ہوئے

لہجے میں کہا

ہر کسی میں کوئی نہ کوئی کمی ہوتی ہے، کوئی بھی پرفیکٹ نہیں ہوتا اگر ہم اپنی کمی کو اپنی

طاقت بنائیں تو دنیا کی کوئی طاقت ہرا نہیں سکتی،

مگر اگر کمی کا احساس خود کا بنایا ہوا ہے، آپکے کنفیڈنس کی کمی کی وجہ سے ہے پھر یہ غلطی

آپکی ہے،

احساسِ محرومی سے نکالنا ہے خود کو ہر معاملے میں اب چاہے وہ آپکی قدرتی کسی کمی کی وجہ

سے ہے یہ انسان کی بنائی ھوئی تفریق کی وجہ سے ہے۔

ان باتوں کو لے کر سوچنا، رونا وقت ضائع کرنا کا کوئی فائدہ ہے؟

نہیں کوئی فائدہ نہیں ہے اس سب سے اہم آپکی ذہنی صحت ہے آگر وہ اچھا ہے تو کوئی بھی

مسئلہ مسئلہ ہی نہیں ہے کیوں کے آپ اُسے حل کر سکتے ہیں،،

یادرکھیں کے کوئی بھی پرفیکٹ نہیں ہوتا جو پرفیکٹ نظر آرہا ہے وہ اس لیے کیونکہ ہم اس کی زندگی کا ایک حصّہ دیکھ رہے ہیں

اس نے ان امپرفیکشن کو اچھے سے سنبھالا ہوا ہے کسی دوسرے کے سامنے نہیں کرر کھا۔

یہ سب مشکل ہوتا جارہا ہے میرے لیے، لوگوں کے رویے پریشان کررہے ہیں،

میں چاہتی ہوں کے سب جلدی سے حل ہو جائے،

شخصیت میں ٹھہراؤ کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ فورا ًریکشن دینا غصہ کا یہ محبت کا اظہار فوراً ہی کرنا ضروری نہیں ہوتا رکیں،

ایک لمحے کے لیے ہی صیحح پھر جواب دیں چاہے آپکو دوسروں کا وہ عمل کتنا ہی برا یہ اچھا کیوں نہ لگا ہو۔

اس بات کی پرکٹس بہت ضروری ہے۔ اس کا بھی تو ہماری شخصیت پر بُرا اثر پڑھتا ہے۔

ہم اگر بند نہیں باندتے خود پر، ہم ہر کسی کی بات پر ہرٹ ہونا پریشان ہونا شروع کرتے ہیں پھر یہ ہماری عادت بن جاتی ہے جو قطعاً اچھی عادت نہیں ہے۔

اپنے ساتھ وقت گزاریں اپنے آپ پر غور کریں اور اللہ سے اپنی باتیں شیئر کریں۔ ٹھہراؤ خود ہی آجائے گا آپکی زندگی میں۔

××××××××× NHN & OWC×××××××××

ثاقب حسن، عزیر صاحب کے ساتھ بیٹھے شخص نے کھڑے ہو کر نے اپنا تعارف کروایا

عنایہ اویس،، تشریف رکھیں، تینوں کو بیٹھنے کے لئے کہا وکیل صاحب، عزیر صاحب اور

ثاقب صاحب نے آج کیس کے متعلق کچھ بتانا تھا

ان لوگوں سے آپکے متعلق جانا ہے بہت افسوس ہوا ہے مجھے، ہم سب مل کر ضرور اب

اس کیس کو حل کر سکتے ہیں،، ثاقب حسن بولے

ان شاءاللہ، تینوں کے لب ہلے

ثاقب صاحب کے پاس کچھ معلومات ہیں یقیناً ہمارے کام آئیں گی، وکیل صاحب نے کہا

جی بتائیں پلیز، عنایہ اویس کے لہجے میں بے چینی واضح تھی

جب میں نے موقع واردات سے چیزیں جمع کی تھی اویس صاحب کا موبائل بھی وہیں

موجود تھا، آخری کال جنہیں کی گئی تھی وہ عزیر صاحب تھے مگر بعد میں معلوم ہوا کے اُنکو

فون مدد کے لئے کی جا رہی تھی، عزیر صاحب کی طرف اشارہ کرتے بولے

ساتھ ہی کچھ کاغذات بھی ہمیں لا کر سے ملے جن میں اویس صاحب کی وصیت درج تھی جس کی تصدیق وکیل صاحب کر دیں گے، عنایہ نے وکیل صاحب کو دیکھا وصیت کے بارے میں اسے کسی نے نہیں بتاتا تھا

ایک کیمرہ بھی جس سے یقیناً قاتل سب دیکھ رہا تھا، بات جاری رکھی

گاڑی کے ٹائر کی ہوا کم کی گئی تھی ایسے معلوم ہوتا تھا کے بھاگنے کا راستہ بند کرنے کے لیے کیا گیا تھا،، اس بات پر اینا نے آنکھیں بند کر کے خود کو پر سکون رکھنے کی کوشش کی

اویس صاحب کی گاڑی بلٹ پروف تھی مگر قتل کے پچھلے تین دن سے وہ گاڑی ورک شاپ میں کھڑی تھی کیوں کے اس کا انجن اچانک ہی خراب ہو گیا تھا یقیناً پری پلینڈ تھا،، مزید بتایا

یہ سب تو اُس وقت آپکو وہاں سے معلوم ہوا تھا انویسٹیگیشن کے بعد بھی تو چیزیں کلیئر ہوئی ہو نگی ناں،، عزیر صاحب بولے

جی بلکل انویسٹیگیشن کے بعد ہمیں معلوم ہو گیا تھا کے کون قاتل ہے جس پر یقین قاتل کی اپنی حرکات کروا رہی تھیں،، بات کا آغاز کیا

ماضی!

آپ کو کس نے بتایا ہے یہ سب،، زرتاشہ حیرانی سے اُسے دیکھتی بولی

باباکا وکیل آیا تھا اُنکے آفس اسی سے پوچھا تھا میں نے،، ہمدان بتارہا تھا

یہ صحیح نہیں کیا بابا نے سراسر زیادتی کی ہے آپ کے ساتھ اویس بھائی کو اپنا گدی نشین بنا کر،،
چلائی تھی

میں ایسا کبھی نہیں ہونے دوں گا،، کچھ سوچتے بولا

کیا مطلب کیا کریں گے آپ،،

اس وقت کا کتنے سالوں سے انتظار کر رہا تھا میں بابا ایسے سب کچھ اویس کو پلیٹ میں رکھ کر نہیں
دے سکتے،، آواز میں غصہ تھا

کوئی راستہ ضرور نکل آئے گا آپ پریشان نہ ہوں،، آواز دھیمی کرلی تھی

ہاں راستہ تو نکل ہی آئے گا بس بابا صاحب کے مرنے کا انتظار ہے،، عجیب سے انداز میں کہا

آپ نے اس بات کا ذکر بابا سے کیا تھا؟ پوچھا

نہیں پاگل تو نہیں ہوں،، ماتھے پر بل ڈالے مبا

ہاں کرنا بھی مت،

یہ کام اگر بابا کی زِندگی میں ہو جائے تو زیادہ مناسب رہے گا،، ہمدان بولا

ایک کام ہو سکتا ہے،، زرتاشہ بولی

کیا؟ سوالیہ نظروں سے دیکھتے کہا

آپ اویس کو کرپشن کی آفر کروائیں اپنے کسی جاننے والے سے اور اس کا ثبوت بابا کو دے دیں اس سے بابا اویس سے بدل ہو نگے اور اُنکو ہٹا کر آپکو اپنا گدی نشین مقرر کر سکتے ہیں ویسے بھی بابا کام میں کوئی بد دیانتی قبول نہیں کریں گے کبھی بھی،،

اتنا آسان نہیں ہے،، سر ہلاتے بولا

کوشش تو کی جاسکتی ہے ناں آپ کو اپنے بیٹے کے اچھے مستقبل کے لیے ایسا کرنا ہو گا اپ کے بابا کی طرح ایمان دار بن کر بس گنی چنی تنخواہ پر گزارا نہیں کر سکتے ہم،،

ہاں دیکھتا ہوں بس،، سر کُرسی کی پشت سے لگا کر آنکھیں موندلی

سوچنے کا وقت گیا اب جو بھی کرنا ہے جلدی کریں یہ وقت ہاتھ سے نکلنا نہیں چاہیے،، زرتاشہ کہتی باہر نکل گئی

××××××××× NHN & OWC××××××××

کیسے ہیں آپ بابا،،بیڈ پر لیٹے نڈھال وجود کی طرف آتے ہمدان بولا

ہمم ٹھیک،،اہستہ سے کہا

مجھے فون آئی تھی اویس کی میں توڑ رہی گیا تھا،،اُن کے والد اویس کے ساتھ رہائش پذیر تھے

ایک نہ ایک دن سب نے جانا ہے،،

آپ ایسی باتیں کیوں کر رہے ہیں بابا،،اویس فوراَ اُنکے ساتھ آ کر بیٹھتے بولا

مجھے لگتا ہے میرا وقت آ گیا ہے،، بات جاری رکھی

بابا،،ہمدان نے روکنا چاہا

دونوں بھائی آپس میں اتفاق سے رہنا،دونوں کے ساتھ تھامتے بولے

یہ سب کچھ تُم لوگوں کا ہی ہے، کاروبار تُم سنبھالنا تُم اس میں اچھے ہو اور اویس میرے بعد میری خالی چھوڑی کُرسی پر الیکشن میں کھڑا ہو وہ لوگوں کے لئے کام کر سکتا ہے،، باری باری دونوں کو دیکھتے بولے

اپنے باپ کی کمائی عزت کو کبھی کم نہ ہونے دینا،، آخری الفاظ میں التجا تھی

آپ اور نہ بولیں طبیعت زیادہ خراب ہو گی،، ڈاکٹر ڈاکٹر جلدی آئیں، اُنکا سانس اُکھڑ ھتا دیکھ کر اویس نے کہا

آپ لوگ زیادہ بات نہ کرنے دیں اُنہیں، ڈاکٹر آتے ہی بولا

بابا جان آپ ٹھیک ہو جائیں گے اور سب کچھ خود سنبھالے گیں ہم آپ کے بغیر کچھ بھی نہیں ہیں ،، آپکی ضرورت ہے ہمیں،، اُنکا ہاتھ تھامتے ہمدان نے کہا

چلو باہر اویس، ڈاکٹر کے اشارے پر ہمدان اویس کو لیے باہر نکل گیا

اس وقت کے بعد سے دونوں بھائی باہر ہی بیٹھے رہے جیسے کسی انہونی کا ڈر ہو، کمرے میں ڈاکٹر موجود تھا جو اُنکی دیکھ بھال کے لئے رکھا گیا تھا

سر کی طبیعت خراب ہو رہی ہے ہاسپٹل لے کر جانا ہوگا،،ڈاکٹر کی آواز کانوں سے ٹکرائی

گاڑی نکالو ہمدان،،اویس کمرے کی طرف جاتے کہہ رہا تھا کچھ ہی دیر میں دونوں بھائی ہاسپٹل کے کاریڈور میں کھڑے پریشانی سے چکر لگا رہے تھے،

He is no more،ڈاکٹر نے اطلاع دی

کیا کہہ رہے ہیں آپ،ایسا کیسے ہو سکتا ہے،ہمدان نے اونچی آواز میں کہا

حوصلا کریں ہمدان صاحب،،اُسکا کندھا تھپکتے ڈاکٹر بولا

کیسے کروں حوصلا،اویس دیکھو کیا ہو گیا ہم میں کیسے رہوں گا اکیلے،، سکتے میں کھڑے اویس کو

جھنجوڑ کر کہا اور گلے لگا لیا

××××××××× NHN & OWC×××××××××

چلے گئے سب مہمان،، مہمانوں کو رخصت کر کے کمرے میں آیا جب زرتاشہ کو اپنا منتظر بیٹھا پایا

آپکو چائے منگوا دوں، پوچھا

نہیں ضرورت نہیں ہے، نفی میں سر ہلاتے کہا

پھر آپ نے کیا سوچا ہے؟ بات کا آغاز کیا

کس بارے میں؟ حیرانی سے اُسے دیکھا

اویس کے لئے، اُسکا کیا کرنا ہے؟ یہ اچھا موقع ہے دیر نہیں کرنی چاہیے آپکو، ابھی بابا کی سیٹ پر انتخابات ہونگے اُس میں اگر آپ نہ کھڑے ہو سکے تو پانچ سال انتظار کرنا پڑے گا آپکو،، بغیر رکے

کہا

ابھی تو بابا کو مرے تین دن ہوئے ہیں زرتاشہ ابھی میں کیا کروں، تھوڑا وقت تو لگے گا،،

کتنا وقت جب سے میری آپ سے شادی ہوئی ہے روز یہی سن رہی ہوں،، آواز اونچی ہوئی

کیا تم ہر وقت بحث کے موڈ میں رہتی ہو کوئی اور کام نہیں ہے تمھیں؟ ماتھے پر بل ڈالے گویا ہوا

یہ سب ٹینشنیں ختم ہوں تو میں کسی کام کا سوچوں ناں،، آواز ہنوز اونچی تھی

نہیں آپ کی مہربانی آپ ٹینشن لے کر مزید میرا سر درد نہ بڑھائیں یہ میرا کام ہے مجھے کرنے دو تُم اپنے اور زیاد پر ہی دیحان دو،،

ہاں جیسے وہ تو میری اولاد ہے ناں صرف آپ کا کچھ نہیں لگتا،،

زرتاشہ میرا دماغ نہ خراب کرو اس وقت جاؤ کسی سیلون، ہے دوستوں کے ساتھ مجھے تھوڑا وقت

اکیلے رہنے دو،،

اتنی بری لگتی ہوں تو گھر میں کیوں رکھا ہوا ہے،،

ہیلو کمال تُم سے کام تھا،،اُس کے کمرے سے جاتے ہیں موبائیل نکال کر کسی کو فون کیا

×××××××× NHN & OWC××××××××

سر کوئی کمال صاحب آئیں ہیں،،ریسیپشن سے اطلاع دی گئ

بھیج دو،اجازت دی

کیسے ہیں اویس صاحب اور والد صاحب کا سنا تھا بہت افسوس ہوا،،اندر داخل ہونے والے شخص نے ملتے ہوئے کہا

جی شُکریہ،دھیمی آواز میں کہا

آپ بتائیں کیسے گزر رہے ھیں اس کُرسی پر کہیں نشہ ہی نہ چڑ جائے اقتدار کا،، ہنستے ہوئے کہا

ایسی کوئی بات نہیں ہے آپ بتائیں کوئی کام تھا آپ کو،، زبردستی مسکرا کر کہا

ہاں جی ایک کام ہے تو، اگر آپ کر دیں ساری زندگی احسان مند رہوں گا، بات شروع کی

جی بتائیے میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں، آگے ہو کر بیٹھتے بولے

میری کچھ زمین کا کیس لگا ہوا ہے کافی پریشان کر کے رکھا ہوا ہے اس نے اگر آپ اس زمین کو میرے نام لگوانے میں مدد کر دیں تو آپکو خوش کر دونگا،، جیب سے چیک نکالتے بولا

اسے اندر ہی رکھیں،،

اور یہ زمین آپ کی ہے؟ یہی کہاناں آپ نے؟ کاغذات دیکھتے پوچھا

جی سو فیصد درست ،دانتوں کی نمائش کرتے بولے

یہ زمین ایک سکول ٹیچر کی ہے جنہوں نے اسے آج سے دس سال پہلے بہت مشکل سے پیسے جمع کر کے خریدا تھااوراب آپ آکراس پر قابض ہو گئے ہیں ساتھ ہی یہ بھی چاہتے ہیں کے میں بھی آپ کا ساتھ دوں، بہت افسوس ہوا ہے مجھے کمال صاحب اتنا کچھ تو ہے آپ کے پاس کیوں زیادہ کی لالچ میں آپ ایک غریب سے اُنکا آخری سرمایہ چھیننا چاہتے ہیں،،

یہ میری ملکیت ہے، آواز بلند کرتے بولے

نہیں یہ آپکی ملکیت نہیں ہے اوراس بات پر آپکو یقین کورٹ کے نوٹس سے مل جائے گا آئندہ ایسے کسی کام کے لیے میرا دروازہ مت کھٹکھٹایے گا،،

ایمانداری کے جھنڈے گاڑنے سے تمہیں اور تمہارے باپ کو کبھی بھی کچھ حاصل نہیں ہو گا،،

ہمیں ایسا کچھ پانے کی خواہش ہے بھی نہیں اللہ کا دیا سب کچھ ہے ہمارے پاس البتہ آپ اس بے ایمانی کا بدلہ ضرور چکائیں گے،،

سوچ ہے تُمہاری،، کُرسی دھکیلتے باہر نکل گئے

×××××××× NHN & OWC××××××××

کیوں کمال میاں لگا آئے چونا میرے چھوٹے بھائی کو،، گاڑی میں بیٹھتے ہی ایک نمبر پر فون ملائی دوسری جانب سے ہمدان کی آواز سنائی دی

خاک چونا لگاتا وہ تو پنجے جھاڑ کر میرے پیچھے پڑھ گیا،، غصے سے کہہ رہے تھے

کیا مطلب،، ٹھٹھکا

دیکھ ہمدان میں تیری دوستی میں گیا تھا وہاں اور اپنی بے عزتی برداشت کی ہے کوئی اور ہوتا تو میں ایک ادھ دانت توڑ کر ہی آتا،، گاڑی چلاتے بول رہے تھے

کیا کیا ہے اُس نے؟

بے عزت کر کے نکالا ہے مجھے اُس نے اتنے لوگوں کے سامنے،،

پوری بات بتاؤ گے ؟

اُن صاحب نے اُس جگہ کی ملکیت کی پوری کہانی میرے گوش گزار کی ہے اور وہی ایمان داری کے جھنڈے گاڑنے کی خواہش،،

اھّھ سوچا تھا کے بھائی ہے میرا ایسے ہی سمجھالیتا ہوں اُسے مگر نہیں،،

تمھارے باپ کی کاپی لگ رہا تھا وہ،ایسے تو اُسکی جگہ لوگوں کی نظروں میں بڑھے گی،،

تب ہی بابا کے پاس ہی بھیج رہا ہوں اُسے،،دل میں سوچا

نہیں ایسے نہیں ہوگا،،۔

کیا سوچ رہے ہو تُم؟

اُسے چھوڑو تُم کل تیار رہنا میں تُمہارے ساتھ جاؤں گا اُس کی طرف آخری کوشش کرنے تاکے بعد میں مجھے کوئی گلِہ نہ ہو،،

میں دوبارہ نہیں جاؤں گا وہاں تُم خود ہی دیکھ لو اب جو بھی کرنا ہے،،

کمال صبح وقت پر پہنچ آنا میرے آفس کہہ رہا ہوں ناں کروادوں گا تمہارا کام،اُس نے نہ کیا کوئی اور کردے گا،،

ٹھیک ہے،،

یاد سے،، کہتا کال کاٹ گیا

××××××××× NHN & OWC×××××××××

بھائی تُم نے کافی دنوں بعد چکر لگایا ہے، ہمدان کو دیکھتے مسکرا کے کہا

ہاں کام میں مصروف تھا، یہ میرا دوست ہے کمال، ساتھ کھڑے شخص کی طرف توجہ دلائی

السلام و علیکم،، آئیں بیٹھیں، اُسے بھی ملتا بیٹھنے کو کہا

میرا اسکول فیلو تھا یہ تُم شائد بھول گئے ہو اسے،، بیٹھتے ہی بولا

نہیں نہیں یاد ہے مجھے، مسکرا کے کہا

تو پھر؟ یہ تُمہاری طرف کام سے آیا تھا پر بتا رہا ہے کے تم نے کام نہیں کروا یا اسکا،، عجیب سے انداز میں کہا

ہاں کل آئے تھے مجھے آپ کو بتانا یاد نہیں رہا،، اُسکے لہجے کو نظر انداز کرتا بولا

میں پوچھ سکتا ہوں کے تُم نے کیوں کیا ایسے؟ پھر وہی احساس تھا اُس کے انداز میں

ہمدان وہ جگہ ایک غریب انسان کی ہے میں اُس سے کیسے چھین سکتا ہوں،،اُسے سمجھانا چاہا

وہ غریب انسان تمہارے بھائی سے زیادہ اہم ہے تمہارے لئے،،

ایسا کچھ نہیں ہے مگر تم خود بھی حقائق دیکھو ناں،،

کیا دیکھوں کے کیسے تُم نے مجھے میرے دوست کے سامنے بے عزت کروایا،،

تُم غلط مطلب لے رہے ہو اس سب کا،،۔

ٹھیک ہے جو صحیح مطلب ہے وہی بتادوں میں تمہیں کے آج کے بعد میرا تُم سے کوئی واسطہ نہیں ہے تمھیں کوئی پولیس مقابلے کی نذر کرے یہ کسی گمنام گاڑی سے ایکسیڈینٹ کے مجھے مت بلانا،، چلا کے کہا

ہم بھائی ہیں،،۔کندھے ڈھیلے پڑے

ہم بھائی تھے مگر جس راستے کے تُم مسافر ہو میں تمہارا وہاں ساتھ نہیں دونگا،۔ کہتا اُٹھ کھڑا ہوا سارے وقت میں ساتھ بیٹھا کمال تکرار کے دوران مسکرا کر انجوائے کرتا رہا

ہمدان بات سنو میری،اُس کے پیچھے لپکا

کچھ نہیں بچا اب سننے کو،ایک نظر دیکھتے باہر نکل گیا

صاحب خیریت تھی آپ نے اتنا اچانک بُلایا،،ایک ادھیڑ عمر ملازم کھڑا پوچھ رہا تھا

کسی کو شک تو نہیں ہوا تمہارے یہاں آنے سے ؟ہمدان نے نظریں اُس اور گاڑھتے کہا

نہیں صاحب میں بازار کا کہہ کر نکل آیا ہوں،،

ہمم ٹھیک،،سر ہلاتے کہا

سب ٹھیک ہے ناں صاحب اُس دن آپ بہت خفا ہو کر نکلے تھے وہاں سے،، پریشانی سے پوچھا

ہاں گل خان بڑا دل دکھایا ہے تمہارے صاحب نے میرا اُس دن، تُم میرا ایک کام کر دو گے؟ لہجہ کسی بھی احساس سے عاری تھا

آپ حکم کریں صاحب، مجھے کیا کرنا ہے؟ سر کو خم دیتے پوچھا

اویس کی گاڑی کے انجن میں ریت ڈالنی ہے اور گھر والی گاڑی میں یہ کیمرہ،، سامنے میز پر دو تھیلیاں رکھی تھیں اُنکی طرف اِشارہ کرتے بولے

کب تک ہو جائے یہ کام؟ ہاتھ میں لیتے پوچھا

دو دنوں میں جب بھی موقع ملے کر دینا،، دھیمی مُسکراہٹ چہرے پر سجا کر کہا

آپ بے فکر ہو جائیں صاحب،،

اوراس بات کا خاص خیال رکھنا ہے کے گاڑی ورک شاپ میں ہی رھے جب تک میں نہیں کہتا،،
مزید تلقین کی

جی بہتر، سے ہاں میں ہلاتے کہا

یہ رکھ لو، جیب سے کچھ نوٹ نکالتے اُسکی جانب بڑھائے

صاحب اسکی کیا ضرورت ہے آپ کے پہلے ہی میری ذات پر بہت احسان ہیں،، ہاتھ نہیں بڑھایا تھا

یہ تمہارے کام کا معاوضہ ہے کچھ دنوں میں تمہیں اپنے خاندان سمیت کسی دوسرے شہر منتقل ہونا پڑے گا،، زور دیتے کہا

مگر صاحب میں کیسے جا سکتا ہوں،، نوٹ تھامتے پوچھا

وہ سب میرا کام ہے تُم اپنی تیاری پوری رکھنا اور کام ہوتے ہی مجھے اطلاع کر دینا،، والٹ جیب میں

رکھتے کہا

بہتر صاحب،،

جہاں سے آئے تھے وہیں سے نکل جاؤ کسی کی نظروں میں نہیں آنے چاہیے ہو،،

اللہ حافظ،،ہاتھ اٹھا کر کہا

××××××× NHN & OWC××××××××

السلام و علیکم اصغر صاحب،،ایڈووکیٹ اصغر اپنے آفس میں بیٹھے کام میں مصروف رہے جب دروازہ دھکیلتے اویس صاحب داخل ہوتے دکھائی دیے

اویس صاحب آپ یہاں کیسے ؟ کھڑے ہو کر مصافحہ کیا اور بیٹھنے کا اشارہ کیا

مجھے ایک ضروری کام تھا آپ سے،بیٹھتے ہی کہا جیسے جلدی میں ہوں

جی خیریت؟ آگے ہو کر پوچھا

اپنی وصیت بنوانی ہے، آہستہ سے بولے

سب ٹھیک ہے ناں؟

ہاں ٹھیک ہے سب مگر مجھے یہ کام کرنا ہے ضروری، اپنی بات پر زور دیتے کہا

اوکے اوکے آپ بتایئے کیا لکھنا ہے، ایک فائل کھولتے کہا

میرے حصے کی ساری پراپرٹی میری دونوں اولادوں اور بیوی میں شریعت کے مطابق تقسیم کی جائے گی اور کوئی بھی اسکا حصہ دار نہیں ہو گا، اگر مجھ پر کوئی بھی جان لیوا حملہ کیا جاتا ہے اُس کی تفتیش کے ساتھ ساتھ میرے خاندان کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے،

میری اچانک موت کے بعد پیچھے رہنے والوں کے لیے میں نے اپنی جمع پونجی بینک میں جمع کروا

رکھی ہے وہ کسی اور پر انحصار کیے بغیر اپنی زندگی گزار سکتے ہیں،،

بس؟ اُنکے رکتے ہی اصغر صاحب کا چلتا ہاتھ بھی رکا، سر اٹھا کر پوچھا

ہمم،، سر ہلا کر کہا

اویس کیا میں تمھاری کوئی اور مدد کر سکتا ہوں؟ فائل کو بند کر کے پوچھا

میری نہیں مگر جب مجھے کچھ ہوا تو پیچھے رہنے والوں کی مدد کرنا،، کچھ تھا اُن کے لہجے میں جس سے اصغر صاحب ٹھٹھکے تھے

ایسے کیوں کہہ رہے ہو؟ اگر کوئی تمہیں دھمکا رہا ہے تو بتاؤ ہم قانونی مدد لے سکتے ہیں،،

ایسے میرے بچوں کی زندگی کو خطرہ ہو سکتا ہے میں کبھی بھی ایسا نہیں چاہوں گا،،

تُم تھوڑا وقت چھٹیوں پر جاؤ، اچھا محسوس کرو گے اُس کے بعد دیکھ لیں گے کیا کرنا ہے،،

اسکی آفیشل کاپی مجھے کب تک مل جائے گی،،اُنکی بات کا جواب دیے بغیر کہا

کل تک پہنچ آئے گی،،

اب مجھے اجازت دو،اٹھتے بولے

××××××× NHN & OWC××××××××

کہاں تھے تُم کب سے فون کر رہا تھا میں تمہیں،،گاڑی میں آتے ہی عزیر صاحب کو کال بیک کی جو کب سے فون کیے جا رہے تھے

ایک کام سے آیا ہوا ہوں،گاڑی سٹارٹ کرتے کہا

تُم ڈرائیو کر رہے ہو؟

ہاں کیوں،

تُم گھر پہنچو پھر بات کرتے ہیں،اُنہوں نے کہتے ہی کال کاٹ دی

یہ کیا ہوا گاڑی کو؟ابھی تھوڑا ہی آگے گئے تھے جب گاڑی رُک گئی پریشانی سے کہا

ایک لوکیشن بھیجی ہے جلدی بچوں والی گاڑی لے کر آؤ،،موبائل نکالتے گل ُخان کو فون کی ساتھ ہی آنکھیں بند کر کے سیٹ کی پشت سے لگا دی

عزیر مجھے ابھی تُم سے ملنا ہے تُم گھر ہو یہ آفس؟کسی خیال کے تحت موبائل نکال کر عزیر صاحب کو میسج بھیجا

گھر جارہا ہوں آجاؤ وہاں ہی،،ایک منٹ بعد جواب موصول ہوا تھوڑی ہی دیر میں وہ عزیر صاحب کے ڈرائنگ کے میں بیٹھے دکھائی دیے

خیریت ہے اویس؟تُم پریشان لگ رہے ہو اور ایسے اچانک کہا ملنے کا سب ٹھیک ہے ناں؟اُنکو

دیکھتے پریشانی سے پوچھا

مجھے کمال صاحب نے زمین اپنے نام کروانے کا کام کہا تھا جو قبضے کی زمین تھی میں نے انکار کر دیا،

کل ہمدان بھائی آئے تھے اُس کے ساتھ اُنہوں نے مجھے کہا کے میں یہ کام کروں ورنہ نتائج کے زمہ دار میں ہونگا،،ساری بات بتائی

اُن کے لہجے میں کچھ مختلف تھا،مجھے کچھ اچھا محسوس نہیں ہو رہا،،ساتھ ہی اپنے احساسات بھی بتائے

کیا پتہ تمھارا وہم ہو،،اہستہ سے گویا ہوئے

اللہ کرے میرا وہم ہی ہو لیکن اِگر یہ سچ ہوا تو،،ایک اہ بھرتے بات کا آغاز کیا

تُم میری فیملی کا خیال رکھو گے میرے پورے سرکل میں ایک تُم ہی ہو جس پر میں اعتبار کر سکتا ہوں اپنے خاندان کو لے کر،،

تمہیں کچھ نہیں ہو گا، اندھی نگری نہیں ہے یہ جو کوئی بھی کہے اور سب ہو جائے تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے وہ،

اُنکی آنکھوں میں بہت کچھ تھا اُس وقت عزیر میں تمہیں بتا نہیں سکتا کتنا خوف آیا تھا مجھے اُنہیں دیکھ کر وہ میرے بھائی نہیں لگ رہے تھے،،

سب ٹھیک ہو جائے گا،،

میں چلتا ہوں،، کوئی بھی جواب دیے بغیر اُٹھ کھڑے ہوئے پیچھے عزیر صاحب پریشانی سے اُنکی پشت کو گھورتے رہ گئے

×××××××× NHN & OWC××××××××

اُس سب کو تین دن ہو گئے تھے مگر خوف ابھی تک ختم نہیں ہوا تھا مگر اپنے گھر والوں کو اس ٹینشن میں نہیں ڈالنا چاہتا تھا اسی لیے اُن کے بعد کچھ دیر گزارنے کی غرض سے تیار نکل گئے یہ جانے بغیر کے یہ سفر اُنکا ایک ساتھ آخری سفر بن جائے گا،،

مما مجھے پاستا بھی لینا ہے میرا آج ختم ہو گیا ہے،، پچھلی نشست پر بیٹھے اینا اور علی ہر کچھ لمحوں بعد کوئی نئی چیز لسٹ میں شامل کروا رہے تھے،

چھٹی کے دن وہ سب گروسری سٹور، پلے لینڈ اور شاپنگ پر مل کر جایا کرتے تھے، اویس صاحب کا تعلق شہر کے جانے مانے لوگوں میں سے تھا والد کے انتقال کے بعد اُنکی چھوڑی سیاست میں جگہ پر اب وہی کام کر رہے تھے،

اُنکا بڑا بھائی ہمدان ان سے یکسر مختلف مزاج کا مالک تھا جس سے اُنکی تکرار بچپن سے ابھی تک چل رہی تھی،، اویس اور رہمہ کی دو ہی اولادیں تھیں عنایہ اویس اور علی اویس پیار کرنے والی مکمل فیملی

"

یہ گاڑی ایسے ہمارے آگے کیوں آگئی ہے اویس،، قدرے سنسان سڑک پر گاڑی رواں تھی جب ایک گاڑی دوسری لائن سے آتی انکے سامنے رکتے دیکھ کر رہمہ بولی تبھی دو گاڑیاں ان کے دائیں اور بائیں بھی آکر رکیں درجنوں افراد ہاتھوں میں اسلحہ لئے باہر نکلتے دکھائی دیئے

وی آران ٹریپ،،پریشانی سے موبائل نکالتے کہا دور دور تک کوئی گاڑی آتی دکھائی نہ دی تبھی شیشے پر دستک دی گئی باہر نظر اُٹھائی تو ایک شخص کھڑا انہیں بندوق دکھاتا باہر آنے کا اشارہ کر رہا تھا تاثر سٹریٹ کرائم کا دیا جا رہا تھا مگر اُسے اصل معاملے تک پہنچنے میں دیر نہ لگی اُس جیسے لوگوں پر ایسے ہی سٹریٹ کرائم اور ایکسیڈینٹ کی تکنیک سے تو حملے کیے جاتے ہیں

موبائل پر ملائے عزیر کے نمبر سے کوئی جواب نہ موصول ہو رہا تھا گردن گما کر پیچھے ساکت بیٹھی اپنی اولاد اور ساتھ بیٹھی بیوی کو دیکھا باہر کھڑے افراد کا دروازے کے ساتھ ہاتھ پائی ہنوز جاری تھی،،

ایک لمحے کے لیے رکی اور اگلے ہی لمحے ایک گولی اسکا سینہ چیرتی اُسے بے جان کر چکی تھی بے تحاشا گولیوں کی برسات سے گاڑی چھلنی کا منظر پیش کر رہی تھی اندر موجود افراد کے بے جان جسم اُنکی سانسیں ختم ہونے کی گواہ تھی،،

کچھ ہی دیر میں ایمبولینس کی آوازوں اُس نیم مردہ وجود کو سنائی دی

××××××××× NHN & OWC××××××××

طبیعت کیسی ہے اب عنایہ اویس کی؟ ہمدان صاحب ہسپتال کے کاریڈور میں کھڑے ڈاکٹر سے کہہ رہے تھے

اُنہیں روم میں شفٹ کر دیا ہے کافی improvement آ رہی ہے،، پیشہ ورانہ انداز میں کہا

کوئی کمی نہیں ہونی چاہیئے اُس کے علاج میں جتنا پیسہ لگتا ہے بتاؤ مجھے مگر میرے بھائی کی بیٹی کو بچا لینا،، لہجے میں مصنوعی دُکھ ڈالا گیا

آپ فکر نہ کریں ہمدان صاحب وہ جلد ہی ٹھیک ہو جائیں گی،، تسلی دیتے کہا

ہمم،میں اسے دیکھ لوں؟ پریشانی سے پوچھا

جی ضرور،، مسکرا کر اجازت دی

اہ عنایہ کیسے بچ گئی تھی تُم،اندر آتے ہی اس بے جان وجود کو دیکھتے بولے

اب اکیلے کیسے رہو گی اپنے خاندان کے بغیر،اُسکی جانب بڑھتے کہہ رہے تھے

کتنی اکیلی ہو گئی ہو ناں، چچ چچ ،،اُسکے بال کانوں کے پیچھے کرتے کہا

چلو تمہارا غم کم کر دیتا ہوں اپنے ماں باپ بھائی دادا کے پاس جاؤ اُدھر ایش کرو کیا ضرورت ہے خوار ہونے کی یہاں،،ہاتھ بڑھا کر Oxygen mask اتارنا چاہا تب ہی ڈاکٹر کی آواز سنائی دے جو کمرے میں داخل ہو رہا تھا

جی اب کافی improvement آرہی ہے،،

ہمدان بھائی کیسے ہیں آپ؟ڈاکٹر کے ساتھ موجود عزیر نے مسکرا کر کہا

میں ٹھیک ہوں آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟ کھا جانے والے انداز میں کہا

عنایہ کی صحت کا معلوم کرنے آیا تھا،، تھوڑا رک کر جواب دیا

عنایہ کی دیکھ بھال کے لئے اُسکے چچا ابھی زندہ ہیں آپ کو پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اُس کے لیے اور آئندہ کے بعد یہ مجھے اس کے آس پاس بھی نظر نہ ائیں،،اُنکی آنکھوں میں وارننگ صاف دکھائی دے رہا تھی

آپ ایسے کیوں کہہ رہے ہیں یہ میرے دوست کی بیٹی ہے،،

یہ اب صرف میری بھتیجی ہے اور کوئی رشتہ نہیں ہے اسکا آئندہ خیال رکھیے گا،،

ہمدان بھائی،،

عزیر صاحب مجھے دوبارہ اپنی بات نہ دہرانی پڑے،،کہتے واک آؤٹ کر گئے

×××××××× NHN & OWC××××××××

ارے اصغر صاحب کیسے آنا ہوا؟گھر میں داخل ہوتے ہی سامنے سے دکھائی دیتے ڈرائنگ روم

میں بیٹھے اصغر صاحب سے مخاطب ہوئے

ہمدان صاحب کیسے ہیں آپ؟ کھڑے ہو کر پوچھا

ہمم ٹھیک ہوں آپ یوں اچانک آئے خیریت ہے؟ بیٹھتے کہا

جی مجھے عنایہ سے ملنا تھا،

کیوں؟

کچھ پیپرز ہینڈ اوور کرنے تھے،،

وہ آرام کر رہی ہے آپ مجھے بتائیں،،

اویس صاحب کا وصیت نامہ اُنہیں پہنچانا ہے، ایک فائل اُنکی طرف بڑھاتے کہا

اویس نے وصیت کب لکھوائی؟اُسے کھولتے پوچھا

قتل سے تین دن پہلے،،

اُسکی موت ایک حادثہ تھی شاید کوئی ڈکیت لوٹنے آئے ہونگے،،اصغر صاحب کے قتل لفظ کہنے پر اُنہیں کہا

لیکن مجھے کچھ اور لگ رہا ہے کوئی دشمنی ہو گی تبھی اُنہوں نے ایسے اچانک وصیت نامہ بنوایا،،اپنا خیال بیان کیا

نہیں اصغر صاحب ایسا نہیں ہے وہ بابا کی خواہش پر سیاست میں آنے والا تھا اس لیے احتیاطاً بنوالیا ہو گا کسے معلوم تھا وہ ایسے ہمیں چھوڑ کر چلا جائے گا،،

آپ نے خود سے تفتیش تو کروائی ہو گی ناں؟

عنایہ ابھی چھوٹی ہے اور پہلے ہی اتنا کچھ سہہ چکی ہے کہ میں ایسی چیزوں میں پڑ کر اُسے مزید پریشان

نہیں کر سکتا، فائل میز پر رکھتے کہا

پولیس تو کر رہی ہو گی ناں اپنی طرف سے؟ دوبارہ پوچھا

نہیں اصغر صاحب جیسے میں نے پہلے کہا میں ان چیزوں میں نہیں پڑنا چاہتا،، اپنی بات پر زور دیتے بولے

چلیں جیسے آپکی مرضی یہ کاغذات عنایہ تک پہنچا دیجیئے گا یاد سے ،، ہار مانتے کہا

جی ایسا ہی کروں گا،، سیدھا ہو کر بیٹھتے بولے

کوئی اور کام؟ پوچھا

نہیں،، نفی میں سر ہلایا

چلیں مجھے ایک جگہ پہنچنا ہے پھر ملیں گے،، کھڑے ہو کر کہتے اُٹھ کر چلے گئے،،

یوٹیوب چینل Zarom writes پر آپ یہ ناول مکمل پڑھ سکتے ہیں،

×××××××× NHN & OWC××××××××

سلام سر،،اُسکی گاڑی کا دروازہ کھولتے منشی نے کہا

کہاں تک پہنچی تیاریاں؟ کوٹ کا بٹن بند کرتے پوچھا

سر ایک ایک گھر جا کر ہم نے لمبی چوڑی تقریریں کر لی ہیں اب آپ نے ایک جلسہ کرنا ہے اور جیت آپ کی،،تفصیلاً کہا

شاباش،خیال رکھنا کوئی مستی نہ کرے تھوڑے ہی دن ہے اب الیکشن میں،،آگے بڑھتے بولے

آپکی جیت پھر بھی کنفرم ہے سر ہمدان صاحب کے قتل کا غم لوگوں نے نہیں بھلایا sympathy votes ملیں گے آپکو،،مسکرا کر کہا

ہمم یہ بھی ہے اور کوئی مسئلہ ؟اسکو دیکھتے پوچھا

یہاں پر تو کوئی مسئلہ نہیں ہے مگر اُس پولیس آفیسر کو مل لیں جو کیس دیکھ رہا ہے اویس صاحب کا،، ساتھ چلتے گویا ہوا

کیوں کیا ہوا؟ ماتھے پر بل ڈالے کہا

وہ جگہ جگہ جا کر لوگوں سے تفتیش کر رہا ہے ایسے لوگوں کا دھیان آپ سے ھٹ سکتا ہے،،

ہمم دیکھتا ہوں،، ڈرائیور کو گاڑی اسٹارٹ کرنے کا کہتا واپس اُسکی جانب چل پڑا

کیسے مزاج ہیں ثاقب صاحب،، پولیس اسٹیشن میں آتے ہی سیدھا ثاقب صاحب کے آفس میں جا کر رکے

ارے ہمدان صاحب آپ خود آ گئے مجھے آپکی طرف آنا تھا آج، کھڑے ہو کر استقبال کیا

کیوں خیریت تھی؟ بیٹھتے پوچھا

ہاں مجھے کچھ مشکوک چیزیں ملیں ہیں اس کیس میں وہی آپکو بتانی تھی،،

کیسی معلومات،، آگے ہوتے پوچھا

جیسے اُنکی گاڑی خود خراب کروائی گئی تھی، اور وصیت نامہ،

مجھے معلوم ہے یہ سب، تُم لوگوں نے تو کچھ نہیں کیا اس کیس کے لئے،، ماتھے پر بل ڈالے کہا

ابھی تفتیش جاری ہے سر،، دفاع کیا

لیکن میں اب اس جھنجٹ سے نکلنا چاہتا ہوں کیس کی مزید پیروی نہیں کر سکتا،، حتمی فیصلہ سنایا

لیکن سر،،

لیکن ویکن کچھ نہیں مجھے بس یہی کہنا تھا،، کہہ کر وہاں رکے نہیں

ثاقب حسن نام کا SP ہے میرے علاقے میں جلداز جلد اُسکی کہیں دور ٹرانسفر کرواؤ،، باہر آتے ہی ایک نمبر پر میسج چھوڑا

پانچ سالوں بعد ملے یہ چاروں نفوس اپنی اپنی طرف کی کہانی سناتے ساری بات واضح کر گئے تھے عنایہ سکتے کی حالت میں بیٹھی اُن کاغذات کو دیکھ رہی تھی،،

مجھے یقین نہیں آرہا،،ایسا بھی تو ہو سکتا ہے ناں کے ہمیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہو؟ سن بیٹھی عنایہ نے کہا

عنایہ سب کچھ تمہارے سامنے ہے،، عزیز صاحب بولے

ہمم مجھے تو بابا کی وصیت کا بھی آج ہی معلوم ہوا ہے اُسے کیوں چھپایا ہو گا مجھ سے،، کھوئے ہوئے

لہجے میں کہا

کہیں تم اُن چیزوں کی طاقت حاصل کر کے اپنے لیے کھڑی نہ ہو جاؤ،،اصغر صاحب نے جواب دیا

ایک کُرسی کے لیے کوئی ایسے کیوں کرے گا،،دُکھ تھا اُسکے لہجے میں

کون ہے؟زیاد؟دروازے کے باہر کوئی کھڑا دکھائی دیا زیاد کو کھڑا پا کر آواز دی جو وہاں سے واپس مڑا

رکو زیاد، بات سنو میری،، پیچھے بھاگتے پُکارا

اوہ مجھے لگتا ہے کے اُس نے سب سن لیا ہے،،اُسے گاڑی میں سوار ہو کر جاتے دیکھتے پریشانی سے کہا

اچھی بات ہے اُسے اپنے والدین کے بارے میں معلوم ہونا چاہیے،،ثاقب صاحب نے کہا

آگے کیا ارادہ ہے،،واپس اپنی جگہ پر آتے عزیر صاحب نے دوبارہ بات کا آغاز کیا

مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی کیا کروں،، پریشانی کا کہہ رہی تھی

کیا تم ہمدان کو معاف کر دو گی؟ کسی خدشے کے تحت اصغر صاحب نے پوچھا

میں اپنے والدین کے قاتل کو معاف نہیں کر سکتی انکل مگر میں تایا ابو کے خلاف کیسے جا سکتی ہوں،،

جس نے یہاں تک پہنچایا ہے اُس پر یقین رکھو وہ آگے بھی تمھاری مدد کرے گا،، ثاقب صاحب نے حوصلا دیا

اب ویسے بھی ہمدان کے پاس سیاسی طاقت نہیں رہی،، عزیر صاحب نے بتایا

کیا مطلب؟ تینوں نے حیرانی سے دیکھا

کسی اختلاف کی وجہ سے اُسکی پارٹی نے اس الیکشن کے لئے اُسے ٹکٹ نہیں دیئے،، ساری بات بتائی

اوہ تبھی،،

آپ سب کیا کہتے ہیں مجھے کیا کرنا چاہیے اب؟ تینوں کو دیکھتے پوچھا

سب کچھ سوشل میڈیا پر ڈالوا ایسے کوئی بھی نہیں روک سکے گا کیس ری اوپن کرنے میں، پھر ہم یہ ثبوت کورٹ میں پیش کریں گے فیصلہ جلد ہی ہمارے حق میں آئے گا،، ثاقب صاحب نے کہا

ٹھیک ہے یہ کام ابھی ہی کرنا ہوگا زیاد نے تایا ابو سے ذکر کیا تو وہ ہر ممکن کوشش کریں گے مجھے روکنے کی،، کہتے اپنا موبائل نکالا

×××××××× NHN & OWC××××××××

عنایہ کی دیکھ بھال کے لئے اُسکے چچا ابھی زندہ ہیں آپ کو پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اُس کے لیے اور آئندہ کے بعد یہ مجھے اس کے آس پاس بھی نظر نہ ائیں،، وہاں سے نکل تو آیا تھا مگر ذہن میں ابھی تک اُنکی باتیں گونج رہی تھیں کوئی راہ فرار دکھائی نہیں دے رہا تھا

لیکن میں اب اس جھنجٹ سے نکلنا چاہتا ہوں کیس کی مزید پیروی نہیں کر سکتا،،ایک اور آواز آئی

عنایہ ابھی چھوٹی ہے اور پہلے ہی اتنا کچھ سہہ چکی ہے کہ میں ایسی چیزوں میں پڑ کر اُسے مزید پریشان نہیں کر سکتا،،گاڑی کی سپیڈ بڑھادی

ایک کُرسی کے لیے کوئی ایسے کیوں کرے گا،،اعاعاعاکچھ سمجھ نہیں آیا تو چیخنا شروع کر دیا

مجھے تو بابا کی وصیت کا بھی آج ہی معلوم ہوا ہے اُسے کیوں چھپایا ہو گا مجھ سے،،کانوں کے پردے پر اپنا کی آواز سنائی دی آنکھ سے ایک آنسو نکلا

ایک کیمرہ بھی جس سے یقیناً قاتل سب دیکھ رہا تھا،،اپنا آپ عجیب چوراہے پر کھڑا محسوس ہو رہا تھا

گاڑی کے ٹائر کی ہوا کم کی گئی تھی ایسے معلوم ہوتا تھا کے بھاگنے کا راستہ بند کرنے کے لیے کیا گیا تھا
"

اویس صاحب کی گاڑی بلٹ پروف تھی مگر قتل کے پچھلے تین دن سے وہ گاڑی ورک شاپ میں

کھڑی تھی کیوں کے اس کا انجن اچانک ہی خراب ہو گیا تھا یقیناً پری پلینڈ تھا،، گھر پہنچ آیا تھا مگر وہ باتیں اُسکی جان نہیں چھوڑنے والی تھیں

××××××× NHN & OWC××××××××

ماما،، بابا،، گھر میں داخل ہوتے ہی اونچی آواز میں پُکارا

کیاہوا زیاد تُم تو اینا کو لینے گئے تھے ناں،، زرتاشہ کمرے سے نکلتے بولی

بابا کہاں ہیں، انکی بات کا جواب دیے بغیر اپنا سوال کیا

بابا، اُنکے جواب سے پہلے ہی آواز لگائی

کیا شور مچایا ہوا ہے تُم لوگوں نے گھر ہے یہ،، اسٹڈی روم سے نکلتے ماتھے پر بل ڈالے گویا ہوئے

مگر اس میں رہنے والے لوگوں کے انسان ہونے پر خدشہ ہے مجھے،، دوبدو جواب دیا

کیسے بات کر رہے ہو تم اپنے باپ سے،، زرتاشہ نے ٹوکا

اویس چاچو کو قتل کس نے کروایا تھا؟ دونوں کو سوالیہ نظروں سے دیکھتے پوچھا

تمہیں پانچ سالوں بعد کہاں سے یاد آ گیا،، ہمدان نے عام سے لہجے میں کہا

میں نے جو پوچھا ہے وہ بتائیں،، اپنی بات پر زور دیا

اُسکی موت ایک ایکسڈنٹ کی وجہ سے ہوئی تھی، ایک ڈکیتی کا حادثہ جو روز ہی کسی نہ کسی کے ساتھ ہوتا ہے،، سکون سے بولے

مجھے آپ سے یہ توقع نہیں تھی بابا،، بے بسی بھرے لہجے میں کہا

کیا ہوا اس سب میں تمہارے بابا کہاں سے آ گئے،، فوراً ہی زرتاشہ میدان میں آئی

بابا اس سب میں ہی تھے یہ شاید آپ بھی؟

کیا کہہ کر بھیجا ہے تمہیں اُس لڑکی نے جو تُم اپنے ماں باپ تک کا لحاظ بھول گئے ہو،، چلائی تھی

آپ بولیں ناں کے چاچو کی گاڑی ایسے اچانک کیسے خراب ہو گئی تھی اُنہوں نے وصیت نامہ کیوں بنوایا تھا، اُنکی گاڑی میں کیمرہ کس نے لگوایا تھا،، ہمدان کی طرف دیکھتے چلا کر کہا

اہ گل خان،، یہ راز صرف اُن دونوں کے درمیان تھا اسی لیے آہ بھرتے اُسکا نام منہ سے نکلا

کون گل خان، چاچو کا ڈرائیور؟ بابا آپ اس حد تک کیسے جا سکتے ہیں مجھے تو یقین ہی نہیں آرہا کے میرا باپ ایسا کر سکتا ہے،، چاچو کو تو میں نے ہمیشہ آپکی عزت کرتے ہوئے دیکھا تھا آپکا کہا مانتے ہوئے پھر ایسا کیوں کیا ہے کیوں ساری زندگی کے لئے میرے ماتھے پر یہ بدنامی لکھوادی ہے آپ نے بابا کیوں،،

میں نے کچھ نہیں کیا سمجھ کیوں نہیں رہے،، چیخ کر کہا

مسئلہ ہی یہ ہے ناں کے اتنا سب کچھ کرنے کے بعد بھی آپ کہہ رہے ہیں کے آپ نے کچھ نہیں کیا،، آپ دونوں جان لیں کے مجھ سے کسی بھی ساتھ کی توقع مت کی جیے گا،، اُنہیں کے انداز میں جواب دیتا سیڑھیاں پھلانگتا اپنے کمرے میں چلا گیا

کہا تھا ناں اُس لڑکی پر نظر رکھیں مگر نہیں آپ کو تو لگتا تھا کوئی آپ تو نہیں پہنچے گا اب آ گیا سکون،، اُسکے جاتے ہی زرتاشہ ہمدان کی طرف لپکی

میں دیکھ لونگا سب کو،، سر پر ہاتھ پھیرتے کہا

گل خان آپ کا ڈرائیور وہ بھی ملوث تھا اس سب میں،، کمرے میں آتے ہی میسج اینا کو بھیج کر موبائل آف کر دیا اس وقت وہ دنیا کو فیس نہیں کر سکتا تھا

×××××××× NHN & OWC××××××××

یہ سب کیا ہے زرتاشہ نیوز میں کیا کہہ رہے ہیں؟ تھوڑی ہی دیر بعد صدف کی کال موصول ہوئی

کیا ہے نیوز میں ؟انجانے خدشے کے تحت پوچھا

یہ کے ہمدان صاحب اپنے بھائی اویس کے قاتل ہیں ؟مزے سے بولی

جھوٹ ہے یہ سب ہمدان کے خلاف سازش کی گئی ہے، میں بعد میں بات کرتی ہوں تُم سے،،آواز آہستہ رکھنے کی کوشش کی گئی ساتھ ہی اسٹڈی روم کی جانب بڑھ گئی

نہیں انسپیکٹر صاحب ایسا نہیں ہے میں کہہ رہا ہوں ناں کے یہ سب لوگ مل کر میرے خلاف یہ سازش کر رہے ہیں،،سامنے ہمدان کھڑا اپنی صفائیاں پیش کرتا دکھائی دیا

ہمدان صاحب اب بات اوپر تک پہنچ گئی ہے ثبوت گواہ سب موجود ہیں میں اب کچھ نہیں کر سکتا ،،دوسری جانب موجود شخص کی آواز سنائی دی

آپ ایک دن کا وقت مجھے دے دیں میں یہاں سے دور چلا جاؤں گا تب تک سب سنبھال لیں،، ملتجی لہجے میں کہا

میں نے کہاناں کے بات میرے ہاتھ سے نکل چکی ہے،،

تمہیں میں نے اس دن کے لئے یہاں پوسٹ کروایا تھا،، چیخ کر جب دوسری جانب سے کال کاٹ دی گئی

ہیلو،،؟؟ ہیلو؟؟ چلا کر رہ گئے

کیا ہوا ہے ہمدان،، زرتاشہ نے پاس آتے پوچھا

بات سارے سوشل میڈیا پر پھیل چکی ہے جلدی ہی پولیس مجھے گرفتار کرنے آجائے گی،، سٹڈی ٹیبل سے ٹیک لگاتے پریشانی سے کہا

آپ بھاگ جائیں میں سنبھال لوں گی سب؟ اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا

کیسے جاؤں، باہر تو پولیس ہو گی،،

آپ چھت پھلانگ کر چلے جائیں ناں ہمدان جلدی کریں،،اُسے پکڑتے ہمت دلانے کی کوشش کی

مادام باہر پولیس آئی ہے،، پیچھے ملازمہ کی آواز آئی

میں آتی ہوں،،خود کو کمپوز کرتے کہا

آپ جائیں میں دیکھ لیتی ہوں،،وہاں سے نکلتے کہا

آپ لوگ ایسے کبھی بھی کہیں بھی معزز شہری کے گھر میں گھس جاتے ہیں؟ پولیس آفیسر سے مخاطب ہوتے بولی

ہمارے پاس ہمدان صاحب کے آرٹسٹ وارنٹ ہیں!

کس جرم میں گرفتار کرنے آئیں ہیں آپ لوگ؟

اُنکے بھائی اویس کے قتل کے جرم میں،،

یہ سب جھوٹ ہے اور آپ اس جھوٹ کی بنیاد پر ایک معزز شہری کے گھر میں گھس کر اُسکی برسوں سے بنائی عزت کی دھجیاں اڑانے آگئے ہیں،، آواز بلند ہوئی

یہ سب سچ ہے یہ جھوٹ اس بات کا فیصلہ تھانے جاکر ہوگا گھر کی تلاشی لو،، ساتھ کھڑے نوجوانوں سے کہا

کیا ہو رہا ہے یہ؟ زیاد شور کی آواز سن کر نیچے آیا

تمہارے بابا کو گرفتار کرنے آئے ہیں یہ لوگ ہمدان،، زیاد کو دیکھتے ہی اُسکی جانب لپکی جب ہی پولیس اہلکار کے ساتھ ہمدان صاحب آتے دکھائی دیے

بہت برا کر رہے ہو تم لوگ اپنے ساتھ،، انسپیکٹر کو دھمکی دیتے کہا

زیاد روکو اُنہیں،، یہ سازش ہے، اُنہیں لے کر جاتے دیکھ کر زیاد سے کا

کس منہ سے روکوں مما، میں آپ کی طرح جھوٹ کا ساتھ نہیں دے سکتی،، اُنہیں خود سے دور کرتے بولا

تُم اس لڑکی کی زبان بول رہے ہو یہ بھی نہیں سوچ رہے کے وہ باپ ہے تمہارا،، چلائی تھیں

کیسے بھول سکتا ہوں مما،،

بچے کو جیسے ٹرین کیا جاتا ہے، جیسے اُسے چیزیں سکھائی جاتی ہیں اسکی پر سنیلیٹی ویسی بن جاتی ہے۔ بچوں کو اپنا غم گسار سمجھ کر دوسروں کی برائیاں کر کے، مسئلے بتا کے ایسے بچوں کے دل میں بھی نفرت پیدا کرتے ہے۔

اب چاہے اسکے دادا دادی، پھپھی چاچو جیسے خون کے رشتوں کے لیے کیوں نہ ہو، بہت غلط کیا ہے آپ نے اپنے ساتھ اور میرے کندھے پر بندوق رکھ کر چلا کر میرے ساتھ،

بچوں تو آپس کے مسئلوں سے دور رکھے اُنہیں سکھائیں کے ہر کسی کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا ہے۔

اپنے اصل کو نہیں بھولنا اپنی پرسنیلٹی کو خراب نہیں ہونے دینا۔ آپ نے کیا کیا آپ نے اپنے سارے کمپلکس مجھ پر نکالے کیا کچھ کیا اور بابا سے کروایا یہ تو طہ ہے کے جو آپ کریں گے اُسکا مکافات عمل لازمی ہی ہوگا اور کسی کے لیے نہیں تو اپنے ہی کل کو سنوارنے کے لیے اچھائی کر لیتی اب میں آپ کے لئے یہ بابا کے لیے کچھ نہیں کر سکتا ۔

ہاں کیا ہے ہم نے یہ سب کچھ تمہارے لیے کیا تھا تمہارے اچھے مستقبل کے لیے کیا تھا ورنہ تمہارا چاچا سب رکھ لیتا تُم کوڑھی کوڑھی کے محتاج ہوتے اُس کے آگے اور اب تُم ہمارے ہی منہ کو آ رہے ہو اور جس کی وجہ سے یہ سب کر رھے ہو اُسکا تو میں اپنے ہاتھوں سے گلا دبا کر آؤں گی اچھا ہی ہوتا اگر صدف سے کہہ کر اُسکا پتہ کروا دیتی،، چیخ کر بولی

مما اُدھر بھی آپ نے سب کروایا،، مما آپ میرا سر جکا دیا ہے آپ لوگوں نے اب میں کیسے سامنا کروں گا اُس دنیا کا،، روتے ہوئے بولا

نہیں بیٹا رو نہیں میں ہوں ناں میں تمہارے باپ کو نکلوا دونگی،،۔ اُسے خود سے لگانے کی کوشش کرتی بولیں

مجھ سے دور رہیں مما میرے ساتھ اچھا نہیں کیا آپ لوگوں نے،، دور ہوتا بولا

میں اب آپ لوگوں کے ساتھ نہیں رہوں گا،، چیخ کر کہا

کہاں جاؤ گے،،

کہیں بھی مگر واپس نہیں اوٗں گا یہاں،، آنسوں صاف کرتا اپنے کمرے میں گم ہو گیا

زیاد،، ہمدان،، چیخ کر کہتی گھر کے در و دیوار ہلا گئی

××××××××× NHN & OWC××××××××

خفا ہو کر جا رہے ہو؟ عنایہ کے گھر کے لان میں دونوں کھڑے آسمان کو دیکھ رہے تھے ہمدان کے کیس کی سماعت کل ہونی تھی اور فیصلہ بھی ہونا متوقع تھا سماعت کے فوراً بعد ہی زیاد نے واپس چلے جانا تھا

تمھیں ایسا کیوں لگا؟ نظریں ہنوز آسمان پر تھیں

جو کچھ ہمدان تایا کے ساتھ ہوا ہے کیا تم مجھے اس کا زمہ دار تو نہیں سمجھتے ناں،، کسی خدشے کے تحت پوچھا

اس میں تمھارا کیا قصور تھا،، نظروں کا زاویہ بدل کر ایک نظر اُسے دیکھتے پوچھا

پھر مجھے avoid کیوں کر رہے تھے،، تنک کر کہا

تمہیں face کرنا میرے لیے مشکل تھا،، نظریں نہیں ملائیں تھیں

تمہارا ابھی تو اُس سب میں کوئی قصور نہیں تھا ناں،، کچھ دیر پہلے کا اُسکا کہا جملہ دہرایا

مگر میرا نام تو جڑا ہے ناں اس کے ساتھ،،

نہیں زیاد کسی کا نام کسی دوسرے کے عمل کے ساتھ نہیں جڑا ہوتا ہر کسی کی اپنی قبر ہے ہر کسی کا حساب الگ ہو گا، پیکنگ ہو گئی ہے؟ ماحول میں چھائی خشکی کو ختم کرنے کی غرض سے پوچھا

ہاں،،

تمہیں مجھ سے کوئی شکایت ہے تو کہہ دو،، تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد زیاد نے کہا

نہیں زیاد مجھے تُم سے کوئی بھی شکایت نہیں ہے تُم وہ پہلے انسان ہو جس نے میری مدد کی تھی، وہ تُم ہی تھے جو میرے لیے لڑتے تھے اور تمہارا مقام اتنا بڑا ہے کے وہ کسی بھی دوسرے کے عمل سے کم نہیں ہو سکتا،،

یہ سب تمہیں کس نے سکھایا،، اُسے دیکھتے آہستہ سے کہا

تجربے نے مشاہدے نے اور ایک خوبصورت گائیڈ نے،،

شکر ہے یہ نہیں کہا زندگی سکھا دیتی ہے،، ہنس کر کہا

ہاں سکھاتی تو وہی ہے یہ ہم ہی ہوتے ہیں جو آنکھیں بند کیے ہوتے ہیں اللہ کا شکر ہے کہ اُس نے

مجھے اپنے لیے لڑنا دیکھایا ہے،، مُسکرا کے بولی

مجھے تم پر فخر ہے اپنا اور میں چاہتی ھوں کے تُم بہت اونچے مقام پر جاؤ،، اُسکا لہجہ اُسکی بات کی سچائی کا گواہ تھا

ان شاءاللہ،، دھیمی آواز میں بولی

وہاں پہنچ کر مجھے بھول تو نہیں جاؤ گے،،

میں تو ابھی ہی تمہیں بھولنے کا ارادہ رکھتا ہوں،، ہنس کر بولا

سوچ ہے تُمھاری، میں تمھاری جان مرنے تک نہیں چھوڑنے والی،، اُس نے بھی ہنس کر کہا

اگلی صبح دونوں ہی گھروں کے لیے مشکل تھی، زیاد اور زرتاشہ کا ہمدان کے لئے خوف، عنایہ کا اپنے باپ کے قاتل کو ایسے براۓ راست دیکھنے کے لیے ہمت درکار تھی،،

تمام گواہوں اور ثبوتوں کو دیکھتے ہوۓ عدالت اویس قرنی اور خاندان کے قتل کے جرم میں ہمدان قرنی کو سزاۓ موت سناتی ہے،،

جہاں اُس فیصلے پر زرتاشہ اور ہمدان نے قرب سے آنکھیں موندی تھیں وہیں عنایہ نے تشکر کے لئے کی تھیں،،

آپ نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا مجھے کسی کو منہ دیکھانے کے قابل نہیں چھوڑا آپ نے میں کبھی معاف نہیں کروں گا آپ کو،، حال سے نکلتے ہی زیاد کا ہمدان سے سامنا ہوا تھا وہ کہتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل گیا

زیاد،، اُسکے پیچھے جانا چاہا مگر وہ انسنی کرتا وہاں سے چل دیا ابھی اِسے عنایہ کے ساتھ قبرستان جانا تھا پھر اُسکی امریکہ کی فلائیٹ تھی،،

میں سرخرو ہو گئ بابا، میں نے آپ کے لئے لڑی جنگ جیت لی،، عنایہ اویس کی قبر کے سامنے کھڑی آنسو بہاتی کہہ رہی تھی

مجھے معاف کر دینا چاچو مجھے کبھی نہیں پتہ چل سکا تھا اس سب کا میں بہت شرمندہ ہوں،، دوسری جانب کھڑا زیاد آنسو بہاتے کہہ رہا تھا ایک کٹھن سفر تمام ہوا تھا

📄📄📄📄📄📄📄📄📄

جی کون،، کسی مہمان کے آنے کی اطلاع پر ڈرائنگ روم میں آئی تھی

آپ یہاں کیوں آئے ہیں،، چلے جائیں یہاں سے،، سامنے حیدر اور صدف کو پا کر سخت لہجے میں کہا

پلیز عنایہ بات سن لو ہماری،، حیدر نے پُکارا

کیا بات سنوں میں حیدر صاحب،، اُسکی آنکھوں میں دیکھتے کہا

آپی بہت تکلیف میں ہیں اُنکا دماغی توازن ٹھیک نہیں رہا وہ معافی مانگنا چاہتی ہیں تُم سے،،

کس چیز کی معافی،،

میں بھی شرمندہ ہوں عنایہ تمہارے ساتھ کچھ بھی اچھا نہیں ہوا تھا،،

اہاں کچھ اچھا ہوا تو نہیں تھا میرے ساتھ،، طنزیہ ہنسی ہنستے کہا

آپی،، عنایہ،، صدف کو ہلا کر ہوش دلاتے کہا

کہاں،، چونک کر بولی

وہ سامنے،، اِشارہ کر کے کہا

جھوٹ بولتے ہو تُم،، اُسے پیچھے دھکیلتے بولی

مجھے معاف کر دو عنایہ،، مجھے معاف کر دو،، دور ہوتے ہی ہاتھ جوڑے رونیں لگیں،، عنایہ بس اُنہیں اس حال میں دیکھ کر خاموش رہ گئی کسی کا زوال دیکھنے کی خواہش اسے کبھی نہیں تھی اُسے افسوس ہو رہا تھا،،

دو ماہ پہلے وقار ڈرگ اڈکشن کی وجہ سے مر گیا تھا اُس کے بعد سے آپی کی یہی حالت ہے تُم پلیز وقار کو اور آپی کو معاف کر دو تمہارا مجرم میں ہوں مجھے جو سزا دینا چاہو گی مجھے قبول ہے،،

مجھے صدف صاحبہ اور وقار صاحب کے لیے افسوس ہے جو کچھ میرے ساتھ ہوا تھا وہاں اُس نے مجھے بہت سبق دیے ہیں جو قیمتی ہیں میرے لیے آپ لوگوں سے مجھے کوئی گلہ نہیں ہے اب اللہ آپکی مدد کریں،، بات ختم کرنے کے بعد وہاں رکی نہیں تھی بہت سی تلخ یادوں نے ذہن کے پردے پر اتنے سالوں بعد دوبارہ دستک دی تھی

📄📄📄📄📄📄📄📄📄

کچھ لوگ جب اُن پر آزمائش آتی ہے تو خود کو بے بس سمجھ کر ہار مان لیتے ہیں، لیپ ٹاپ سکرین

سے نظر آتی اپنا کہہ رہی تھی

مگر کچھ لوگ اُسکا مقابلہ کرتے ہیں، ڈٹ کر پوری ہمت اور بہادری کے ساتھ، اُنہیں پتا ہوتا ہے کے وہ اس مشکل کا حل ضرور نکال لیں گے۔اور آپ کو پتا ہے جب سب ساتھ چھوڑ جائیں، سارے وسیلے ختم ہو جائیں، ساتھ دینے کے لیے، دکھ بانٹنے کے لئے کوئی نہ ملے تو بھی ہمت کرنے والے کیسے خود کو حوصلا دیتے ہیں؟ وہ اللہ پر یقین رکھتے ہیں اور اس بات پر یقین رکھتے ہیں کے اللہ کسی کو بھی اُسکی براداشت سے زیادہ نہیں آزماتا تو پھر وہ اپنی براداشت کے مطابق حکمتِ عملی اختیار کرتے ہیں اُنھیں راستے نظر آنے شروع ہو جاتے ہیں اور وہ مزید ہمت کر کے حل نکالتے ہیں۔

اور ایسے موقعوں پر آپکی قابلیت زیادہ کھل کر سامنے آتی ہے کیوں کے کوئ دوسرا ہوتا ہی نہیں ہے جو آپکا بوجھ بانٹ سکے آپ کو ساری زمہ داریاں خود اکیلے سنبھالنی ہوتی ہے تب آپ کو سمجھ آتی ہے کے کیا کچھ آپ کر سکتے تھے مگر نہیں کر رہے تھے۔

وقت اور حالات مشکل ہو سکتے ہیں مگر یاد رکھیں آپ اس سے کہی زیادہ مضبوط ہیں بس آپکو پتا نہیں ہے، ہمت تو آپ نے ہی کرنی ہے انتظار نہ کریں کے کوئی بڑی مصیبت ائے گی آپ تب ہی کوئی قدم اٹھائیں گے نہیں ہر دن کو ایک چیلنج کی طرح گزاریں،

کے ہر نیا دن پہلے دن سے اچھا ہو کوشش تو کر سکتے ہیں ناں یاد رکھیں ایسے چیلنج ہی آپکو آپکی اصل ویلیو سمجھاتے ہیں اور مظبوط بناتے ہیں، اچھے حالات کمزور انسان پیدا کرتے ہیں اور مشکل وقت، مظبوط انسان۔ مسکرا کر دھیمے لہجے میں بولے جا رہی تھی

اگر تو آپ اپنی طرف سے سو فیصد دے رھے ہیں، دل لگا کر کام کر رہے ہیں، آپکو کسی کی طرف سے واہ واہ کا انتظار نہیں ہونا چاہیے آپ خود اگر مطمئن ہیں، آپکا دل آپکا دماغ آپ کو ٹوک نہیں رہا تو مطلب آپ ٹھیک جگہ پر محنت کر رہے ہیں ہاں شروع میں آپکو پہچاننے والے آپکی صلاحیتوں کو نکھارنے والے آپکو زیادہ نہیں ملیں گے مگر آپ اگر محنت جاری رکھیں گے تو ایک دن آپ ضرور وہ حاصل کر لیں گے جسکی آپکی خواھش ہے۔

لوگ کہتے ہیں کے ہم دوسروں پر جلدی یقین کر کے پچھتائے ہیں، تو میرا یہ سوال ہے کے آپ جلدی یقین کرتے کیوں ہیں؟ میں نے کہا تھا کے دماغ جو گھنٹی بجاتی ہے اُسے نظر انداز نہ کریں کے کو غلط ہے تو اس بات پر ہم اُس وقت کیوں نہیں سوچتے جب کوئی ہمیں اپنی باتوں میں لا رہا ہوتا ہے

۔

جب ہم اسکے کام کے نہیں رہتے تو یہ وہ خود ہمیں چھوڑ دیتا ہے، یہ ہمیں خود تھوڑا وقت گزرنے کے بعد احساس ہو جاتا ہے۔ مگر تب جو ہمارے یقین کو ٹھیس پہنچ چکی ہوتی ہے وہ ہمیں کافی عرصہ ڈسٹرب رکھتی ہے۔ ہم اس گلٹ سے گزر رہے ہوتے ہیں کے ہم نے یقین ہی کیوں کیا؟ مگر اصل افسوس ہمیں اس بات پر ہونا چاہیے کے ہم نے اس عقل کا استعمال کیوں نہیں کیا، جس کی وجہ سے ہم باقی مخلوق سے افضل ہیں۔

دیکھیں یہ باتیں کے "غلطی انسانوں سے ہی ہوتی ہے، بہتر وہ ہے جو اُس سے سیکھے اور اپنی عقل کے استعمال کرے اور کم سے کم نقصان اٹھائے" اپنی جگہ ٹھیک ہے مگر یہ بھی سوچیں کے ہم نے ایسا کیا کیوں، ایسا کیا ہو گیا تھا کے میں اپنے طے شدہ حدود اور پریوریٹیز سے نکل کر کسی دوسرے کو فیور دینے کے چکر میں نقصان اٹھا گیا،

دیکھیں یہ تب ہوتا ہے جب ہم ایموشنلّی کسی چیز سے اٹیچ ہوں کوئی ایسی بات جو سن کر ہم ہوا میں اڑنے لگ جاتے ہیں، کوئی ہماری تھوڑی سی تعریف کیا کر دے ہم اس پر سب لوٹانے کے لیے تیار ہوتے ہیں، یہ ہم کسی دوسرے کے دماغ سے جب سوچتے ہیں ایسی کوئی غلطی ہم سے تب ہوتی ہے۔ کیوں کے کسی چیز کو جب ہم اپنے طور دیکھیں تب ہم اُس کا اچھا بُرا دیکھتے ہیں مگر کوئی ہمارا دوست ہمیں کسی چیز کے بارے میں بتا رہا ہو اور وہ چیز اُس کے ٹیسٹ کے مطابق نہ ہو تو وہ ہمیں

بھی اسکی صرف برائیاں بتائے گا۔

اسی لیے اپنی عقل ہمیشہ اپنے ساتھ رکھیں اور ہر کسی پر ہر بات پر یقین کرنے سے پہلے خود ایک بار پوری بات سنیں اور سوچ سمجھ کر کوئی قدم اٹھائیں آپ بہت قیمتی ہیں، آپ کسی دوسرے کے ہاتھوں استعمال ہونے اور اپنے یقین کو ٹھیس پہنچانے کے لیے نہیں ہیں۔

ہمیشہ اپنی مرضی اور خواہش کو نظر میں رکھیں۔ ساتھ ہی کسی ایک کے کیے کی سزا دوسروں کو نہ دیں آپکے کسی اپنے کے ساتھ زندگی میں کچھ بُرا ہوا ہے۔ کسی کے سسرال والے اچھے نہیں تھے اسکا یہ مطلب نہیں کے آپ اپنی شادی کے فوراً بعد اپنے سسرال کے ساتھ بُرا کریں کیا معلوم یہ آپکے ساتھ زندگی گزارنے کے لیے کتنے پرجوش ہوں۔

اپنی ضرورت، شوق اور حالات کے مطابق حکمتِ عملی اختیار کریں جس نے اپنی زندگی میں جو پایا جو کھویا وہ اُسکا نصیب آپ اپنی محنت سے حاصل کرو سب کچھ جو چاہیے،، مسکرا کر کہتی اس لڑکی پر آج پھر اسے نئے سرے سے فخر محسوس ہوا تھا ان چند سالوں میں اُس نے بہت سے لوگوں کی ایسے ہی مدد کی تھی جیسے ایک دن اچانک ڈاکٹر ایشا نے آکر اسکی سوچ بدل دی تھی،،

ویڈیو ختم ہوئی تو لیپ ٹاپ کی لڈ گرا کر زیاد نے عنایہ کو فون ملائی،،

کہاں غائب ہیں آپ مادام، کب سے کال کر رہا ہوں،، پانچوی بیل پر کال اُٹھالی گئی

تھوڑا کام تھا تو فون نہیں دیکھ سکی تُم بتاؤ خیریت،، مصروف سی آواز آگئی

ہاں ایک بات بتانی تھی،، ٹھہر کر کہا

ہاں بولو،، متوجہ ہوئی

تُم میری طرف آرہی ہو اس لیے پہلے ہی بتا رہا ہوں،، بات کا آغاز کیا

زیاد تُم نے شادی کر لی؟ مشکوک لہجے میں کہا

نہیں کرنا چاہتا ہوں، تُم جب آؤ گی تبھی،، پہلے ہنس کر آخر میں سنجیدہ لہجے میں کہا

کون ہے کیا کرتی ہے؟ پُر جوش آواز آئی

پاکستان کی ہے فیملی یہاں مقیم ہیں ملا تھا میں اُسکی فیملی سے اچھے لگے ہیں مجھے لوگ تُم ملنا پھر بات آگے بڑھالیں گے،، تفصیلاً بتایا

اُسے پاکستان لے آؤ یہاں شادی کر لینا،، ملتجی ہوئی پچھلے تین سالوں میں وہ ایک بار بھی پاکستان نہیں آیا

میں پاکستان نہیں آسکتا جانتی ہو تُم،،

اس سب کو بہت وقت گزر چکا ہے اب بھول جاؤ سب،، سمجھانا چاہا

بدنامی کا نشان جب ایک بار لگ جاتا ہے تو موت تک ساتھ نہیں چھوڑتا،، وہی ہمیشہ والی بات

وہ ماں باپ ہیں تمہارے،،

میرا تمہارے جتنا حوصلا نہیں ہے عنایہ، تُم بتاؤ کوئی بے بی ملا تمہیں؟ بات بدلی

نہیں کل بھی بات ہوئی ہے میری ایک اور یتیم خانے سے وہ بھی کہہ رہے ہیں جب کوئی بے بی آئی مجھے انفارم کر دیں گے،،

سوچ لو کسی کا بچہ adopt کر کے پالنا بہت بڑی زمہ داری ہے،،

جانتی ھوں، مگر مجھے اس نئی جان کو بہت قابل بنانا ہے میں اس کے ساتھ بہت محنت کرنا چاہتی ہوں اور اس بات کو غلط ثابت کرنا چاہتی ہوں کے ماں باپ بھائی شوہر اور بیٹے کے ساتھ کے بغیر عورت کچھ نہیں ہے یہ بات غلط ہے، ہر انسان قیمتی ہے کسی بھی نسل، رنگ، جنس سے ہو ہم قیمتی ہیں،،

جو بھی مکتوب ہوتا ہے وہاں اوپر کہیں تقدیر میں وہ حرفِ آخر کبھی نہیں ہوتا جو کچھ ہوتا ہے ہمارے ساتھ وہ ہمارے نصیب میں ضرور لکھا ہوتا ہے مگر کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں۔ جو ہمارے اعمال کی جزا یہ سزا ہوتی ہے اور کچھ ہمیں سبق سیکھانے کا سبب۔

ہم کیا کرتے ہیں؟ ہم اچھائی پر مان لیتے ہیں کے ہمارے اعمال کا بدلہ ہے اور ویسے ہم نصیب کو گلہ کرتے رہتے ہیں۔ نصیب سے ہمیں ضرور ملتا ہے مگر اُس سے پہلے محنت کرنا بھی ضروری ھوتی ہے۔ اگر ہم محنت کریں گے اور مسلسل کرتے رہیں گے تو ہو ہی نہیں سکتا کے ہمیں نقصان کا سامنا کرنا پڑے۔ کیوں کہ اللہ ہماری نیتوں کو جانتے ہیں ہم اپنی نیت صاف رکھیں آور خود پر یقین رکھیں کے ہمیں ضرور محنت کا ثمر ملے گا۔

مقدر میں سب پہلے سے لکھا ہوتا ہے، بیشک اس بات پر ہمارا یقین ہے۔ مگر دعا سے تقریر بدل سکتی ہے۔ ہم دعا کریں کہ اللہ ہمارا نصیب اچھا کریں اور اُس کے ساتھ محنت اور کوشش بھی جاری رکھیں۔ محنت اور صاف نیت سے جو کام کیا جاتا ہے اُسکا ثمر ضرور ہی اچھا ہو گا۔

ہمارا کل مکمل طور پر آپکے ہاتھ میں ہے۔ آپ آج جو کرے گے کل وہی سب ڈبل ہو کے آپکے ساتھ ہو گا اب خود ہی سوچ لیں کے آپ اپنے لیے کیا چاہتے ہیں اچھائی یہ برائی۔ یقیناً اچھائی تو پھر اچھائی ہی پھیلائیں تاکے آپکے ساتھ بھی اچھا ہی ہو۔ اور یاد رکھیں آپ کو کوئی بھی بچانے نہیں آئے گا آپ ہی وہ ہیں جس نے آپ کو بچانا ہے

NovelHiNovel.Com
OnlineWebChannel.Com

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلامُ علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

ختم شُد

اگلا ناول صرف ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل پر

NovelHiNovel.Com

OnlineWebChannel.Com

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959